

میرا ہرجائی
از قلم سدرہ شیخ

اقساط 01-10

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ وہ میرا شرعی حق ہے نسواء آپ مجھے روک نہیں "سکتی۔۔"

شرعی حق۔۔؟ جب پہلی بیوی آپ کو اجازت دے ہی نہیں رہی تو کس طرح کے حق کی بات آپ کر رہے ہیں۔۔؟ میں سوتن برداشت نہیں کر سکتی میرا بیٹا یہ برداشت نہیں کر سکتا

وہ بات کی گہرائی کو سمجھی نہیں تھی شاید وہ جس طرح سے اپنے شوہر کو بہت اطمینان سے سب سمجھانے کی کوشش میں تھی وہ بات کو نہیں سمجھی تھی باہر پیلس کسی دلہن کی طرح سجایا جا رہا تھا اور وہ بات کی گہرائی کو سمجھی نہیں تھی حتیٰ کی وہ اپنے شوہر کی بدلتی نگاہوں کو بھی موسمی تبدیلی سمجھ کر درگزر کر رہی تھی پچھلے ایک سال سے۔۔ وہ بات کو سمجھی نہیں تھی یا سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔؟؟؟

میں بھی اس سے دوری برداشت نہیں کر سکتا۔۔ پچھلے ایک سال سے۔۔ ایک سال "سے میں سب دیکھ رہا تھا پچھلے ایک سال سے۔۔ آپ کو جب جب اپنے پاس بلانا چاہا تو

آپ نے ہمیشہ مننان کا بہانہ کیا۔۔۔ میں ایک مرد ہوں میری ضرورتوں کو آپ نے انکسور کیا۔۔۔

"اب بس اور نہیں۔۔۔"

وہ جیسے ہی کمرے سے باہر جانے لگا تھا نسواء نے پیچھے سے جیسے ہی اپنے حصار میں لیا تھا نجیب کے کندھے پر سر رکھ کر اپنے ہونٹ اسکی گردن پر رکھ دیئے تھے وہ ایک لمس جو اتنے ماہ بعد اتنے قریب ہونے پر نجیب کو محسوس ہوا تھا وہ پاگل سا ہو گیا تھا

اب سے میں آپ کو خود کو دور نہیں کروں گی نجیب۔۔۔ میں جانتی ہوں مننان کو سارا وقت دیتی رہی ہوں۔۔۔ مگر آپ بھی جانتے ہیں ہمارے بیٹے کو میری ضرورت تھی۔۔۔

"مگر اب میں آپ کو آپ کی ضرورتوں کو انکسور نہیں کروں گی۔۔۔"

نیل پینٹ لگی وہ انگلیاں سینے سے ہوتی ہوئی شرٹ کے بٹن کھولنے لگیں تھیں۔۔۔

اور شرٹ کا بٹن کھولنے کے بعد وہ ہاتھ جب نجیب کی بلٹ پر پہنچے تھے وہ ہاتھ آج کانپ نہیں رہے تھے وہ تہہ کرچکی تھی آج اپنے شوہر کو پھر سے پانے کے لیے وہ کچھ بھی کرے گی۔۔۔

"نساء۔۔۔"

اسکی انگلیوں کی حرکت پر نجیب اتنا شاکڈ ہو گیا تھا وہ مدہوش ہو گیا تھا جب نساء نے شرٹ کے کالر سے پکڑ کر نجیب کو پیچھے بیڈ پر دھکا دیا تھا۔۔۔

"آج نساء نہیں۔۔۔ آج صرف نجیب۔۔۔ آؤ کے بعد سے صرف نجیب۔۔۔"

نائٹ گاؤن کو وہ اس سیڈکشن سے اوپن کر رہی تھی کہ اسکی سانسیں گھبراہٹ اور نجیب کی دھڑکن ایکساٹمنٹ سے تیز ہو رہی تھی

"مائیں۔۔۔۔۔ بیوٹیفل۔۔۔"

اسکا سلکی گاؤن جیسے اسکے قدموں پر گرا تھا نجیب کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

"یہ میں نے ہمارے ہنی مون پر گفٹ لیا تھا وکٹوریا سیکرٹ۔۔۔"

وہ سرگوشی کرتے ہوئے بیڈ پر آئی تھی آہستہ سے۔۔۔

"آپ مارنے کا ارادہ رکھتی ہیں مجھے۔۔؟؟ گوڈ۔۔۔"

نسوا کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اپنی جانب جیسے ہی کھینچا تھا وہ اس پر آگری تھی۔۔

"آج میں آپ کے سارے شکوے ختم کر دوں گی نجیب۔۔۔"

نجیب کے دونوں ہاتھ بیڈ پر پن کر کے وہ سینے پر اپنے لب رکھ چکی تھی۔۔۔

اپنی محبت کے نشان وہ دیوانہ وار چھوڑے جا رہی تھی۔۔۔

"اس دیوانگی کو میں ابھی تک جان نہیں پایا۔؟؟"

نجیب نے بالوں سے پکڑ نسوا کے چہرہ کو اپنے سینے سے اٹھائے اپنے ہونٹوں کے قریب کیا تھا

"میری دیوانگی سہ نہیں پائیں گے آپ۔۔۔"

ان ہونٹوں پر اپنے ہونٹ نسوانے جیسے ہی رکھے تھے اسکے بعد وہ سچ میں پاگل ہوتا جا رہا

تھا نسوا کی دیوانگی اسے بھی دیوانہ بناتی جا رہی تھی۔۔

کپڑوں کی قید سے وہ خود بھی آزاد ہو گئی تھی اور لیٹے ہوئے اپنے مدہوش شوہر کو بھی کر دیا تھا۔۔۔

"میں سب برداشت کر سکتی ہوں۔۔ مگر شیئرنگ نہیں۔۔"

ہونٹوں کو دانتوں میں لیئے اس نے جس شدت سے یہ بات کہی تھی نجیب کے کو مکمل
شاکڈ کر دیا تھا اسکے نچلے ہونٹ سے بہتا خون اس بات کی دلیل تھا۔۔۔

"میں جھوٹھی چیزوں کو دوباراً منہ نہیں لگاتی نجیب۔۔۔"

وہ اپنے دانت سے اسکے سینے پر اپنی محبت کے نشان چھوڑ رہی تھی اور اس کمرے کی ہر
چیز گواہ تھی انکے ملاپ کی۔۔۔ ان چار دیواروں میں انکی سرگوشیاں ایسے گونج رہی تھی
جیسے سمندر سے اٹھتی لہروں کا شور۔۔۔

پرسکون نیند میں سوتی ہوئی نسوا کے ماتھے پر بوسہ دے کر اس نے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

مگر وہ مرد تھا اور وہ جانتا تھا اب وہ پیچھے قدم نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔

وہ عمارہ کی اداؤں پر بھی فدا تھا۔۔۔ وہ اسکی محبت کا ذائقہ بھی چکھ چکا تھا۔۔ شاید یہی وجہ تھی وہ اسے بھی مکمل حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔

نسوا کے ماتھے پر بوسہ دیئے وہ کچھ گھنٹے ایسے ہی اسے اپنی آغوش میں لیئے جاگتا رہا۔۔۔

اور صبح کی پہلی کرن پر وہ اسے وہاں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

"کچھ دن بعد۔۔۔۔"

"ماما آپ نے کہا تھا ڈیڈ۔۔۔ یہ شادی نہیں کریں گے۔۔۔"

چار سال کے اس بچے نے ماں کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

جو اس رات کے بعد ایسے ہی نم تھی۔۔۔

"بیٹا۔ ڈیڈ شادی نہیں کر رہے۔۔"

وہ کہتے ہوئے نظریں چراگئی تھی ہاتھ میں پکڑے ہوئے موبائل کو ایک بار پھر سے آن کر کے اس نے نجیب کو کال ملائی تھی جو پھر سے کینسل کر دی تھی گئی تھی

اس رات اس نے اپنی محبت ہی نہیں اپنی سیلف ریسپیکٹ بھی اپنے شوہر پر نچھاوڑ کر دی تھی۔۔

اپنی تمام تر شدتوں کو ظاہر کیا تھا اپنے تمام ڈر و خوف کو سامنے رکھا تھا۔۔۔

وہ اس 'ہرجائی' کو سب کچھ پھر سے سونپ چکی تھی جو اسکے تمام تر جذبوں پر پاؤں رکھ کر آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس خوبصورت رات کی اگلی صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو اسکے ہاتھ بے ساختہ بستر کی اس جانب بڑھے تھے جہاں اسکا شوہر تھا۔۔ مگر آنکھ کھلنے پر جب اس نے خود کو بستر پر اکیلا پایا تو وہ خود کو اس احساس سے بچا نہیں پا رہی تھی جو اسے ہو رہا تھا۔۔۔

ایک بازاری عورت ہونے کا احساس جو کسی کی رات تو رنگین بنا سکتی ہے مگر صبح ہوتے ہی اسکا وجود بستر کی الجھی ہوئی شیٹ کی طرح ہو جاتا ہے استعمال شدہ

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔"

قبول ہے۔۔۔"

قبول ہے۔۔۔"

"قبول ہے۔۔۔"

-

وہ پر جوش طریقے سے جواب دیتا ہوا کہہ رہا تھا مولوی صاحب کو۔۔۔

اسکی جلد بازی پر پورے حال میں قہقہے گونجے تھے اسکی خوشی میں اسکے سب اپنے خوش تھے سوائے اسکی دادی کے۔۔۔

وہ سب کی رضا مندی حاصل کرچکا تھا صرف اپنی ضرورتوں کا کہہ کر اپنے شرعی حق کا کارڈ وہ بخوبی استعمال کرچکا تھا۔۔۔۔

اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑے اس نے سب سے ملوایا تھا۔۔ اور اسے اپنے سچے سنورے گھر میں بڑی عزت و شان سے لیکر داخل ہوا تھا۔۔۔

-

نجیب۔۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔۔ آپ جس طرح سے خاموش ہو گئے تھے نکاح سے " پہلے۔۔۔

"نافون نا کوئی رابطہ ڈر گئی تھی میں۔۔"

وہ ایکسائیٹڈ ہو کر نجیب کا ہاتھ تھامے اس بیڈروم میں داخل ہوئی تھی جو اس نے آج سے شعیب کرنا تھا اپنے شوہر کے

"کیوں۔۔؟ میں نے کبھی ایسا فیل کروایا تمہیں۔۔؟"

بیڈروم ڈور لاک کر کے اسے نے اسے پن کر دیا تھا۔۔

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔؟؟؟"

"تو کیا مطلب تمہا جان۔۔؟"

گردن پر ہونٹ رکھ کر نجیب سے سرگوشی کی تھی۔۔۔

"نجیب۔۔"

ان ہونٹوں کی درمیان وہ باقی کا فاصلہ بھی ختم کرچکا تھا۔۔

اس گھڑی کا انتظار نا جانے کب سے تھا مجھے عمارہ۔۔۔ آج میں اور انتظار نہیں کروں۔۔۔

"آپ کو اور انتظار کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے نجیب میں آپ کی ہو چکی ہوں۔۔۔"

وہ اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھائے بیڈ پر لے گیا تھا۔۔۔ وہ کامیاب ہو گیا تھا اسے حاصل کرنے میں۔۔۔ مگر اسے معلوم نہیں تھا اپنی زندگی کی انمول چیز کو کھو کر اسے یہ جسمانی سکون حاصل ہوا تھا۔۔۔

عمارہ پر وہ اپنی محبتیں وار چکا تھا ان کچھ گھنٹوں میں۔۔۔

عمارہ کے سو جانے کے بعد وہ بستر سے اٹھ گیا تھا اپنے کپڑے چنچ کرنے کے بعد وہ دبے پاؤں دروازہ بند کیئے اس کمرے کی جانب بڑھا تھا جو اس کا اور نسوا کا تھا۔۔۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرے اندر جانے سے پہلے باہر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ گھبراہٹ ہو رہی تھی اسے۔۔۔

وہ جانتا تھا اس نے آج اپنی ضد پوری کی اپنی بیوی کو ہرٹ کیا۔۔ وہ اس رات کے بعد ایسے جانا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

مگر وہ جانتا تھا اگر وہ ایک پل بھی نسوا کے پاس رکا تو وہ کامیاب ہو جائے گی اسے یہ نکاح سے پیچھے ہٹنے کے لیے۔۔

وہ اس لیے لا تعلق رہا۔۔ اب جب شادی ہو گئی تھی تو اب اسے اور لا تعلق نہیں رہنا تھا نسوائے سے وہ درواہ کھول کر جیسے ہی اندر داخل ہوا تو اندر کا منظر بہت الگ تھا۔۔ بہت وقت کے بعد اس نے اپنے بیٹے کو نسوا کے ساتھ یوں اسکے کمرے میں سوتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

جو نسوا کے سینے پر سر رکھے ہوئے پرسکون نیند میں تھا۔۔

نجیب کے دل میں جانے کیا آیا کہ اس نے اپنے موبائل سے ان دونوں کی بہت سی تصاویر لے لی تھی۔۔۔

کچھ دیر وہ یوں ہی ٹیک لگائے ان دونوں ماں بیٹے کو دیکھتا رہا اور پھر وہ آہستہ سے مننان کو اپنی گود میں اٹھا چکا تھا۔۔

وہ چاہتا تھا کہ وہ مننان کو اسکے کمرے میں لٹا کر وہ نسوا کے ساتھ باقی کی رات گزارے اسکے پہلو میں۔۔

وہ مننان کو آرام سے بیڈ سے اٹھا چکا تھا اسی وقت اسکی شرٹ پیچھے سے پکڑ کر نسوا نے روک دیا تھا اسے۔۔۔

"میں ابھی مننان کو اسے کمرے میں چھوڑ آؤں پھر آتا ہوں۔۔"

وہ نسوا کی بند آنکھیں اور شرٹ پر مضبوط گرفت دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔

وہ جانتا تھا اسکی بیوی اس سے زیادہ وقت کے لیے ناراض نہیں رہ سکتی اور اب اسکے چہرے پر وہ خاموشی دیکھ کر خوش ہو گیا مگر نسوا کی بات نے جیسے اسے مکمل بلیک کر دیا تھا

"کیا آپ نے اپنی بیوی کے ساتھ اپنی شادی کنزیوم کر لی ہ نجیب۔۔؟؟"

"نسوائے میں ابھی اسے چھوڑ کر آتا ہوں۔۔"

"کیا شادی کنزیوم کر چکے ہیں۔۔؟؟ یس آر ناٹ۔۔؟؟"

وہ ایک دم غصے سے بولی تھی اس کے بولے گئے الفاظ نے اسے اور نجیب دونوں کو حیران کیا۔۔

"ایس۔۔۔ نسواں تمہاری جگہ اور محبت۔۔"

منان کہیں نہیں جائے گا۔۔ غسل کیئے بغیر اس کمرے میں آنے کی جرات بھی کیسے " کی آپ نے۔۔؟؟ بازار ی وہ ہوئی یا میں۔۔؟

وہ اٹھی اور منان کو کھینچ لیا تھا اور واپس اپنے ساتھ لٹا لیا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے جیسے ہی لیٹی تھی کچھ منٹ بعد خود کو سنبھال کر اپنا غصہ کنٹرول کر کے نجیب ایک بار پھر سے بیڈ کی دوسری جانب بڑھا تھا نسوا کی بیک اسکی طرف تھی وہ جیسے ہی لیٹا تھا نسوا کے پیٹ پر ہاتھ رکھے اس نے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔ کچھ فاصلہ بھی ختم کرنے کی کوشش کی تو نسوا نے منان کو ان دونوں کے درمیان لٹا لیا تھا۔۔۔

نجیب۔۔۔ جب ایک بیوی ضرورتیں پوری کرنے آگئی ہے تو مجھے نہیں لگتا میری کوئی " ضرورت رہ گئی ہے۔۔

نسوا بات کو بڑھاؤ مت۔۔۔ میں آپ کو یقین دلا چکا ہوں آپ کی حق تلفی نہیں ہوگی۔۔۔"

"سب ویسے ہی رہے گا۔۔"

حق تلفی۔۔؟ کرچکے ہیں۔۔۔ اپنے گریبان میں جھانکیں اور دیکھیں۔۔۔ بیوی کے خلاف"

"جا کر شادی کی اور اسی بیوی کو کہہ رہے ہیں کہ بات کو نہ بڑھاؤ۔۔۔؟؟"

"میں صبح ہوتے ہی چلی جاؤں گی۔۔۔"

'وٹ دا ہیل۔۔۔؟؟ کیا بکواس کیئے جارہی ہیں۔۔۔؟؟'

وہ چلاتے ہوئے بستر سے اٹھا تھا

"لائٹس آف کر دیں منان سو رہا ہے۔۔۔"

وہ پھر سے کروٹ لے چکی تھی جب نجیب بازو سے پکڑ کر اسے بیڈ سے اٹھا چکا تھا

"میرا ہاتھ چھوڑیں نجیب۔۔۔ صبح تک کا وقت دیجئے۔۔۔ تماشامت لگائیں۔۔۔"

انکے شور کی آوازیں کمرے سے باہر جارہی تھی

نجیب کا پارہ اس وقت ہائی ہوا جب اسکی نظر کپڑے کے پاس پڑے سوٹ کیس پر

پڑی۔۔۔

کس سے پوچھ کر پیکنگ کی آپ نے۔۔؟ کیا غلط کر دیا میں نے۔۔؟ جو اس طرح " کمرہ ہی ہیں۔۔؟ انوکھا کام نہیں کیا میں نے۔۔

چلیں آپ کو گھر کے بڑوں سے کنفرم کروا دیتا ہوں۔۔ اور تماشا آپ نے لگایا ہے "انسواء۔۔۔"

وہ ہاتھ پکڑ کر سیڑیوں سے نیچے لے گیا تھا۔۔۔ نجیب نے اپنے ماں باپ کے کمرے کے باہر دستک دی اور پھر دادی کے کمرے میں۔۔۔

وہ سچ میں سب کو اٹھا چکا تھا ایک تماشا لگا چکا تھا۔۔ جو آج تک اس نے کبھی نہیں کیا تھا وہ اس خاندان کا سب سے سلجھا ہوا خاموش طبیعت شخص تھا۔۔ مگر وہ جس طرح نائٹ گاؤن میں ملبوس بیوی کو بنا دوپٹے کے کھینچتے ہوئے نیچے لایا تھا اس وقت انسواء کو وہ شخص اسکا نجیب نہیں لگا تھا۔۔

"نجیب بس کیجئے۔۔۔"

آپ نے حد پار کر دی ہے اب میں بس اس وقت کروں گا جب آپ سب کے سامنے "تسلیم کریں گی کہ میں نے شادی کر کے غلطی نہیں کی۔۔"

نجیب نے سامنے رکھ دیئے تھے اپنی اگلی بات کر کے۔۔ اس بات نے نسوا کو ناصرف شرمندہ کیا تھا بلکہ اسے اندر تک ایک نیا گھاؤ دہ دیا تھا

ایک سال تک میں اپنے حقوق مانگتا رہا دادی تب کہاں تھی میری بیوی۔۔؟ پوچھیں "اس سے۔۔ کیا میری ضرورتیں پوری کی اس نے۔۔؟؟"

اور سب کو لاجواب کر دیا تھا نجیب کی بات نے۔۔۔ وہ غصے میں بھول گیا تھا وہ اپنی بیوی اور اپنے رشتے کا اچھا خاصا تماشا بنا چکا تھا اس وقت۔۔

ویسے افسوس کا مقام ہے نسوا۔۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تمہارے شوہر نے باہر آفئیر "نہیں چلایا زنا نہیں کیا۔۔ نکاح کیا ہے۔۔۔"

دوسری چچی بھی بول پڑی تھی۔۔ اور باری باری سب۔۔۔ نجیب اپنی بیوی کو شرمندہ کروا کر اب اسے چپ کروانا چاہتا تھا۔۔ وہ الٹا کر گیا تھا سب کچھ۔۔ وہ چاہتا تھا اسکی شادی کو پوری طرح اپنائے نسوا اور پھر اپنے شوہر کو اپنے سر کا تاج بھی بنا کر رکھے۔۔

"نسوا بیٹا تم نجیب کو اسکے حق سے منع نہیں کر سکتی۔۔ تم کیوں گناہ گار بن رہی ہو۔۔؟"

"بیٹا نسوا اچھی بیویاں ایسے شوہروں کی نافرمانی نہیں کرتی۔۔"

نسواء کو جیسے ہی پیچھے دھکیلا تھا وہ دادی کے پاس جاگری تھی جس گرتے ہوئے تھام لیا
تھا دادی نے۔۔۔

"آئی ہیٹ یو ڈیڈ۔۔۔"

منان بھاگتے ہوئے نیچے آیا تھا۔۔۔ نسواء کے ہاتھوں کو اپنے چھوٹے ہاتھوں میں لے لیا
تھا۔۔۔

مجھے بھی تم سے کچھ خاص محبت نہیں ہے۔۔۔ نفرت ہوگئی ہے۔۔۔ یہ سب تمہاری وجہ"
"سے ہو رہا ہے۔۔۔"

سیڑھیوں کے پاس پڑی بڑے سے گلدان پر ہاتھ مارتے ہوئے اپنے ہی بیٹے کو وہ الفاظ
کہے تھے نجیب نے۔۔۔
"نجیب۔۔۔؟"

نسواء نے بیٹے کو اپنے گلے سے لگا چکی تھی جب اس نے اپنے شوہر کے منہ سے یہ
الفاظ سنے تھے

"آپ میرے لیے سب کچھ تھے نجیب۔۔ مگر اپنے ہی خون کے لیے یہ سب۔۔؟"

تو کیا کہوں۔۔؟؟ اور کیا کہوں۔۔؟ "نساء کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچا تو اس" نے دونوں ہاتھوں کو نجیب کے سینے پر رکھ دیا تھا وہ اتن نزدیکی بھی سہ نہیں پارہی تھی نجیب کے ساتھ اور یہ بات نجیب کو بھی تکلیف دہ گئی تھی میرا ہی خون میری خوشیاں کھا گیا ہے۔۔ ورنہ آپ میں اتنی جرأت تھی کہ آپ میرا سامنا" "کریں۔۔؟

فارگوڈ سیک۔۔۔ سوچ کر بولیئے کیا کہہ رہے ہیں۔۔؟ آپ کا اپنا خون نہیں آپ کا یہ "خمار ایک نئی بیوی کو لانا اپنی خواہشات کے لیے اپنا گھر آپ نے خود برباد کیا وہ اس عورت کو پانے کی حاصل کرنے کی چاہ نے کھا لیا ہمارے گھر کو۔۔" اب خدا را میرے بیٹے کو درمیان میں مت لائیے۔۔ وہ مننان کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے اوپر روم میں چلی گئی تھی۔۔۔ "ڈیڈ مجھ سے ہیٹ کرتے ہیں موم۔۔؟؟"

مننان نے روتے ہوئے پوچھا تو نساء جلدی سے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھ چکی تھی "مننان بیٹا۔۔۔"

"ماما مجھے اب ڈیڈ سے پیار نہیں رہا۔۔۔"

نسواء کے گلے لگ کر اس نے جس انداز میں کہا تھا وہ اس وقت اپنی عمر سے بہت بڑا لگ رہا تھا آنکھوں میں اپنے باپ کے لیے نفرت لیئے اس نے جب اپنی ماں کو دیکھا تھا نسواء کی روتی آنکھیں اور رو دی تھی۔۔ کہ اب اسکی آنکھوں سے پانی نکل بھی رہا تھا تو جلن ہونے لگی تھی۔۔

وہ کچھ دیر میں کپڑے چیلنج کر کے روم سے سوٹ کیس پکڑ کر نیچے لے آئی تھی۔۔

میں اس سوٹ کیس کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آخر مجھے ٹھکرا کر "میرے دیئے ہوئے پیسے سے آپ یہ وقت گزاری کرو گی۔۔؟

"میرا دیا ہوا چیلنج آپ میری محنت کی کمائی سے پورا کرو گی۔۔؟؟

وہ کہتے ہوئے نیچے جھکا تھا نسواء کے ہاتھ سے سوٹ کیس کھینچ کر اس نے کپڑے نکالے تھے۔۔

نجیب کے ساتھ ساتھ سب کو ہی معلوم تھا نسواء نے لازمی اس بیگ میں مہنگی جیولری اور پیسے رکھیں ہوں گے۔۔

نسواء آنکھوں کے آنسو صاف کیئے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گئی تھی۔۔۔

وہ جتنے مان اور آنا اور غرور میں اس گھر سے نکلی ہے وہ اتنی ہی جلدی الٹے پاؤں واپس " بھی آئے گی دیکھ لیجئے گا آپ سب۔۔

سب گھر والوں کو جیسے سانپ سونگ گیا ہو سب کے سب خاموش اسی دروازے کو دیکھ رہے تھے جہاں جس دروازے سے ابھی اس گھر کی بڑی بہو اور ان کا وارث سر اٹھائے گ چپ چاپ چلے گئے تھے انہیں چھوڑ کر۔۔

نجیب کی گونجتی آواز میں تو بلا کا تکبر دیکھا تھا ان سب بڑوں نے خاص کر آفندی صاحب جو گرینڈ کاؤچ میں بیٹھ گئے تھے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور پھر انکے بعد دادی اور نجیب صاحب کی والدہ ماہ جبین

جو سب لوگ شکدُ تھے مگر ان سب کی زبانوں کو نجیب کی بات نے بڑھاوا دیا تھا نسواں کے خلاف بولنے کے لیے

"نجیب۔۔ اندر آجائیے رات بہت ہو گئی ہے۔۔"

عمارہ نے نجیب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جیسے ہی آہستہ آواز میں کہا نجیب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں بھر لیا تھا

آپ سب بھی سو جائیں میں بھی جا رہا ہوں۔۔۔ نسواں نے میری زندگی میں آنے والی خوشیوں کو جس طرح سے خراب کیا میں انہیں معاف نہیں کروں گا۔۔۔ مگر یہ سب بعد کی باتیں ہیں پہلے اسے گھر آنے دیجئے۔۔۔

وہ عمارہ کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا تھا۔۔۔

"نجیب آپ آرام کیجئے۔۔۔ میں چائے بنانے کا کہوں ملازمہ کو۔۔۔؟"

"میرا آرام اس وقت تم میں ہے عمارہ۔۔۔ کم ہیئر۔۔۔"

وہ عمارہ کو اپنے پاس بیڈ پر بٹھا چکا تھا

"نجیب آپ ٹھیک نہیں ہیں آپ آرام کیجئے۔۔۔"

"میں نے کہا نہ مجھے آرام نہیں تم چاہیے۔۔۔ ان ڈریس ناؤ۔۔۔"

وہ غصے سے چلایا تھا بیڈ پر سر کے نیچے ہاتھ رکھے وہ عمارہ کو دیکھ رہا تھا جو خود کو کپڑوں کی قید سے آزاد کر رہی تھی اسکی نظر اپنی دوسری بیوی پر تھی مگر دھیان دل و دماغ اپنی

پہلی بیوی پر تھا۔۔۔ جو جانے رات کے اس پہر کہاں ہوگی اس بات نے اسے بے چین کر دیا تھا۔۔۔ مگر اسکی آنا اسے کچھ کرنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

"نسواء بیٹا۔۔۔؟؟"

یہ تیسرا گھر تھا جس کا دروازہ اس نے اس وقت کھٹکھٹایا تھا۔۔۔ منان کے ٹھنڈے پڑتے وجود کو وہ اپنی چادر میں لپیٹ چکی تھی اسکے چھوٹے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے ملتے ہوئے اس سرد رات میں گرمائش دینے کی کوشش کر رہی تھی جب اس ضعیف شخص نے دروازہ کھولا تھا اور ایک وقت کو وہ چونک گیا تھا جب اپنی بیوی کی مالکن کو دروازے پر دیکھا تھا

"سائمہ --- سائمہ باہر آئیں ---"

وہ مکمل دروازہ کھول چکے تھے۔۔ اور نہایت احترام سے نسواں کو اندر آنے کا کہا تھا جو بہت گھبرا گئی تھی پھر انہوں نے اپنی بیوی کو اونچی آواز میں بلایا تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے آفتاب اس وقت اتنی بلند آواز میں۔۔۔۔۔ نسواء بیٹا۔۔؟"

آنکھوں نے نیند جیسے اڑ گئی تھی۔۔

کیا۔۔ ہم آج رات آپ کے پاس رہ سکتے ہیں۔۔ کیا ہمیں تھوڑی سی جگہ مل سکتی"

"ہے سائہ بی۔۔۔؟؟؟"

سائہ نے نسواء کے التجا کرتے ہاتھوں کو پکڑ لیا تھا۔۔ وہ دونوں میاں بیوی حیرانگی سے دیکھنے لگے مننان اور نسواء کو

بیٹا اندر آئیں۔۔ کیا ہوا ہے۔۔؟؟ آپ اس وقت یہاں۔۔؟ نجیب صاحب ٹھیک تو"

"ہیں۔۔۔؟"

نسواء کو وہ الگ کمرے میں لے گئیں تھیں جو غالباً گیسٹ روم تھا تیسرا اور آخری کمرہ جو چھوٹا سا تھا۔۔۔ صرف ایک چھوٹے سے بیڈ کے ساتھ

"آپ یہیں بیٹھیں میں ابھی کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔۔"

وہ انہیں وہاں بٹھا کر جلدی سے باہر آگئی تھیں۔۔۔

"نسواء نے کتنی کم عقلی کا مظاہرہ کیا ہے امی مجھے اس سے یہ امید نہ تھی"

ماہ جبین نے دادی کو انکے بیڈ پر لٹاتے ہی کہا۔۔۔ وہاں باقی سب بڑے بھی آگئے تھے

دادی کے بلانے پر

"نسواء نے جو بھی کیا ایک بیوی ایسا ہی کرے گی جب اسکی ایک نہیں چلے گی"

"امی نجیب نے کوئی گناہ نہیں کیا۔"

آفندی صاحب بھی لکار کر بولے تھے۔۔ اب انہیں بھی نسواء کا غصہ بلا وجہ کا لگنے لگا تھا

بھائی صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں امی بیویوں کو اتنی چھوٹ نہیں ملنی چاہیے۔۔ اگر مرد"

"اس قابل ہے کہ وہ دوسری شادی کر سکتا ہے تو کیوں اتنا واویلا مچایا گیا۔۔؟"

چچا نے جیسے ہی کہا باقی خواتین بھی انکا منہ تکنے لگیں۔۔ ابھی تک خواتین جو نسواء کو غلط

کہہ رہی تھی اب اپنے اپنے شوہر کے خیالات سن کر وہ خطرہ محسوس کرنے لگیں تھیں

دادی۔۔ میں ایک بات کہوں۔۔؟ نجیب بھائی نے کچھ غلط نہیں کیا میں جانتی ہوں"

آپ کچھ ایسا فیصلہ ضرور کریں گی کہ عمارہ بھابھی کو اس گھر سے دوسرے گھر میں شفٹ

"اگر وانا چاہیں گی کیونکہ نسواں بھابھی آپ کی لادلی ہیں۔۔؟"

نجیب کی چھوٹی بہن اپنے شوہر کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تھی

"فضا بیٹا بچوں کو کچھ بھی بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔"

دادی نے سخت بات کو بھی نرم لہجے میں کہا تھا

دادی میں معافی چاہتی ہوں۔۔ مگر آپ بھابھی سے اپنی محبت ایک طرف رکھ کر نجیب " بھائی کا سوچیں۔۔ وہ عمارہ بھابھی سے محبت کرتے ہیں۔۔ انہیں دوسری شادی کا حق ہے۔۔"

ہم میں نے تمہاری بات سن لی ہے بیٹا۔۔ میں فیصلہ نہیں سنا رہی تم جاسکتی ہو " داماد جی تھک گئے ہوں گے۔۔"

فضا کے ساتھ شرمندہ ہوتے اسکے شوہر کی طرف دیکھ کر دادی نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

فضا ابھی جانے لگی تھی جب دادی نے اسے پھر سے مخاطب کیا
 فضا بیٹا۔۔ اگر مستقبل میں تمہارے شوہر نے دوسری شادی کا ذکر کیا تو تم یہاں " شکایت لیکر نہیں آؤ گی۔۔ اور اتنی ہی فراغ دلی سے اپنی سوتن کو قبول کرو گی۔۔ کیا تمہیں منظور ہے۔۔؟؟
 "دادی۔۔؟؟"

"میں کبھی سوتن برداشت نہیں کروں گی دادی۔۔۔"

سوتن کوئی عورت برداشت نہیں کرتی فضا بیٹا یہ بات یاد رکھنا۔۔ عورت کو مجبور کر دیا جاتا " ہے۔۔ تم نے جو نسواء کے لیے کہا ہے اپنی اسی بات پر ڈٹی رہنا۔۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"اگلی صبح۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

دوسری شادی کوئی گناہ نہیں ہے میں نے زنا نہیں کیا آپ کو تو خوش ہونا چاہیے "

میں عمارہ سے بھی اتنا ہی پیار کرتا ہوں جتنا آپ سے کرتا ہوں نسواء وہ ہمارے درمیان

میں نہیں آئے گی۔۔ اور نہ ہی آپ کو میں اجازت دوں گا کہ آپ مجھے اس کے پاس

"جانے سے روکیں۔۔"

یہ کیسی محبت ہے آپ کی نجیب جس میں اتنی شراکت کسی اور عورت کو دے کر آپ "مجھ سے محبت کی بات کر رہے ہیں آپ جانتے بھی ہیں محبت کا مطلب۔۔؟"

محبت کا مطلب۔۔؟؟ محبت کا مطلب ہمارے جلتے ہوئے یہ وجود ہیں جنہیں اپنی ضد " کی وجہ سے آپ نے مزید جھلسا دیا ہے اس جلتی آگ میں۔۔۔۔۔

نسواء کی ویسٹ پر ہاتھ رکھے وہ اپنے قریب کھینچ چکا تھا اسکے سسکتے ہوئے وجود کو۔۔۔

"نجیب۔۔"

محبت کا مطلب یہی تو ہے کہ ہم دور ہو کر بھی دور نہیں رہ سکے۔۔ آپ مچلتی ہوئی ٹوٹ

"رہی ہیں میری آغوش میں نسواں اس سے زیادہ کیا محبت کا ثبوت دوں۔۔؟؟

نسواں کی گردن پر اپنے لب رکھے وہ اسے اور مجبور کر رہا تھا خود میں سمٹنے کو۔۔ بات حد سے

بڑھ گئی تھی ب وہ لب گردن کی لو سے نیچے کا سفر تہہ کر چکے تھے

"یہ محبت نہیں ہے جسموں کی ہوس ہے۔۔۔ نجیب۔۔۔"

میاں بیوی کے رشتے میں ہوس کچھ نہیں ہوتی۔۔ میری جان محبت محبت ہی ہوتی ہے

"چاہے وہ دو روحوں کی ہو یا دو جسموں کی۔۔۔"

نسواں کے ہونٹوں کے قریب اس کے لبوں نے سرگوشی کی تھی۔۔

خود کو روکو گی تو ظلم کرو گی خود پر میرا حق ہے تم پر تمہارے اس وجود پر۔۔۔"

"چاہے دوسری بیوی آگئی ہو۔۔ مگر تم اب بھی میری ملکیت ہو نسواں۔۔۔"

شرٹ کی ڈوری کھولے وہ اپنی ملکیت پر اپنی گرفت اور مضبوط کر چکا تھا۔۔

وہ پہلو میں پگھلتی اس موم بتی کی طرح پگھل رہی تھی۔۔

وہ جو دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بند کیا ہوا تھا وہ جو خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی

دوپٹے نیچے گرنے پر اسکا وہ کنٹرول میں گر چکا تھا۔۔۔ وہ اب محض ایک بے بس بیوی
 رہ گئی تھی اپنے شوہر کو مکمل سرنڈر کر چکی تھی وہ اور اس کا وجود جو پاگل ہو رہا تھا نجیب
 کی قربت میں۔۔۔

"میں نے کہا تھا نہ آپ میری اور عمارہ کی شادی کے آگے سر جھکا دیں گی نسوا۔۔۔"

نہیں۔۔۔ کبھی نہیں میں مرنا پسند کروں گی مگر ایک ایسے شخص کے ساتھ گزارنا نہیں"

جسے میرے جذبات میرے احساسات کی کوئی پرواہ نہیں جو اپنی دل جوئی میں اتنا آگے

"نکل چکا ہے کہ اسے اپنے بچے کی بھی فکر نہیں۔۔۔"

بابا بابا بابا آپ پھر سے زیادہ بول رہی ہیں نسوا۔۔ میں چکنا چور کردوں گا آپ کا یہ "

"غرور۔۔۔ مننان کو بھی چھین لوں گا۔۔۔"

"کبھی نہیں۔۔۔ نجیب۔۔۔"

"وہ چلاتی ہوئی اٹھ گئی تھی۔۔"

"ماما۔۔۔ ماما آپ ٹھیک ہیں۔۔؟"

مننان جلدی سے نسوا کے پاس آگیا تھا۔۔۔ نسوا کے چہرے سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو

وہ صاف کرنا شروع ہو گیا تھا جب کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔ سائمہ بی سر جھکاتے ہوئے

اندر آئی تھی ناشتے کی پلیٹ انہوں نے جیسے ہی نسوا کے پاس رکھی تھی انکی آنکھوں سے

آنسو بہنا شروع ہو گئے تھے۔۔

"سائمہ بی کیا ہوا ہے۔۔؟؟؟"

وہ اپنی تکلیف بھلا کر سائمہ بی کے چہرے کو دیکھ کر پریشان ہوئی۔۔

"مننان بیٹا آپ باہر جا کر کھیلے گے۔؟ آپ کی ماما سے میں نے بات کرنی ہے۔۔"

"آپ میرے سامنے کر سکتی ہیں اب سے میں ہر بات کو سننا چاہتا ہوں۔۔"

مننان اٹھ کر نسواء کے پاس بیٹھا تھا۔۔ اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے لگا کر اس نے اپنی بھری ہوئی آنکھوں کو صاف کرنے کی کوشش کی تھی جب مننان نے پھر سے اپنے ہاتھوں سے صاف کیئے تھے

"ماما ڈونٹ ورری میں ہوں آپ کے پاس۔۔۔"

نسواء کے گال پر بوسہ دے کر اس نے پھر سے نسواء کو تسلی دی تھی دلاسہ دیا تھا اپنے بیٹے کی یہ فکر دیکھ کر وہ بار بار اشکبار ہو رہی تھی مننان بار بار چہرہ صاف کر رہا تھا "ماما آپ کی آنکھوں میں پانی کا کوئی ٹب تو نہیں۔۔؟ اتنا پانی۔۔؟"

اس نے معصومیت سے پوچھا تھا جس پر وہ اور سائمہ ہنس دیئے تھے روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ۔۔

"سائمہ بی آپ بتائیے۔۔۔"

سائمہ بھی گھبراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھنے لگی اور گہرا سانس بھر کر انہوں نے ایک ہی بات کہی تھی جس پر وہ دونوں ماں بیٹے اور زیادہ شاکڈ ہوئے تھے

نجیب صاحب چاہتے ہیں میں تم دونوں کو گھر سے نکال دوں۔۔۔ نسواں۔۔۔ انہوں نے "مجھے پیسے بھی دیئے ہیں۔۔۔ میں انہیں انکار کرنا چاہتی تھی مگر میں جانتی ہوں میرا ایک "انکار میرا ہنستا بستہ گھر اجاڑ دے گا۔۔۔"

انہوں نے وہ نوٹوں کا بندل نسواں کے پاؤں کے پاس رکھ دیا تھا ہم انہوں نے جیسا کہا ہے آپ ویسا کر دیں۔۔۔ ہم تو برباد ہوئے ہیں مگر ہماری وجہ سے "اکوئی اور برباد نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

وہ ناشتہ کیئے بغیر خود بھی اٹھی تھی اور اپنے بیٹے کو بھی اٹھایا تھا۔۔۔ نسواں بیٹا یہ کچھ پیسے اپنے پاس رکھ لو اور یہ ایڈریس میری بہن کا ہے جو کراچی میں رہتی "ہے تم نے اسے جا کر میرا یہ خط دے دینا ہے وہ سمجھ جائے گی۔۔۔"

"نسواں نے وہ خط اور ایڈریس تو پکڑ لیا تھا مگر وہ پیسے نہیں۔۔۔"

"میں ان کے پیسوں کی ایک پائی بھی نہیں لوں گی۔۔۔"

"بے فکر رہو یہ میری محنت کی کمائی ہے جو میں نے جوڑی ہوئی تھی۔۔۔ بیٹا۔۔۔" کچھ دیر میں وہ فریش ہو کر گھر کی دہلیز پر کھڑے تھے۔۔۔

"اب آپ غصے سے ہمیں باہر نکالیں۔۔"

نسواء نے انکے ہاتھ کو تھامے ہوئے کہا تھا

"بیٹا۔۔ میں یہ نہیں کر سکتی۔۔ صرف نجیب صاحب کو خوش کرنے کے لیے۔۔"

"سائہ بی انہیں خوشی ملے گی ہماری ذلت پر آپ انہیں وہ خوشی دے دیجئے۔۔"

"اما انکی خوشی اب میٹر نہیں کرتی۔۔"

مننان نسواء کا ہاتھ پکڑ باہر لے گیا تھا۔۔۔

دوور سڑک پر تین گاڑیاں بیک ٹو بیک کھڑی تھیں درمیان والی گاڑی میں نجیب خاموشی

سے ان دونوں کو ہاتھ تھامے اس گھر سے باہر آتے دیکھ رہا تھا۔۔

بس سٹاپ پر کھڑی بس میں بیٹھنے سے پہلے نسواء لڑکھڑائی گئی تھی چھوٹے سے پتھر سے جو

پڑا ہوا تھا۔۔ وہ زرا سا لڑکھڑائی ہے یہاں مننان نے جلدی سے ہاتھ پکڑا نسواء کا اور وہاں

نجیب نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔ مگر اسکے قدم وہاں رکے جب مننان نے دونوں

کندھوں پر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ رکھ کر نسواء کو سنبھالا تھا

"ماما آپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟؟"

"میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔"

وہ دونوں بس میں بیٹھ گئے تھے۔۔۔ اور وہ بس انہیں ریلوے اسٹیشن کے قریب اتار دیتی ہے۔۔۔ جہاں ک نجیب نے انہیں فالو کیا تھا۔۔۔

وہ جس پلیٹ فارم پر بیٹھی تھی منان کے ساتھ لڑکی کے اس سخت بیچ پر نجیب دور
کھڑا تھا

"سر آپ اندر چل کر بیٹھ جائیں۔۔"

"اسکی ضرورت نہیں ہے یہ ٹرین کب آئے گی۔۔؟"

"سر کچھ تقریباً آدھا گھنٹہ لگ جائے گا۔"

"ہمم۔۔ کراچی جانے والے اس ٹرین کو پانچ چھ گھنٹے لیٹ آنے کا کہو۔۔"

"...؟؟"

"جیسا کہا ہے ویسا کرو۔۔۔"

وہ بات کر رہا تھا جب نسواء نے اسی جانب دیکھا۔۔ پیچھے اپنے لوگوں کو اشارہ کر کے وہ ایک پلر کے پیچھے چھپ گیا۔۔ اسکے چہرے پر ایک الگ ہی مسکراہٹ تھی۔۔

آپ کو محسوس ہو جاتی ہے میری نظریں نسواء۔۔ بس کچھ اور گھنٹے۔۔ آپ مننان کو واپس "

"لے آئیں گی۔۔ اور اپنا لیں گی عمارہ اور میرے رشتے کو۔۔

نجیب نے اپنا سیل فون نکالا تھا

عمارہ ریڈی ہو جاؤ۔۔ شاپنگ پر جانا ہے۔۔ پرسو فلائٹ ہے ہماری۔۔ ہنی مون پر میں "

"تمہیں اسی کنٹری میں لے جانا چاہوں گا جہاں تم نے جانے کی فرمائش کی تھی۔۔

عمارہ کی بات کا جواب سنے بغیر نجیب نے فون بند کر دیا تھا

"میں ابھی جا رہا ہوں۔۔ تم لوگ یہیں نظر رکھو۔۔ کچھ گھنٹے کا کھیل ہے۔۔"

اور وہ ایک آخری نظر دیکھ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

اسکے جانے کے بعد نجیب کے لوگ وہاں پہرہ دینے لگے تھے۔۔ جب نسواء نے نظریں گھمائی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر رش ہونے کے بعد۔۔ وہ ان لوگوں سے نظریں بچاتی ہوئی۔۔

دوسرے پلیٹ فارم کی جانب بڑھی تھی۔۔ جو ٹرین وہاں سے جانے والی تھی اس میں وہ مننان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔ اپنا اور مننان کا چہرہ کور کیئے۔۔۔

وہ ٹرین جیسے جیسے چلنا شروع ہوئی تھی اس نے خود سے ایک ہی وعدہ کیا تھا "میں کبھی واپس نہیں آؤں گی نجیب۔۔ کبھی آپ میرا چہرہ دیکھ نہیں پائیں گے۔۔" اسکی آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو مننان کی کلائی پر جیسے ہی گرے تھے اس کی انگلیوں کی گرفت اپنی ماں کے ہاتھوں پر مضبوط ہوئی تھی میں لوٹ کر ضرور آؤں گا ڈیڈ۔۔ اپنی ماں کی آنکھوں سے نکلنے والے ہر آنسو کا حساب "لیئے۔۔"

نسواء کے ہاتھ پر بوسہ دیئے مننان نے بھی خود سے ایک وعدہ لیا تھا ایک قسم کھائی تھی آپ میری ماں کے ہی نہیں میرے بھی 'ہرجائی' ہیں۔۔ میں آپ کو کبھی بھولنے "نہیں دوں گا۔۔"

میری جنت آپ کی آغوش میں ہے نجیب میرا گھر آپ کے سینے میں اس دھڑکتے دل " "میں ہے۔۔"

اس نے جھک کر بوسہ لیا تھا اور پھر نجیب کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی تھی

"خیریت ہے نہ آج بہت پیار آ رہا ہے مجھ پر۔۔؟"

"جی خیریت ہے اور پیار کب نہیں آتا۔۔؟؟"

سر اٹھائے نجیب کے چہرے پر انگلیاں پھیرتے ہوئے تھوڑی پر لب رکھ دیئے تھے
نجیب کے ہاتھ کندھے سے پیچھے ہٹ کر نسواء کی کمر پر آگئے تھے۔۔

نہ کریں نسواء میرے دل کو دھڑکن کو تیز۔۔ مت دیکھیں ان نظروں سے مجھے۔۔"

"میرے اندر کا بیسٹ باہر آگیا تو مشکل ہو جائے گا آپ کو سونا۔"

اب نیند کہاں آئے گی۔۔؟ آپ کی بانہوں میں آنے کے بعد میں میں نہیں رہتی تم"

"ہو جاتی ہوں۔۔۔۔"

"نجیب کچھ بولئے۔۔۔"

"میں ریڈی ہوں نجیب میں نے کہا تھا۔"

"بس کر دیں نجیب خدا کا واسطہ ہے یہ نعمت ہے اللہ کی۔۔۔"

"بنا پلاننگ کے یہ بچہ میرے لیے۔۔۔"

"ماما ہم پہنچ گئے ہیں ٹرین کو رکے ہوئے کچھ دیر ہو گئی۔۔"

نسواء کو اٹھاتے ہوئے مننان آہستہ آواز میں بولا اسی وقت اس نے آنکھیں صاف کر کے لوگوں کے ہجوم کو دیکھا جو ٹرین سے اتر رہے تھے وہ اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑے باہر آگئی۔۔

"کولی میڈم۔۔؟؟ آپ نے اپنا سامان ٹیکسی میں رکھوانا ہے۔۔؟"

بہت سے لوگ ان دونوں کے پاس آکر پوچھنے لے نسوا خالی ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔
ایک بیگ ہی تھا وہ بھی نجیب نے جس طرح سے کھینچ کر کھولا تھا اس کا دل اتنا بدظن
ہوا کہ وہ اپنا بیگ بھی چھوڑ آئی۔۔

"نہیں بھائی صاحب۔۔"

وہ مننان کا ہاتھ پکڑے اس بھیڑ سے مسافروں کے ہجوم سے ایگزٹ کی جانب چلی گئی تھی

"ماما ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔؟۔۔"

وہ ابھی بات کر رہا تھا جب کیچڑ میں اسکے شوز چلے گئے تھے۔۔

ننان کے چہرے ہر ایک دم سے غصہ آیا تھا جو ہمیشہ آتا تھا زرا سی بات پر مگر اب اس نے غصہ نہیں کیا تھا سر کو ہلا کر وہ آگے بڑھ گیا تھا

ننان۔۔ نسواں جو اپنے بیٹے کا صبر دیکھ رہی تھی وہ جھک کر اسے اپنے سینے سے لگا چکی تھی

بیٹا۔۔ آج سے ہم بہت امیر نہیں رہے ہم جہاں جا رہے ہیں وہ جگہ شاید آپ کو پسند

"نہ آئے مگر میں بہت جلدی کچھ کروں گی۔۔"

"اُس اوکے ماما۔۔ میں بھی کوئی کام کروں گا۔۔"

"اوہ۔۔۔ میرے بچے۔۔۔"

ننان کو ایک بار پھر اس نے گلے سے لگایا۔۔ ممتا تھی کہ بار بار آنسوؤں میں بہہ رہی تھی

نسواں کی آنکھوں سے۔۔ وہ کمزور پڑتا نہیں چاہتی تھی مگر وہ کمزور پڑ رہی تھی۔۔ اس نے

اپنے بیٹے کے ساتھ ایک رات باہر گزار دی وہ خوفزدہ ہو گئی تھی اس نئے شہر میں اکیلی

اس سڑک پر کھڑی۔۔۔

"کچھ گھنٹے پہلے۔۔۔"

"آپ اندر نہیں آئیں گے نجیب۔۔؟"

نہیں میں ایک ضروری کام پر جا رہا ہوں ملازموں کو کچھ کام کہا ہے انہیں کہنا میرے "
"آنے تک سب تیاریاں مکمل ہوں۔۔"

نجیب نے واپس گاڑی سٹارٹ کر دی تھی

"تیاریاں کیسی نجیب۔۔؟ کوئی خاص ایونٹ۔۔؟"

عمارہ نے واپس ٹرن کر کے پوچھا تھا

نسواء کو واپس آرہی ہے۔۔ اس کے میرے اختلافات اپنی جگہ مگر میں چاہتا ہوں اس کے "

"جانے سے پہلے جو ہوا اسے اچھے سے ویلکم کیا جائے واپس گھر میں۔۔"

عمارہ کا چہرہ اتر گیا تھا۔۔ وہ بنا کچھ کہے جانے لگی تھی جب نجیب نے اس کی کلائی پکڑ کر

واپس فرنٹ سیٹ پر کھینچا تھا

"میری کس دیئے بغیر جاؤ گی۔۔؟ ایسے ہی موڈ رکھو گی ہنی مون پر بھی۔۔؟؟"

عمارہ کی گردن پر ہاتھ رکھے اس نے اس کے ہونٹوں پر بوسہ دیا تھا۔۔۔"

"اپنا خیال رکھئے گا۔۔"

اور کچھ سیکنڈ میں اس ٹرین کے جانے کے بعد وہ ہجوم بھی گھٹنے لگا تھا۔۔

وہ خاموشی سے وہاں بیٹھ گیا تھا۔۔۔ موبائل فرنٹ پاکٹ سے نکال کر سائیڈ پر رکھ دیا تھا اس نے۔۔

گھٹنوں پر دونوں بازو رکھے ہاتھوں میں سر پھینک چکا تھا وہ۔۔۔

"سر موسم بہت خراب ہو رہا ہے بارش شروع ہو جائے گی ابھی گھر چلیں۔۔"

نجیب نے ایک نظر اپنے ہائر کردہ گارڈ کو دیکھا تھا اور اس نے گھبرا کر اپنا ہاتھ نجیب کے کندھے سے ہٹا کر خود کو بہت سٹیپ پیچھے کر لیا تھا۔۔۔

سب کے سب دفعہ ہو جائیں یہاں سے۔۔ اور میرے حکم کے باوجود جو لاپرواہی برتی گئی"

"ہے اپنی سزا بھی تم سب مجھے تجویز کرو گے۔۔

پر۔۔ سر ہم یہیں تھے وہ ایک دم آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔۔ وہ لوگ چھپ گئے"

"تھے۔۔ اتنا ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔۔

"آؤٹ۔۔۔"

وہ گارڈ وہاں سے چلے گئے تھے اسے اکیلا چھوڑ کر۔۔

نسواء۔۔۔ آپ جانتی ہیں مجھے ایک چیز ایک جذبے سے انتہا کی نفرت ہے۔۔

"آپ نے وہی کیا۔۔۔ 'بغاوت' کر ڈالی آپ نے۔۔

بارش کی بوندیں جوں جوں اسکے کپڑوں کو بھگو رہی تھی وہ سٹریٹ ہو کر پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ چکا تھا۔۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ ریلوے ٹریک کی جگہ کو گھورنے لگا تھا جیسے اسے گماں ہو اپنی بیوی اور بیٹے کے کوٹ آنے کا۔۔

کچھ دیر مسلسل خالی جگہ پر دیکھنے کے بعد اسکے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی ایک نئی۔۔ مسکراہٹ ایک شیطانی مسکراہٹ جو اسکے خوبصورت چہرے کو اور بھی حسین بنا رہی تھی نسواء یہ اختتام نہیں ہے واپس تو آپ کو آنا ہی ہوگا۔۔ میں ڈھونڈ نکالوں گا۔۔ اور سب "سے پہلا کام میں اسے بوڈنگ سکول میں ڈال کر کروں گا جس نے ہمیں ایک ہونے سے روکا۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

نسواء نے پھر سے التجا کی تھی

"ہاتھ چھوڑو۔۔۔"

"پکڑو اس شیطان بچے کو۔۔"

اس نے دوسرے شخص کو بھی ایک پتھر اٹھا کر مارا تھا۔۔

وہ چھوٹا ضرور تھا مگر پچھلے چوبیس گھنٹوں نے اس کے دماغ کو کس قدر بڑا کر دیا تھا یہ نسوا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔۔

"بس کمر دو مننان۔۔۔"

"نہیں ماما ان لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی۔۔"

اس نے ایک اور پتھر مارا تھا اس پر جو سر پر چوٹ لگنے سے نیچے گر گیا تھا

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔"

پولیس کی گاڑی بھی وہاں آپہنچی تھی۔۔

"بس بیٹا چھوڑ دو۔۔۔"

مگر مننان نے پولیس کے سامنے ایک پتھر اٹھا کر اسے اور زخمی کر دیا تھا

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔؟ اسے بھی گاڑی میں ڈالو۔۔۔ آپ بھی چلیئے میڈم۔۔"

"یہ لوگ مس بی ہیو کر رہے تھے ماما کے ساتھ۔۔ ہم کیوں جائیں کہیں بھی۔۔"

"چلو ساتھ۔۔"

کانسٹیبل مننان کو زبردستی وین کی طرف لے جا رہا تھا جب ایس ایچ او نے اسے روک دیا

تھا مننان کی کہی ہوئی بات سن کر اس افسیر نے نسواء کی طرف دیکھا تھا اور پھر ان زخمی

لوگوں کی طرف

"اس وقت کہاں جا رہی تھی آپ۔۔؟"

نسواء کو مخاطب کر کے پوچھا تھا

جس پر اس نے وہ ایڈریس والی چٹ سامنے رکھ دی تھی

"ہم۔۔ آئیں ہم چھوڑ دیتے ہیں۔۔"

"میری ماما اس وین میں بیٹھ کر کہیں نہیں جائیں گی۔۔ ہم خود چلے جائیں گے۔۔"

"ٹھیک ہے آپ جاسکتے ہیں۔۔"

"آپ کو بہت شکریہ۔۔ ہم چلیں جائیں گے۔۔"

آفیسر نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ دونوں وہاں سے چل دیئے تھے۔۔ مگر پولیس وین انکے پیچھے پیچھے تھے۔۔۔ جب تک وہ لوگ باحفاظت اس ایڈریس پر نہیں پہنچ گئے تھے

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"نجیب بیٹا نسواء کہاں ہے۔۔؟"

ماہ جبین نے اکھڑے اکھڑے لہجے میں پوچھا تھا۔۔ گھر میں سب ہی موجود تھے مگر نجیب کو اکیلا دیکھ کر سب ہی کے چہرے پر الگ الگ تاثرات اڈ آئے تھے کچھ خوش تھے نجیب کی انسلٹ پر تو کچھ اداس نسواء کے نہ آنے پر۔۔

سب سے زیادہ دادی اداس ہوئی تھی

وہ نہیں آئی نہ۔۔؟ میں نے تمہیں شادی کرنے سے پہلے ہی روکا تھا نجیب بیٹا۔۔ تم" نے ایک نہ سنی۔۔ دیکھو کیا ہو گیا ہے ایک بیوی کے لیے تم نے اپنے اتنے سال کے "رشتے کو داؤ پر لگا دیا۔۔۔ اب بھگتو۔۔۔

دادی کہتے ہوئے پیچھے مڑی تھی اپنے روم میں واپس جانے کے لیے۔۔

دادی کس نے کہا میں بھگتوں گا۔۔؟؟ نسواء نے غلطی کی ہے وہ بھگتے۔۔ اور شاید"

بھگت بھی رہی ہوگی۔۔ میں خوش ہوں۔۔ کم سے کم میرے پاس چاہنے والی بیوی ہے۔۔

"اسکے پاس کون ہے۔۔؟؟

دادی نے پلٹ کر نجیب کی جانب دیکھا تھا جو مسکرا رہا تھا اپنی بات پر

نجیب کا گال تھپتھپائے وہ اپنے کمرے میں واپس چلی گئی تھی وہاں سب کو دنگ چھوڑ کر۔۔۔

وہ لوگ جو نجیب کو دیکھ رہے تھے اب سب اسکے چہرے پر اداسی دیکھ کر خاموش ہو گئے تھے۔۔

اور اپنے اپنے کمرے میں جانا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

"نجیب۔۔۔؟؟؟"

عمارہ کے منہ پر تو جیسے دنیا جہاں کی خوشی چھا گئی ہو۔۔۔ اس سب تماشے میں وہی سب سے زیادہ خوش ہو رہی تھی۔۔

بنا محنت کیئے اسے اس گھر میں وہ سب مل گیا تھا جو نسواں کے ہوتے ہوئے شاید نہ ملتا۔۔

"میں ابھی کمرے میں جانے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔ لیو می آلون۔۔۔"

نجیب عمارہ کے پاس سے گزر کر اوپر روم کی جانب بڑھا تھا۔۔

مگر اسکے اور عمارہ کے نہیں۔۔ اسکے اور نسوا کے روم میں داخل ہوتے ہی اس نے روم
لاک کر لیا تھا اندر سے۔۔۔

"آپ یہاں رہ سکتی ہیں بیٹا۔۔ بس یہ فارم فل کر لیں۔۔"

منان بیڈ پر لیٹتے ہی سو گیا تھا نسوا کے کندھے پر سر رکھ کر

نسوا نے اس فارم اور اور پین کو ایک نظر دیکھا تھا۔۔ وہ پلکیں جھکا گئی تھی اندر ایک

جنگ چھڑ گئی تھی۔۔ آنسو برابر بہنا شروع ہو گئے تھے آنکھوں سے۔۔ منان کے اٹھنے کے

ڈر سے اس نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور اسکی سسکیاں ایسے اس کمرے میں گونجی

تھی۔۔

سامنے بیٹھی کئی ٹیکر اس اور فینچ کی جو اس ماں کی بے بسی دیکھ کر خود بھی آبدیدہ ہو گئی تھیں

یہ انکے لیے کوئی نئی بات نہ تھی یہاں آنے والے لوگوں کو وہ ایسے ہی ٹوٹے دیکھتی تھی

"بیٹا۔۔۔"

آپ۔۔۔ میرے لیے یہ پُر کر دیں گی۔۔۔؟؟ نہ میرے پاس۔۔۔ باپ کا نام ہے نہ ماں

کا۔۔۔

"اب۔۔۔۔ شوہر کا نام بھی نہیں رہا۔۔۔"

وہ جتنی بیچاگی سے ان خواتین کا ہاتھ پکڑ کر اپنی بے بسی بتا رہی تھی انہوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا نسواء کے سر پر ہاتھ رکھ وہ اس کمرے سے چلی گئی تھی۔۔۔

نجیب آپ کو کیا ملا۔۔۔؟ ساتھ ساری زندگی کا تھا آپ نے اس ایک سال کو دیکھا۔۔۔ اور

ان باقی سالوں کا۔۔۔؟ نجیب کیا کمی رہ گئی تھی۔۔۔؟ میں نے محبت میں تو کبھی کوئی کمی

"نہیں کی تھی۔۔۔ جسموں کی ہوس اتنی گہری ہوتی ہے کہ شادی شدہ زندگی کھا جائے۔۔۔؟"

★ ★ ★ ★ ★

ہاتھ سے برتن لیئے وہ سنک پر رکھ چکا تھا اور ایک سٹول پر کھڑا ہو کر کاؤنٹر پر بیٹھ کر اس نے وہ برتن دھونا شروع کر دیئے تھے۔۔

وہ اداس ہوئی تھی مگر اپنے بیٹے کو محنت کرتے دیکھ اسکی آنکھوں میں خوشی بھی چھلکی تھی

"نسواء بیٹا۔۔ اس ٹیبل پر یہ مینو بھیجنا ہے اور اس ٹیبل پر یہ آرڈر۔۔۔"

"جی سر۔۔۔"

"بیٹا کتنی بار کہا ہے سر نہ بولو۔۔"

ہاہاہا۔۔ ابھی ہم ریسٹورنٹ پر ہیں اور آپ اپنے شیف کے منہ سے انکل سننا چاہتے"

"ہیں۔۔؟؟"

"ہاہاہا۔۔۔ ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں سر۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔ تم دونوں سے کوئی جیت نہیں سکتا آرگومنٹ میں۔۔۔"

وہ کچن سے چلے گئے تھے تو نسواء اور مننان نے ہائی فائی کیا تھا دونوں ہاتھوں سے۔۔۔

پچھلے کچھ ماہ سے۔۔۔

"بیٹا آپ یہیں رہو میں یہ آرڈر سرو کر کے آئی۔۔۔"

اما۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ بے بی ٹھیک ہے۔۔۔؟؟ آپ کے منہ سے خون کیوں نکل " رہا ہے۔۔۔؟؟؟

"ماما کیا ہوا ہے آپ کو۔۔"

بیٹا تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔ اس چھوٹے بچے کو اس عمر میں اتنے بوجھ تلے مت

"دباؤ۔۔"

وہ اپنی ذمہ داریوں کو ابھی سے سمجھے گا تو سمجھائے گا۔۔۔ انکل۔۔ وہ میرا بہادر بیٹا"

"ماما آپ کا بہادر بیٹا آپ کو کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔۔"

بیوقوف عورت کس سے پوچھ کر تم نے میرے بچے کو نقصان پہنچایا۔۔؟ تمہاری ہمت "اکیسے ہوئی۔۔ مار دیا میرے بچے کو جاہل عورت۔۔۔"

عمارہ کو بازو سے پکڑ کر وہ کھینچتے ہوئے گھر لایا تھا اور بیڈروم میں لے گیا تھا غصے سے سب کے سامنے اسکے منہ سے ادا ہوئے الفاظ سب نے ہی سن لیئے تھے

دادی۔۔ "دادی جیسے ہی پیچھے صوفے پر گری تھی سب دادی کی طرف بھاگے تھے"

اس گھر کی بربادی شروع ہو چکی ہے نسواء کے جانے کے بعد سب کچھ ہی غلط ہو رہا"

"ہے۔۔"

"امی پلیز آپ رونا بند کریں۔۔ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی پلیز۔۔"

دونوں بیٹے دادی کو اٹھا کر انکے کمرے میں لے گئے تھے

یہ سب کیا ہو رہا ہے ماہ جنین بھابھی۔۔؟ ابھی پرسو ہی تو یہ خوش خبری ملی تھی اور"

آج یہ

"سب۔۔۔؟"

"نوشین میں خود بھی نہیں جانتی۔۔ میں دیکھتی ہوں۔۔"

وہ باہر جانے کے لیے مڑا تھا اور دیوار پر غصے پر ہاتھ مارا تھا اس نے اور نفرت بھری نگاہ سے اپنی بیوی کو دیکھا تھا جو فرش پر سر رکھے زارو قطار رو رہی تھی وہ وہاں۔۔ اپنی اولد کے ساتھ ہے۔۔۔ اور تمہاری وجہ سے میں نامکمل ہوں۔۔ لوگوں کو" تماشا دیکھنے میں مزہ آئے گا۔۔

مجھے نامرد سمجھے گے۔۔ سوچیں گے کہ میں پہلی بیوی کے سوگ میں آگے نہ بڑھ سکا۔۔؟

میں سب کو غلط ثابت کروں گا۔۔ میں آگے بڑھوں گا۔۔ میری اولاد ہوگی۔۔ اور جب نسواں مجھے اس اولاد کو محبت کرتے دیکھے گی تو وہ اپنے ہر فیصلے پر پچھتائے گی۔۔ اپنی ہر "بغاوت پر وہ خون کے آنسو روئے گی۔۔۔ دیکھ لینا۔۔۔

اور دروازہ زور سے بند کر کے وہ گھر سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

"ڈیم یو نسواں۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"ماما جہاں بھی جائیں گی میں ساتھ جاؤں گا سر۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ایسا کیا ہے وہاں جو میری بانہوں سے جانے کی اتنی جلدی ہے۔۔؟ میں چاہتا تھا کہ ہم "وقت ساتھ گزاریں۔۔ مگر آپ۔۔۔"

کیبن ڈور ناک ہوا تو نجیب کی سیکڑی نے آہستہ سے دروازہ کھولا تھا۔۔

وہ جیسے ہی مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوا ایک پل کو نجیب شکڑ ہوا تھا اپنی پرسنل سیکٹری کی شارٹ ڈریسنگ دیکھ کر۔۔

"سر کافی۔۔۔"

وہ کافی مگ ٹیبل پر رکھے ہوئے اس قدر جھکی تھی کی لونگ شرٹ کے اوپن بٹن ایک الگ انویٹیشن دے رہے تھے۔۔

نجیب نے غصے سے ہاتھ بند کر کے کرسی کو باہر ونڈو کی طرف کر لیا تھا

"سر۔۔۔؟"

یہاں رکھ کر دفعہ ہو جائیں۔۔ اور جب تک میں نہ بلاؤں مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔۔ اور ایک "بات۔۔۔"

وہ سیکڑی جاتے جاتے کی تھی

آئندہ کے بعد اتنے چھوٹے کپڑوں میں آفس میں قدم رکھا تو اسی وقت نکال دوں گا۔۔۔"

"یہ کوئی کلب نہیں ہے۔۔۔ ناؤ گیٹ آؤٹ۔۔۔"

شرمندگی سے اسکی آنکھیں بھر آئی تھی اور وہ جلدی سے نجیب کے کیبن سے باہر چلی " گئی تھی

"ہاہاہاہ بہت اڑھ رہی تھی ہوا میں شیلہ جی۔۔۔"

باہر کھڑی کولیگ نے قمقہ لگایا تھا

"ویسے اسے کیا پتہ تھا اسکے ساتھ اتنی بُری ہو جائے گی۔۔۔ ڈونٹ ماسٹڈ ہاں ہاہاہاہ۔۔۔"

"ہاہاہاہ وہ سب ہنس دیئے تھے۔۔۔"

تم نے خود کو عمارہ سمجھ لیا ہے کیا۔۔۔؟؟ عمارہ بھی کچھ زیادہ دیر ٹک نہیں پائے گی"

"نجیب سر نے اپنی پہلی بیوی کو جلانے کے لیے یہ شادی کی ہے۔۔۔"

"کیا واقعہ۔۔۔؟؟"

تو اور کیا۔۔۔ میرے بھائی کے دوست ہیں نجیب سر۔۔۔ یہ دوسری شادی کا ڈرامہ"

"پہلی بیوی کو سبق سیکھانے کے لیے کیا گیا۔۔۔"

"ابھی کے ابھی نکل جائے یہاں سے آپ۔۔۔"

"سمیرا بیٹا۔۔۔"

نہیں امی۔۔ انکی جرأت کیسے ہوئی اتنی بڑی بات کرنے کی۔۔؟؟ جائے آپ یہاں " سے۔۔

سمیرا آپ سے باہر ہو رہی تھی معاذ نے زیادہ ری ایکٹ نہ کیا تھا وہ ایسے ہی رویہ اور بدتمیزی کی توقع رکھتا تھا اپنی خواہش پر۔۔۔

آئی جی۔۔ کچھ دن پہلے سمیرا جب آفس سے آرہی تھی جو راستے میں ان غنڈوں نے " کرنے کی کوشش کی میں اس رات کے بعد سے یہ فیصلہ لینے پر مجبور ہوا ہوں میں سمیرا کو اپنے نکاح میں لیکر اسکی سب ذمہ داریاں اپنے سر پر لینا چاہتا ہوں۔۔ اسکا محافظ بننا " چاہتا ہوں۔۔ آپ بڑی ہیں آپ سوچ کر جواب دیجئے گا۔۔۔

وہ انکے ہاتھ پر بوسہ لیکر اٹھ گیا تھا۔۔۔

مس سمیرا کے پاس میرا نمبر ہے آپ مجھے اپنا جواب فون پر بتا دیجئے گا میں اپنی فیملی " اور مولوی صاحب کو یہاں لے آؤں گا۔۔۔

-
 یا اللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟ میں کیسے کسی سوتن بن سکتی ہوں۔۔۔؟ میں کبھی "
 اس شادی کے لیے ہاں نہیں کروں گی۔۔۔
 وہ خود کو مضبوط کر چکی تھی انکار کے لیے۔۔۔ مگر سمیرا کی والدہ نے جیسے تیسے اپنی قسم
 دے کر اپنی بیٹی کو راضی کر لیا تھا۔۔۔

-
 یہ جو جگہ جگہ درد کی کہانیاں سناتا ہے۔۔۔"
 "فریبی ہے۔۔۔ سب جھوٹ بتاتا ہے۔۔۔

یہ آپ کو کس نے کہہ دیا۔۔؟؟ میری دونوں وائف بہت خوش ہیں۔۔"

یو سی۔۔ دوسری بیوی میری فیملی کی پسند تھی۔۔ میری پہلی وائف سے میری بے انتہا

"محبت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔۔۔"

لا یر-----

اس نے سرگوشی کی تھی اور ٹی وی کو بند کر دیا تھا۔۔ گھنٹوں پر سر چھپایا اس رات کی تاریکی میں وہ ایسے ہی بلکتی تھی روتی تھی سسکتی تھی۔۔۔

کتنوں کو سینے سے لگایا۔۔۔ میری طرح ساتھ سُلا یا۔۔۔"

"آنکھوں میں تیری پانی نہیں ہے۔۔۔ سب کو تو نے کتنا رولا یا۔۔۔"

جھوٹے ہیں نجیب۔۔ آپ کے سب وعدے وہ سب قسمیں یہ کیسی بے انتہا محبت " ہے نجیب۔۔؟ جو شریک کر لیتی ہے دوسروں کو بھی۔۔؟ وہ محبت نہیں جسموں کی ہوس "ہوتی ہے۔۔"

تو نے بڑا ستایا ہے مجھے۔۔۔ جا تو بھی ستایا جائے گا۔۔۔"

"ہائے بڑا رولایا ہے مجھے۔۔۔ اتو بھی رولایا جائے گا۔۔۔"

میں ہی سمجھ نہ سکی تھی۔۔ سمجھ تب آئی جب آپ نے اپنے بیٹے کو دھتکار دیا۔۔۔"

"اس چھوٹے بچے کو نجیب۔۔۔"

وہ چہرے کو ہاتھوں میں لیئے بے تحاشہ رو دی تھی۔۔۔ اور پیچھے کھڑا مننان جس کا چہرہ بھی تر تھا اسکے آنسوؤں سے۔۔۔"

جب تک۔۔۔ جی رہی ہوں یہ دُعا کرتی ہوں۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

وہ خود سے سرگوشی کرنے لگا تھا۔۔۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

فضا۔۔۔ تم نے خودکشی کرنے کی کوشش کی۔۔۔ بچے ایسا بھی کیا ہو گیا تھا۔۔۔؟؟ وہاں "ا کسی نے کچھ کہا۔۔۔؟؟ معاذ نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟؟

نجیب ہاسپٹل روم میں آتے ساتھ ہی بہن کے پاس آیا تھا جو بھائی کے گلے لگ کر بے تحاشہ رونے لگی تھی

"بتاؤ کیا بات ہے فضا۔۔ معاذ نے کچھ کہا میں اسے زندہ گاڑ دوں گا۔۔"

آپ کچھ نہیں کر سکتے بھائی۔۔۔ کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ سب ختم"

"ہو گیا۔۔ سب۔۔"

"ہوا کیا ہے بیٹا۔۔؟ بتاؤ تو سہی۔۔۔"

سب فیملی کے لوگ بھی اندر آ گئے تھے ڈاکٹرز ایکسکلیوز کر کے جیسے ہی گئے تھے فضا کا ہسبند بھی اپنی فیملی کے ساتھ آ گیا تھا

یو۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو نقصان پہنچانے کی۔۔ کیا کیا ہے تم نے اسکے "ساتھ۔۔"

نجیب نے کالر سے پکڑ کر دیوار پر دے مارا تھا اسکا وجود۔۔۔

بس کیجئے نجیب بھائی۔۔۔ کچھ غلط نہیں کیا میں نے۔۔۔ نکاح کیا ہے دوسری شادی "کی ہے۔۔۔ جو میرا شرعی حق تھا۔۔۔ آپ تو سمجھیں مجھے۔۔ میں صاحب حیثیت ہوں۔۔۔ دونوں بیگمات کو خوش رکھنے کا اہل ہوں۔۔۔ آپ کی بہن نے تماشا بنا دیا ہے۔۔۔"

اب خود کشی کرنے کا کیا تنگ بنتا تھا۔۔؟ میں نے کونسا کوئی گناہ کر دیا۔۔؟ وہ جتنی باتیں بول رہا تھا نجیب اتنے ہی قدم اس سے پیچھے ہوا تھا بہن کی سسکیاں اسکے کانوں میں اسی رات کی طرح گونج رہی تھیں جب اسکی بیوی ایسے ہی رو رہی تھی اور وہ دوسری بیوی کے ساتھ اپنی دل جوئی کر رہا تھا دوسرے کمرے میں۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی دوسری شادی کرنے کی میری بیٹی کو دھوکا دینے کی۔۔"

"فضا تم اسے چھوڑ دو۔۔"

سب فضا کو باتیں سنارہے تھے۔۔ مگر وہ باتیں نجیب کو خود سے مخاطب لگ رہی تھیں۔۔۔

یہ وہی خواتین تھیں نہ جو دوسرے کی بیٹی پر سوتن آنے پر اسکی کمر تھپتھپا رہی تھی اور آج یہ دوسرے مرد کو بُرا بھلا کہنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

بس کرجائیں۔۔۔ فضا تم واپس معاذ کے پاس جاؤ گی۔۔۔ دوسری شادی کوئی گناہ نہیں " ہے۔۔۔

"کچھ ماہ بعد۔۔۔۔"

"بیٹا بہت بہت مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔۔۔"

نجمہ بی نے اس بچی کو نسواء کی گود میں ڈال دیا تھا۔۔

"نجمہ بی مننان کہاں ہے۔۔؟؟ وہ صبح سے نظر نہیں آیا۔۔ وہ ٹھیک تو ہے نہ۔۔؟؟"

اپنی بیٹی کو اپنے سینے سے لگانے کے بعد اسکی ممٹا اپنے بیٹے کے لیے بے چین ہوئی تھی

"وہ بھی یہیں ہے جاوید بھائی کے ساتھ کچھ دوائیاں لینے گیا ہے۔۔۔"

آپ کو بہت تکلیف ہو رہی ہے میری وجہ سے۔۔ اتنے پیسے لگ گئے ہیں آپ لوگوں

"کے اور پھر یہ ہسپتال کا خرچہ۔۔۔"

اس بچے کو دیکھ کر سٹاف آفس میں کھڑے ہوئے دو لوگ بہت حیران ہوئے تھے

"اس بچے کو کون کام کروا رہا ہے یہاں۔؟؟"

ریسٹورنٹ کے اونر نے پیچھے کھڑے اسسٹنٹ سے پوچھا تھا

"سر جاوید صاحب کا کچھ لگتا ہے شاید وہ آج چھٹی لیکر چلے گئے تھے۔۔"

"تو بچے سے کام کرواؤ گے۔؟؟ اتنے چھوٹے بچے سے۔؟؟ بلاؤ اسے۔۔"

وہ اپنے روم میں چلے گئے تھے اور کچھ دیر میں مننان انکے اسسٹنٹ کے ساتھ روم میں

داخل ہوا تھا۔۔۔

"اگرڈ مارنگ سر۔۔۔"

وہ اندر داخل ہوتے ہی نہایت ادب سے بولا تھا۔۔۔

"تم جانتے ہو یہ عمر تمہاری پڑھنے کی ہے۔؟؟ نہ کہ کام کرنے کی۔۔۔"

جب کام کرنے کے بعد جیب میں چار پیسے ہوں گے تو میں پڑھائی بھی مکمل کر لوں گا"

"سر۔۔"

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جواب دے رہا تھا۔۔

"تمہارے ماں باپ کہاں ہے۔۔؟ کوئی زبردستی یہ سب کروا رہا ہے تم سے۔۔؟"

اپنے شاکڈ ایکسپریشن کو چھپاتے ہوئے اس شخص نے ایک بار پھر ایک نیا سوال پوچھا تھا

ماں ہسپتال میں ہیں اس وقت۔۔۔ باپ میرے پیدا ہوتے ہیں اس دنیا سے چلے"

"گئے تھے۔۔۔ میں ہوں اپنے گھر کا کفیل۔۔۔"

"یا اللہ۔۔۔"

اس چھوٹے سے منہ سے اتنی بڑی باتیں سن کر وہ اٹھ کر مننان کی طرف آئے تھے۔۔۔

جن گھروں کے مرد اس عمر میں کفیل بن جائیں وہ گھر والے بہت خوش نصیب"

"ہوتے ہیں۔۔۔ تمہاری تنخواہ آج سے ڈبل کرتا ہوں میں۔۔۔ اور۔۔۔"

"مجھے محنت کی کمائی کمانا ہے۔۔۔ احسان اور ہمدردی کی بھیک نہیں چاہیے۔۔۔"

وہ وہاں سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔ اسسٹنٹ کو بہت غصہ آیا تھا

"اسکی اتنی ہمت۔۔۔ آپ کہیں تو جاوید صاحب اور اسے نوکری نکال دیں۔۔۔؟"

بابا بابا۔۔۔۔۔ کیوں نکالنا ہے۔۔۔۔۔؟؟ اس بچے میں مجھے آنے والا ایک کامیاب شخص نظر آیا ہے۔۔۔ ایسے لوگوں کو قدر کرنی چاہیے۔۔۔ جاؤ معلوم کرو اسکی والدہ کو کیا ہوا ہے۔۔۔ میڈیکل کا سب خرچہ بنا کسی کو خبر کیئے ہسپتال کو دو۔۔۔ اور جاوید صاحب جیسے ہی آئے "میرے پاس بھیجو۔۔۔"

وہ واپس بیٹھ گئے تھے اور اور ریوٹ پکڑے انہوں نے اس سکرین کو آن کیا تھا جو پورے ریسٹورنٹ کی ایکٹویٹی پر نظر رکھے تھے ساری کیمروں میں سے اس سکرین کو دیکھا تھا جو کچن کے اندر کی ایکٹویٹی دیکھا رہی تھی

جس میں مننان ڈشز کو اٹھا کر انکی جگہ پر رکھ رہا تھا۔۔۔ کرسیوں کی تربیت ٹھیک کرتے ہوئے استعمال ہوئے کپڑوں کو بسکٹ میں ڈالے دوسرے کمرے میں لے گیا تھا۔۔۔ وہ باری باری ہال کی ہر کرسی ہر میز کو ٹھیک کر رہا تھا۔۔۔ اور جب تک مننان ایک جگہ بیٹھا نہیں تھا تب تک اس شخص نے اپنی نظریں نہیں ہٹائی تھی اس سکرین سے۔۔۔

نہیں سر۔۔۔ میں بہت خوش نصیب ہوں۔۔۔ میری ذات کے لیے اپنی ذات بھلا"
"دی۔۔۔

-
کچھ سیکنڈ اور بات کرنے کے بعد کال بند ہو گئی تھی۔۔
مگر مننان ریسپور کو کان پر لگائے وہیں کھڑا رہا تھا۔۔۔ پانچ منٹ بعد۔۔۔ اپنی آنکھوں سے
وہ پانی صاف کر کے وہ واپس اپنے کام پر لگ گیا تھا۔۔۔

-
اوپر کمرے میں بیٹھا وہ باس اس قدر اداس ہو گیا تھا کہ تھوڑی دیر روم میں آنے والے
کھانے کو اس نے بھی ہاتھ نہیں لگایا تھا۔۔

مجھ سے وعدہ کرو مننان۔۔۔ میرے جانے کے بعد گڑیا کا خیال رکھو گے۔۔ اسے کبھی "میری کمی محسوس نہیں ہونے دو گے۔۔۔"

شور و غل میں اس ہسپتال کا ایک ایسا کمرہ بھی تھا جہاں ہر سو خاموشی تھی اور وہ ماں کے قدموں میں سر رکھے آنسو بہا رہا تھا

"آپ کو کچھ نہیں ہوگا ماں۔۔ آپ میرے ساتھ اس کمرے سے باہر جائیں گی۔۔"

میرے بچے ہم دونوں میں یہ بات تہہ پائی تھی کہ اس سرجری کے بعد جو ہوگا وہ ہم "دونوں چپ چاپ قبول کریں گے۔۔"

"ماں کی جدائی کون بیٹا قبول کر سکتا ہے۔۔؟ وہ تو آپ کو بہلا رہا تھا میں۔۔۔"

نسواء کے پاؤں پر پھر سے چومنے کے بعد مننان نے اپنی بیمار ماں کی آنکھوں میں دیکھا تھا

ہاہا اتنے بڑے ہو گئے ہو کہ ماں کو بہلانے کے لیے جھوٹ بولو گے۔۔؟؟"

"یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔"

نسواء نے بیڈ پر جیسے ہی جگہ بنائی تھی مننان پاس آکر بیٹھ گیا تھا وہ جیسے ہی وہاں بیٹھا تھا نسواء نے اس کے کندھے پر سر رکھ لیا تھا

مننان -- زندگی میں کچھ آزمائشیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمیں مکمل توڑ دیتی ہیں -- " "تمہاری ماں بھی ٹوٹ چکی ہے -- شاید یہ بیماری میری نجات ہے -- میں تھک چکی ہوں -- میں اپنی ناکام شادی میں اتنا الجھ کر رہ گئی کہ اپنے بچوں کی کمیوں کو پورا نہ کر سکی -- اور --

شش --- ماں -- آپ اس بستر سے سہی سلامت اٹھ کر باہر جائیں گی -- " یہ دیکھیں -- آپ کی رجسٹریشن بھی کرا دی ہے میں نے --- آپ نے نا صرف اس کمپنیشن میں حصہ لینا ہے بلکہ بیسٹ شیف ٹرافی جیتی بھی ہے ---

اور ایسا تب ممکن ہے جب آپ میرا ہاتھ تھام کر اس ہسپتال کے کمرے سے باہر جائیں گی --

بس کرجائیں نجیب میرے وجود میں اب اتنی سکت نہیں کہ آپ کی محبت اور سختی " برداشت کر سکوں۔۔۔

یہ بات سننے کی دیر تھی نجیب نے عمارہ کو بیڈ کی دوسری جانب دھکیل دیا تھا۔۔۔
سانسیں بحال کرتے ہوئے وہ کمفرٹ لیئے کروٹ لے چکا تھا۔۔۔ رات کے اس پہر ہر
رات کی طرح وہ اسی طرح اپنی بیوی پر اپنی محبتیں نچھاور کرتا تھا جو کہ اسکی نظر میں محبت
تھی مگر عمارہ کی نظر وہ کچھ گھنٹے کسی ٹاپچر سے کم نہ تھے

"نجیب۔۔۔"

بس سو جاؤ عمارہ۔۔۔ جب تک تم پریگنٹ نہیں ہو جاتی تب تک تمہیں اس سب سے "کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔ مجھے بس بچہ چاہیے۔۔۔"

"اور پھر کیا ہوگا۔۔۔ بچہ آنے کے بعد۔۔۔؟"

اس نے خود کو کور کرتے ہوئے نجیب کی بیک کو دیکھا تھا جو منہ پھیرے آنکھیں بند کر چکا تھا۔۔۔ یہ تو روز کا کام تھا اسے اذیت دے کر وہ شخص ایسے ہی سکون کی دن سوتا تھا ہر روز۔۔۔

مگر آگ اس نے ہمت کر کے وہ سوال پوچھنا شروع کر دیئے تھے جو وہ کب سے پوچھنا چاہ رہی تھی

بچہ آنے کے بعد۔۔۔ میں اسے بتاؤں گا کہ میں مکمل ہوں اسکے سوگ میں نہیں۔۔۔
"بیٹھا۔۔۔"

اور اسے کیسے معلوم ہوگا بچہ آگیا ہے۔۔۔؟ نجیب جس کا آپ کو پتہ نہیں چلا ابھی تک۔۔۔
"اس تک کیسے جائے گی یہ بات۔۔۔؟؟"

بیوقوف عورت۔۔۔ میں ایک بزنس ٹائیکون ہوں۔۔۔ جب میرا بچہ ہوگا تو میں کوئی نیوز۔۔۔
چینل کوئی پیپر نہیں چھوڑوں گا یہاں یہ خبر شائع نہ ہو دنیا جہاں میں مشہور کروں گا دیکھ
"لینا۔۔۔"

"پھر سے کوشش کرتے ہیں میری جان۔۔ اس بار محبت سے پیش آؤں گا۔۔۔"

اس نے یہ کہتے ہی باقی کا فاصلہ ختم کر دیا تھا۔۔۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"ایک سال بعد۔۔۔"

"بہت بہت مبارک ہو بیٹا ہوا ہے بیٹا۔۔۔"

نجیب کی گود میں وہ بچہ پکڑانے لگے تھے جب نجیب نے دروازے پر کھڑے رپورٹر کو اندر آنے کا اشارہ کیا تھا

"فلوٹز لو۔۔ اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا کرو۔۔۔"

وہ جھک کر عمارہ کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے جس کی تصویر جلدی سے اس رپورٹر نے لے لی تھی اور پھر اپنے بیٹے کے ماتھے پر جب نجیب نے بوسہ لیا تھا۔۔ کچھ ایسا ہوا تھا جو نہیں ہوا چاہیے تھا۔۔

اسکے لب اپنے بیٹے کے ماتھے سے ٹچ نہیں ہوئے تھے جب اسکی آنکھوں میں کچھ سال پہلے کا منظر گھومنا شروع ہو گیا تھا۔

"نجیب۔۔۔ ہمارے پیار کی نشانی۔۔۔ ہمارا بیٹا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔۔ ہمارا مننان۔۔۔۔۔"

"وااہ۔۔۔ نام کب سوچا تھا۔۔؟؟"

بس ابھی اسکی معصوم صورت اور آپ کے چہرے پر یہ مسکان دیکھ کر۔۔۔ ہمارے پیار"
"کی نشانی۔۔۔"

اس چھوٹے سے بچے کو اپنے سینے سے لگائے نجیب بھی نسواء کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا
تھا۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں نجیب۔۔؟؟"

"دیکھ رہا ہوں۔۔ آپ کتنا خوش ہو اسکے آنے پر۔۔"

"اور آپ خوش نہیں ہیں۔۔؟؟"

"سچ بتاؤں تو آپ کے چہرے کی یہ خوشی دیکھ کر میں خوش ہوں۔۔"

"اور مننان۔۔۔؟؟"

اسکے لیے بھی خوش ہوں۔۔۔ آپ کو شئیر نہیں کرنا چاہتا میں بس۔۔ اب یہ آگیا ہے تو"
"خوف میں مبتلا ہو رہا ہوں کہ کہیں مجھے نہ بھول جائیں آپ۔۔۔"

”نجیب۔۔۔“

"نجیب بیٹا۔۔۔ جلدی کرو نہ ہماری بھی باری آتی ہے ابھی۔۔۔"

ماہ جبین نے جلدی سے آگے آکر کہا تھا۔۔۔ نجیب کی سب فیملی ممبرز اپنی اپنی محبت
 واار رہے تھے عمارہ اور اس بچے پر کسی کو پرواہ نہ تھی کہ انکا ہی خون انکی ہی بہو آنکھوں
 سے اوجھل تھی جس کا نام بھی نجیب کے ڈر سے کوئی لینا گنوارا نہ کرتا تھا۔۔۔
 سوائے دادی کے۔۔۔

منان بیٹا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ اس اخبار کو ایسے دیکھ رہے جیسے کچھ پڑھ لیا ہو۔۔۔
 "دیکھاؤ مجھے اج کی خبر۔۔۔"

منان نے جلدی سے وہ صفحہ نکال کر باقی پیپر اپنے صاحب کو دے دیا تھا۔۔۔

"جی میں ابھی دیکھتا ہوں۔۔۔"

وہ جب سیٹ سے اٹھا تھا تو اس نے وہ پیپر اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔۔۔

اس گیراج میں کام کرتے ہوئے اسے تین سال ہو گئے تھے وہ اپنے ماں کے ساتھ اس ریسٹورنٹ میں بھی وقت دیتا تھا اور باقی کا کام وہ اس گیراج میں دیتا تھا۔۔۔

اس گیراج کی تنخواہ سے وہ چھوٹی بہن کی سکول فیس باآسانی پئے کر دیتا تھا۔۔۔

"بیٹا یہ اس میں ایک صفحہ کیا تمہارے پاس ہے۔۔"

دوسری طرف سے آواز آئی تو وہ بنا جواب دیئے چھت پر چلا گیا تھا۔۔۔

دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے اس نے جیب سے سگریٹ کاپیک نکالا تھا۔۔ اور لیٹر سے ایک سگریٹ سلگائے اس نے دوسری جیب سے اس اخبار کے پچ کو نکال کر دیکھنا شروع کیا تھا۔۔

"ماہیر آفندی سن آف نجیب آفندی۔۔۔"

وہ ہونٹوں کے درمیان سلگتے اس سگریٹ کا دھواں منہ سے نکلتے ہی اس پیپر سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کو دیکھ رہا تھا وہ بالکل نہیں بدلاتھا۔۔۔ بلکہ اورینگ لگ رہا تھا اور خوبصورت اور پھر مننان کا دھیان اپنی ماں کی طرف گیا تھا جو کسی ریسٹورنٹ میں ایک معمولی نوکری پر تھی جو بیمار تھی اور اپنی عمر سے زیادہ لگنے لگی تھی اپنی بیماری میں۔۔۔۔۔

مننان کے اندر وہ جلن حسد اس لمحے دس گنا بڑھ گئی تھی

"یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔ بس کچھ سال اور سہی۔۔۔"

اس سگار سے اس نے اس کاغذ کو جلا دیا تھا سب سے آخر میں نجیب کی تصویر جلی
تھی۔۔۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"تم خوش ہو۔۔۔؟؟؟"

"وہ لمحات قیامت کی طرح گزرتے ہیں۔۔ خود کو اتنا لاچار اور بے بس محسوس کرتی ہوں۔۔۔"

نجیب نے بہن کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ اس کے دماغ میں ایک ہی بات گھوم رہی تھی جو وہ کسی سے کہنا چاہتا تھا شئیر کرنا چاہتا تھا وہ بلاآخر پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا تھا فضا کے سامنے

تم اتنی محبت کرتی تھی اپنے شوہر سے تم نے سوتن برداشت کرلی۔۔ پھر اسکی محبت "میں اتنا ظرف کیوں نہیں تھا۔۔؟؟ اس نے میری خوشیوں کو ترجیح نہ دی۔۔۔"

"نسواء بجا بھی کی بات کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟"

فضا نے حیرانگی سے پوچھا تھا

"تو اور کس کی بات کروں گا۔؟؟ اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو۔۔؟؟؟"

اتنے سالوں میں پہلی بار آپ نے نام بات کی ہے۔۔۔ اور نام بھی نہیں لیا ان کا۔۔"

نجیب نے گریبان پکڑ لیا تھا معاز کا۔۔۔

"بھائی۔۔۔ بھائی چھوڑ دیں۔۔۔"

کیا بکواس کی تم نے۔۔۔؟ کیا بُرا کیا میں نے اس کے ساتھ۔۔۔؟ گھر گاڑی پیسہ عزت"

"شہرت سب تو دیا تھا اسے۔۔۔"

اور میں سب احسانات کے بدلے آپ نے اپنی بیوی کو بے آبرو بھی کر دیا۔۔۔"

بھول گئے سب کے سامنے کیسے آپ نے الزام لگایا تھا ان پر کہ کیسے انہوں نے آپ کو

"آپ کے حقوق نہ دیئے۔۔۔"

"معاز۔۔۔"

اپنے منہ پر ہاتھ رکھے فضا باہر کی جانب بھاگی تھی سب بڑوں کو چیختے ہوئے پکارنے لگی

تھی جب نجیب نے معاز کے منہ پر مکا مار کر اسے زخمی کر دیا تھا۔۔۔

-

-

"کچھ سال بعد۔۔۔۔"

ماں میرا ہاتھ تھام لیں اپنے بیٹے پر بھروسہ رکھیں۔۔۔ مجھے میرا مان میرا بھرم واپس لوٹا" دین جو اس گھر میں مجھ سے چھین لیا گیا۔۔۔

ایک بار اپنے بیٹے کو اپنا آپ سونپ دیں ماں کبھی گرنے نہیں دوں گا۔۔۔ ان آنکھوں میں ایک آنسو کا قطرہ نہیں آنے دوں گا۔۔۔ ایک بار۔۔۔ اس بیماری سے لڑیں میرے لیے "چھوٹی کے لیے۔۔۔ وہ پیپر دے کر آئے گی تو ہم اسے ساتھ مل کر ویکم کریں گے۔۔۔"

اور جب نسواء نے رونا شروع کیا تھا وہ ہاتھ جو مننان نے آگے بڑھایا تھا وہ مایوسی میں پیچھے کرنے کی کوشش کی تو نسواء نے مضبوطی سے تھام لیا تھا اس ہاتھ کو۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔ آج کی یہ جیت تمہاری ہے اور تمہارے بچوں کی ہے۔۔۔"

اس ٹرافی کو مننان کے ہاتھ پکڑا کر نسواء نے اپنے دونوں بچوں کے ماتھے پر بوسہ دیا

تھا۔۔۔

"آج کی یہ جیت میرے بچوں کی ہے۔۔۔"

"اب تم نے انٹرنیشنل کمپنیشن میں پارٹی سپیٹ کرنا ہے اور جیتنا بھی ہے۔۔۔"

"جی موم۔۔۔"

"جی ماما۔۔۔"

حورب اور مننان دونوں نے دونوں سائیڈ سے گلے لگا لیا تھا

آپ سب کے لیے اب تک میں وہ سب کر رہی تھی جو نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

ماں۔۔۔ میں جو محنت کر رہا ہوں وہ میں ہمارے لئے کر رہا ہوں۔۔۔ آپ کے لیے چھوٹی"
 "کے لیے۔۔۔ کون ہے ہمارا۔۔۔؟؟ ہم تینوں ہیں ایک دوسرے کے۔۔۔
 "منان بیٹا۔۔۔"

"ایک منٹ ماں آج مجھے کچھ کہنے دیں۔۔۔"

ہاتھوں پر بوسہ لیکر کر منان نے نسواں کو چپ کروا دیا تھا۔۔۔

آپ کو میں ایک کمرے میں بند نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔ میں چاہتا ہوں دنیا آپ کو آپ کے
 نام سے جانے۔۔۔ جتنا بڑا آپ کا نام ہوگا اور چوڑا سینہ میرا ہوگا اتنا لمبا قد میرا ہوگا جتنا
 کامیاب آپ ہوں گی۔۔۔ جتنے قدم زندگی کی طرف آپ بڑھائیں گی ماں اتنے ہی آپ کے
 بچے اس راہ پر چلیں گے۔۔۔

"منان۔۔۔"

بھائی صبح کہہ رہے ہیں ماما۔۔۔ جب تک آپ ہمت نہیں کریں گی ہمیں موٹویشن کیسے
 "ملے گی۔۔۔؟ ہمارے پاس آگے بڑھنے کے لیے مقصد کیا ہیں۔۔۔
 "اف اللہ۔۔۔ تم دونوں کب اتنے بڑے ہو گئے۔۔۔؟؟"

آج بھی ایک آرٹیکل پبلش تھا جس میں ایک ویڈیو بھی تھی۔۔ اس نے اپنی اینزائی کو کنٹرول کرتے ہوئے وہ آرٹیکل پڑھنا شروع کیا۔۔۔

"مسٹر نجیب اپنے دونوں بچوں کو لیکر اپنی وائف کے ساتھ ورلڈ ٹور پر۔۔۔"

اس سے اور پڑھا نہیں گیا تھا۔۔ اس کی نظر بس نجیب پر تھی۔۔۔ جو آج بھی ویسا ہی تھا

"خوبصورت جوان پرہوش۔۔۔"

ایک نظر نسواں نے خود کو دیکھا تھا اپنی حالت کو دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر نجیب کو۔۔۔

تیرے لیے میری عبادتیں وہی ہے۔۔۔"

"تو شرم کر۔۔۔ تیری عادتیں وہی ہے۔۔۔"

"آپ میری پہلی محبت تھے نجیب۔۔۔ میری نادان محبت۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"جی موم۔۔"

"بیٹا آج بھی ڈنر کرنے نہیں آئے۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟"

وہ اندر آکر حذیفہ کے پاس بیٹھ گئی تھی جو کچھ سیکنڈ پہلے اندھیرے میں بیٹھا اس ایک تصویر کو دیکھ رہا تھا جو کچھ دن پہلے اس نے چپکے سے لی تھی اپنے ریسٹورنٹ کی ایک شیف کی۔۔۔

"دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔ بھوک نہیں ہے۔۔۔"

"بھوک کیسے ہوگی۔۔۔؟ وہ شیف ریزائن کر چکی ہیں۔۔۔؟؟ اور مننان بھی۔۔۔"

"آپ۔۔ آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔۔؟ آپ کو کس نے کہا ایسا موم۔۔؟؟؟"

سب رپورٹ ہے مجھے۔۔۔ اتنے سال سے یہی وجہ تھی جو تم شادی سے انکار کر رہے " "ہو۔۔۔؟

"یہ حمزہ نے بتایا آپ کو۔۔۔ اسے تو میں نوکری سے نکال دوں گا۔۔"

وہ موبائل پر کال ملانے لگا تھا جب والدہ نے موبائل کھینچ لیا تھا اور وال پیپر پر وہ تصویر واضح تھی انکے سامنے

"ماشائے یہ تو بہت خوبصورت ہے۔۔۔ لگتا نہیں ہے دو بچوں کی ماں ہے۔۔۔"

حذیفہ صاحب شرمائے تھے اپنی والدہ کی تعریف پر۔۔۔

مگر یہ کب تک چلے گا۔۔۔؟ اتنے سال تم نے ان لوگوں کے پیچھے ضائع کر دیئے کچھ"

"حاصل ہوا۔۔۔؟؟ وہ پرانی امانت ہے حذیفہ اس راستے پر تمہاری کوئی منزل نہیں ہے۔۔۔"

امی کچھ سال پہلے اگر آپ سمجھاتی تو شاید میں پلٹ آتا۔۔۔ مگر اب نسواء کو بھلا دینا"

میرے بس میں نہیں۔۔۔ اس دل کو محبت ہو گئی ہے۔۔۔ وہ میری روح میں اتر گئی

"ہے۔۔۔"

"اس کا انجام کیا ہے۔۔۔؟؟ بیٹا تھک جاؤ گے وہ ابھی بھی نکاح میں ہے کسی کے۔۔۔"

میں انتظار کروں گا اس کا۔۔۔ ابھی وہ لوگ جانا چاہتے ہیں تو چلے جائیں۔۔۔ میری"

"قسمت میں نسواء کا ساتھ ہوا تو اللہ اسے میرا کر دے گا۔۔۔"

سیدھا ہاتھ جیسے کھولا تھا ہاتھ سے خون کا فوارا نکلا تھا۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ میں دبوچے اس پرچے کو اس نے سیدھا کر کے گیراج کے مین آفس کا رخ کیا تھا۔۔۔ جہاں اس کے باس اور گیراج کے اونر نے اسے مبارک باد پیش کی تھی۔۔۔

"سریہ ہے وہ خاکہ جس پر میں نئی گاڑی کو ڈیزائن کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

"یہ۔۔۔ یہ تم نے بنایا ہے۔۔۔؟؟"

وہ شکوہ ہو گئے تھے مننان کی ذہانت اور اس ڈیزائن پر۔۔۔

اٹھ کر مننان کو گلے لگا کر انہوں نے مننان کو شاباشی دی تھی جس کا دھیان صرف اپنی والدہ کی طرف تھا۔۔۔

آپ نے کر دیکھایا ماں۔۔۔ آپ نے آج مجھے ایک نئی زندگی دے دی ہے۔۔۔ آپ کا اونچا نام میری پہچان ہے ماں۔۔۔ بس اسکے بعد آپ کو اور محنت نہیں کرنے دوں گا۔۔۔ اب آپ اپنے بیٹے کی کامیابی دیکھیں گی۔۔۔ اس جہاں کی خوشیاں آپ کے قدموں پر بچھا دوں گا۔۔۔

عمارہ نے اپنے بیٹے پر ہاتھ اٹھا دیا تھا اور روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی تھی۔۔

"کم حیا۔۔۔"

"بٹ ماہیر تمہاری موم۔۔۔"

"ڈونٹ وری انکی کسی کے سامنے نہیں چلتی سو تم ڈرو مت۔۔۔"

وہ اس لڑکی کی ویسٹ پر ہاتھ رکھے اپنے جانب کھینچ چکا تھا۔۔ اس کے ہونٹوں کی طرف وہ جیسے ہی جھکا تھا آفندی صاحب نے غصے سے کھانسی کی تھی وہ ہاتھ پیچھے باندھے آگ بگولا ہو رہے تھے جب ماہ جبین بیگم نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھے ان کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی

اوو آپ بھی جاگ رہے ہیں۔۔۔؟؟ یا مجھ پر نظر رکھ رہے تھے دادا جی۔۔۔؟؟"

"مائی سو کالڈ دادا جی۔۔۔ حیا میٹ مائی ایروگینٹ بگ بی۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔"

انہوں نے ماہیر کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹک دیا تھا جو نشے میں دھت نیچے گرتے ہی بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔

نتیجہ --- نصیب --- اسے اٹھاؤ اور کمرے میں چھوڑ کر آؤ۔۔۔ اور ڈرائیور سے کہو اس "لڑکی کو بحفاظت اسکے کمرے میں چھوڑ کر آئے۔۔"

انہوں نے نفرت بھری نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔ اور وہ خود لیونگ روم میں جا کر بیٹھ گئے تھے اور انکے پیچھے پیچھے انکی بیگم بھی خاموشی سے جا کر بیٹھی تھی

نحبب نے کوئی کمی نہ چھوڑی انکی پرورش میں یہ پھر بھی ایسے نکل آئے ہیں۔۔؟"

"بس دن انکی حقیقت کھلے گی تو کیا گزرے گی ہمارے بیٹے پر۔۔؟؟

ماہ جبین نے سرگوشی کی تھی۔۔۔

اس میں کوئی حیرانگی نہیں ہے اتنا لاڈ پیاد دے کر اس نے اپنی اولاد کو اپنے جیسا بنا دیا ہے۔۔

"مغرور متکبر۔۔ گھمنڈ میں چور شخصیت۔۔۔"

"کیا مننان بھی ایسا۔۔۔"

بس بیگم مننان کا نام کبھی بھولے سے بھی نجیب کے سامنے مت لے لیجئے گا۔۔۔"
اور۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ دونوں زندہ بھی ہوں گے۔۔۔ یاد نہیں کچھ سال پہلے پولیس کی
"رپورٹ نے ظاہر کر دیا تھا کہ اس بس ایکسیڈنٹ میں وہ دونوں بھی تھے۔۔۔"

میٹنگ کے دوران حذیفہ نے نسواں سے ایک سوال کیا جس پر وہ بہت حیران ہوئی تھی "اب کیسی ہیں آپ نسواں۔۔؟؟"

"میں۔۔۔؟؟"

"جی آپ۔۔؟؟"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

وہ شخص اجنبی ہو کر بھی ایک خاص سپوٹ رکھتا تھا نسواں اور اسکے بچوں کی لائف میں۔۔۔

"اور وہ ہمارا ب شیر۔۔؟؟ ابھی بھی دھاڑ ویسی ہی ہے۔۔؟؟"

ہاہاہاہا ہمارے ببر شیر کی دھاڑ پہلے سے زیادہ بلند ہو گئی ہے۔۔ اب تو مجھے بھی ڈرا دیتا"

"ہے۔۔"

"ہاہاہاہاہا۔۔۔"

وہ دونوں بے ساختہ ہنس دیئے تھے جس پر میٹنگ میں بیٹھے لوگ حیران تھے اور وہیں دوسری طرف اپنے کعبین میں بیٹھا ہوا شخص خوش ہو رہا تھا اپنی مانیٹر سکریں میں اپنی مان کو ہنستے دیکھ کر۔۔۔

"سی ای او مننان آمین احمد۔۔۔"

وہ گھبراتے ہوئے کیبن میں داخل ہوئی تھی۔۔ سامنے اس شخص کو دیکھ کر اسکی سانسیں جیسے تھم گئی تھی پچھلے دو سال سے یہی روانی تھی اسکی سانسوں کی مسٹر منان کو دیکھنے کے بعد۔۔۔

ہوا کے جیسے چلتا ہے تو۔۔۔ میں ریت جیسی اڑتی ہوں۔۔۔۔"

"کون تجھے یوں پیار کرے گا۔۔۔ جیسے میں کرتی ہوں۔۔۔"

"سر آپ کی چائے۔۔۔ اور یہ فائٹز۔۔۔"

"آپ کو معلوم نہیں ہے ابھی مسیٹنگ چل رہی ہے میری۔۔؟؟"

"مس منیشہ نوٹ ڈاؤن کیجئے پوائنٹس کو۔۔۔ اور یہ مجھے نیکسٹ آور میں چاہیے۔۔۔"

"جی۔۔۔ جی سر۔۔۔"

وہ نوٹ پیڈ میں جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی تھی مگر۔۔۔ مننان کے چہرے پر پڑنے والی ایک نظر اسکا دھیان پھر سے اوجھل کر چکی تھی۔۔۔ ہونٹوں میں پین دبائے وہ پھر سے اسکے چہرے میں کھو گئی تھی

میں تجھ سے ہی چھپ چھپ کر۔۔۔ تیری آنکھیں پڑھتی ہوں۔۔۔"

"کون تجھے یوں پیار کرے گا۔۔۔ جیسے میں کرتی ہوں۔۔۔"

"مس منیشہ۔۔۔"

وہ چلایا تھا اور ساتھ ہی غصے سے فائل ڈیسک پر دے ماری تھی۔۔۔

ایک جھٹکے سے منیشہ اپنی سیٹ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ زرا سا پاؤں سلپ ہونے پر وہ مننان کی طرف گری تھی اور وہ چائے کا کپ مننان کی فائز پر اور اسکے چھینٹے مننان کی

کچھ دیر بعد جب مننان آفس اور ختم ہونے کے بعد اپنی گاڑی میں بلڈنگ سے باہر نکلا تو کچھ دور فاصلے پر وہ لڑکی بیچ پر بیٹھی بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔۔

گاڑی تھوڑی سی آگے جا کر مننان نے واپس بیک کی تھی اور اسکے سامنے روک دی تھی۔۔۔

"کم ان۔۔۔ اتنی تیز بارش میں یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟"

آپ کی وجہ سے کھڑی ہوں یہاں۔۔۔ آفس سے نکال دیا اور اب آفس ٹرانسپورٹ میں"

بھی نہیں جاسکتی میرا کارڈ بھی چھین لیا اس آنٹی نے۔۔۔

"اور یہاں اتنی بڑی جگہ پر آفس بنا لیا کہ پبلک ٹرانسپورٹ بھی نہیں مل رہی۔۔۔

وہ بڑبڑائے جارہی تھی جب مننان نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ اوپن کیا تھا اس کے لیے۔۔۔

"میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔"

سچ میں۔۔۔؟ اتنی بڑی گاڑی میں۔۔۔؟ یہ ماڈل آپ نے کچھ ویک پہلے تیار کیا تھا"

"نہ۔۔۔؟ ہائے اللہ میں ایک سیلفی لے سکتی ہوں۔۔۔؟"

پیچھے سے کتے کے بھونکنے کی آواز پر وہ بیچ کی طرف بھاگی تھی سب چیزیں پرس میں ڈالے جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

"اب آپ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔ چلائیں گاڑی۔۔۔"

"سپیٹ بلیٹ مس۔۔۔"

نہیں آتی لگانی۔۔۔ میں کونسا روز ان لینڈ کروزر گاڑیوں میں بیٹھتی ہوں میں تو بھی پبلک "ٹرانسپورٹ میں کھڑکی والی سیٹ پر بیٹھ۔۔۔"

اسکے الفاظ ہونٹوں پہ آنے سے پہلے دم توڑ گئے تھے جب مننان آگے جھکا تھا وہ سیٹ
بلٹ لگاتے ہوئے اور جھکا تو اسکے ہونٹ منیشہ کے بارش میں بھگیے کندھے سے جیسے
ہی ٹچ ہوئے تھے اسکی سانسیں رک گئی تھی

وہ بے ساختہ مننان کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی پہلی بار اتنے قریب سے۔۔۔

تو جو مجھے آ ملا۔۔۔ سینے ہوئے سر پھرے۔۔۔"

"ہاتھوں میں آتے نہیں۔۔ اڑتے ہیں لمحے میرے۔۔"

بے خودی میں اسکی انگلیاں مننان کے چہرے کو چھونے کے لیے جیسے ہی آگے بڑھی
مننان پیچھے ہو گیا تھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی تھی اسکا ہاتھ ہوا میں رہ گیا تھا۔۔۔

میری ہنسی تجھ سے میری خوشی تجھ سے --- تجھے خبر کیا بے خبر --- " جس دن تجھ کو نہ دیکھوں -- پاگل پاگل پھرتی ہوں ---

”کون تجھے یوں پیار کرے گا جیسے میں کرتی ہوں۔۔۔“

"مس منیشہ۔۔۔ یہ بس سٹاپ یہاں سے بس لیکر آپ گھر چلی جائیے گا۔"

"مگر سر کچھ فاصلے پر ہی میرا گھر ہے۔۔"

"ہاں مگر میں آپ کا پرسنل ڈائریور نہیں ہوں۔۔"

—

—

ماننا پڑے گا نجیب آفندی۔۔۔ اپنے گھر کی عزت بچانے کے لیے تم سات سمندر پار "آگئے۔۔۔ میرے پیسے ساتھ لیکر آئے ہو۔۔۔؟؟

سنسان روڈ پر گاڑی روک کر وہ سیٹ سے نوٹوں سے بھرا ہوا بیگ اٹھا کر باہر نکلے تھے

"تم جیسا دلال اس بات کو نہیں سمجھ سکتا۔۔ تمہارا واسطہ نہیں پڑا۔۔۔"

نجیب نے بیگ کو درمیان میں رکھ کر اس آدمی کو غصے سے کہا تھا جو سگریٹ جلائے

اسے دیکھ رہا تھا

میرا واسطہ عزت سے نہ پڑا ہوا مگر تمہاری عزت دار بیوی سے ضرور پڑا تھا۔۔۔ ویسے کیسی "

"ہے میری بیوٹیفل عمارہ۔۔۔؟؟

"یو باسٹرڈ۔۔۔"

نجیب نے غصے سے اس کے منہ پر مکا مارا تھا اور مارتا ہی چلا گیا تھا جب تک کہ اس کا منہ خون سے نہ بھر گیا ہو

"او۔۔۔ معافی۔۔۔ معذرت۔۔۔"

وہ ہاتھ جوڑتے پیچھے ہوا تھا۔۔

"یہ پیسے پکڑ اور وہ تصاویر اور وہ سب ثبوت دو۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔"

اس نے جیکٹ کی جیب سے گن نکال کر نجیب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

نجیب آفندی تمہاری آدھی موت تو یہاں آتے آتے مر گئے ہو گئے۔۔۔"

تمہاری بیوی کی عزت جو داؤ پر لگی ہوئی تھی۔۔۔ ہاہاہا آدھی موت تمہیں میں مار دوں
"گا۔۔"

وہ دونوں ابھی گھٹم گھٹا ہو رہے تھے جب پاس سے ایک گاڑی ہارن دیتے ہوئے گزری۔۔
بیک سیٹ پر بیٹھی فائزز میں گم نسواء اس شخص کو نہیں دیکھ پائی تھی مگر نجیب کی نظر
اس پر پڑ گئی تھی۔۔۔ جو کچھ سوچ سمجھنے کی حالت میں نہ تھا۔۔۔ وہ گاڑی جیسے ہی

"مارو اسے۔۔۔ گاڑی کو ڈیمبیڈ کر دو پوری طرح۔۔۔"

"ڈیم اٹ۔۔۔"

اس آخری آدمی کو بھی بُری طرح زخمی کر دیا تھا نجیب نے۔۔۔ ان سب کو وہ وہاں سے بھگا چکا تھا۔۔۔ مگر خود زخمی اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے وہ زمین پر جیسے ہی بیٹھا تھا اسکے لبوں سے بے ساختہ ایک ہی نام نکلا تھا۔

"انسواء۔۔۔ میں جانتا تھا تم زندہ ہو۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 153
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

آپ انہیں بعد میں بھی ڈھونڈ سکتے ہیں مگر اگر وقت میں یہ گولی نہ نکالی گئی تو آپ کی "جان بھی جاسکتی ہے۔۔"

وہ اور آرام سے جواب دیتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر چکی تھی۔۔ بات کرتے ہوئے نظریں جھکائے ہوئے تھی مغربی لباس میں دیکھ کر نجیب حیران ضرور ہوا تھا سلوار سوٹ میں۔۔۔ گلے میں دوپٹہ لیا ہوا تھا چہرے پر گلاسز لگی ہوئی تھی جو نظر کی تھی جسے بار بار وہ ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔ وہ جس قدر دکھنے میں نرم مزاج لگ رہی تھی اس قدر ہی اس نے فاسٹ ڈرائیو کی تھی اس وقت۔۔

مجھے ہسپتال لے جانے کا فائدہ کوئی نہیں ہے یہاں سٹرائیک چل رہی ہے سب کچھ "بند ہے آج کے دن۔۔۔"

"جی مجھے معلوم ہے سر۔۔۔"

وہ سگنل پر جیسے ہی رکے تھے اپنے دوپٹے کا ایک حصہ کاٹ کر اس نے نجیب کے زخمی بازو پر باندھ کر اسے حیران کر دیا تھا

"اس سے خون بہنا کم ہو جائے گا۔۔۔"

ویسے کسے ڈھونڈ رہے تھے آپ۔۔؟؟ کچھ بتائیے۔۔ میں اپنے بھائی سے کہوں گی وہ چند "منٹوں میں ڈھونڈ نکالے گے۔۔"

ہاہا۔۔۔ یہاں میں سالوں میں ڈھونڈ نہیں پایا اور تمہارا بھائی منٹوں میں ڈھونڈ نکالے۔
"اگ۔۔۔؟ نائس جوک۔۔۔"

اس کے لہجے میں طنز تھا جس پر غصہ ہونے کے بجائے وہ لڑکی ہنس دی تھی جب گاڑی ہسپتال کے باہر کی تو سب کچھ بند تھا۔۔۔ روڈ خالی تھی پارکنگ خالی تھی۔۔ اور نجیب نے اس لڑکی کو دیکھا تھا اور بے ساختہ ہنس دیئے تھے اس لڑکی کی خاموشی پر۔۔۔

"اس کنٹری میں سڑائیک کا مطلب سڑائیک ہی ہوتا ہے بچے۔۔۔"

اس آخری لفظ پر وہ بہت شکوہ ہوئے تھے مگر اس وقت سب سے زیادہ حیران ہوئے تھے جب گارڈ نے گیٹ اوپن کیا تھا ہسپتال کا۔۔۔

وہ گاڑی جیسے ہی اندر داخل ہوئی تھی وارڈ بوائے سٹریچر لیکر پہلے ہی کھڑے ہوئے تھے۔۔

"انہیں جلدی سے آپریشن ٹھیٹر میں لے جائیں میں وہی آرہی ہوں۔۔۔"

وہ سٹریچر جیسے جیسے ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا وہ لوگ نجیب کو اندر لے گئے تھے جو باضد ہو گئے تھے

تب اس لڑکی نے نجیب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔

پلیز سر۔۔۔ اُجتنی جلدی اندر جائیں گے اتنی جلدی ہی ٹھیک ہو کر واپس گھر اپنی فیملی

"میں بھی جاسکے گے۔۔۔"

وہ ابھی بات کر رہی تھی جب دو ڈاکٹر پیچھے سے آکر انکے پاس کی تھی

"ڈاکٹر حورب سب ٹھیک تو ہے۔۔؟"

"جی۔۔۔ آپ انہیں آپریشن ٹھیٹر میں لے جائیں۔۔۔ یہ آپریشن میں ہی کروں گی۔۔۔"

"ڈاکٹر حورب۔۔۔؟"

نجیب نے ایک بار پھر سے اس لڑکی کا نام لیا تھا جس نے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی تھی۔۔۔

"جی ڈاکٹر حورب سر۔۔۔ آپ بے فکر کر جائیے اندر۔۔۔"

آپریشن ٹھیٹر میں وہ واحد ڈاکٹر تھی جو سب سے زیادہ کانفیڈنٹ تھی۔۔۔

مگر کندھے سے گولی نکالنے لگی تھی اسکے ہاتھ کانپ گئے تھے۔۔۔ نجیب کی بند آنکھیں اسے ایک الگ درد محسوس کرنے پر مجبور کر رہی تھی

"ڈاکٹر حورب۔۔۔ آریو آلائٹ۔۔۔؟ اگر آپ کمفرٹ ایبل نہیں تو ہم۔۔۔"

"نووو اٹس اوکے۔۔۔"

زخم پر سٹیچیز کرنے کے بعد وہ ماسک اتارے وہیں کھڑی رہی تھی کچھ دیر۔۔۔

"جب انہیں ہوش آجائے تو مجھے انفارم کر دیجئے گا۔۔۔ لازمی۔۔۔"

وہ یہ کہہ کر چلی گئی تھی۔۔۔

جی ماما میں نے نماز پڑھ لی تھی کھانا بھی کھا لیا تھا۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی آپریشن سے "فارغ ہوئی۔۔۔"

جی ماما ایم سو سوری۔۔۔ مجھے تھوڑا لیٹ ہو جائے گا۔۔۔"

ہا ہا ہا بھائی کے گارڈز سایہ کی طرح سر پر سوار ہوتے ہیں میری سکیورٹی کی فکر مت کیجئے۔۔۔"

"ڈاکٹر حورب وہ پيشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔"

ماما مجھے ابھی جانا ہوگا۔۔۔ سو سوری۔۔۔ لوو یو۔۔۔ اپنی میڈیسن وقت پر کھا لیجئے گا۔۔۔"

بھائی کو بھی بتا دیجئے گا ورنہ ہاسپٹل سر پر اٹھا لیں گے۔۔۔"

"ہا ہا ہا او کے۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

وہ جلدی سے لیب کوٹ پہنے سپیشل وارڈ کی جانب بڑھی تھی جس کے ساتھ والا روم اس نئے پڈیشنٹ کو آلاٹ کیا گیا تھا۔۔۔

"تم لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہا مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔"

کانچ ٹوٹنے کی آواز نے حورب کو الرٹ کر دیا تھا جلدی سے دروازہ کھولے وہ اندر داخل ہوئی
تمھی۔۔۔

“ ”

"یو۔۔۔ کیا کیا ہے مجھے۔۔۔ میں نے کہا تھا۔۔۔"

آپ پورے ہاسپٹل کو ڈسٹرب کر رہے ہیں سر۔۔ آپ خاموشی سے لیٹے رہیں۔۔ سر۔۔
 "آپ انہیں سوپ پیلا کر میڈیسن۔۔۔"

اور حورب کی بات سچ ثابت ہوئی تھی جب نجیب سے سیدھا ہاتھ اٹھایا نہ جاسکا تھا
 "سی۔۔۔؟؟ اب منہ کھولیں۔۔۔"

کچھ سیکنڈ میں نجیب نے ہار مانتے ہوئے منہ کھولا تو وہ آہستہ آہستہ سوپ پیلانا شروع
 ہو گئے تھے سپون سے۔۔۔

"ویسے۔۔۔ آپ ڈھونڈ کسے رہے تھے۔۔۔؟؟"

"میری بیوی کو۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟؟ وہ آپ کو چھوڑ گئی ہیں۔۔۔؟؟"

"نہیں۔۔۔ میں نے اپنی زندگی سے نکال دیا تھا۔۔۔"

نجیب نے سرگوشی کی تو حورب کی آنکھوں میں ایک الگ نفرت ابھری تھی
 تو آپ اب کیوں ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔؟؟ جانے والے واپس آجاتے ہیں مگر نکالے
 جانے والے لوٹ کر واپس نہیں آتے۔۔۔ انکی آنا انہیں پیچھے مڑنے نہیں دیتی
 "سر۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"ہاہاہا۔۔۔ نجیب۔۔۔ ہاہاہا گدگی ہو رہی ہے۔۔۔"

نجیب نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا

"سیریلیسلی نسواء۔۔۔؟؟ کچھ اور ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔"

"لائک کیا ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔؟؟"

نجیب کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اس نے آہستہ آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

"میرے پیار کرنے پر آپ مدہوش ہو جاتی۔۔۔ مچلتی بہکتی۔۔۔ مہکتی۔۔۔"

وہ باری باری اسکی آنکھوں پر بوسہ دے رہا تھا اور پھر اسکے رخسار پر محبت کی مہر چھوڑتے ہوئے وہ اسکی گردن پر جیسے ہی بوسہ دینے کے لیے جھکا تھا نسواء کے قہقہے پھر سے روم میں گونجنے لگے۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔ یا تو آپ میری گردن کو سکپ کر دیں یا پھر اپنی بیرڈ کو کم کریں۔۔۔ چبھ رہی ہیں۔۔۔

ہا ہا ہا آہاں۔۔۔ اب تو خیر نہیں ہے۔۔۔ اور کچھ دن پہلے کون میری بیرڈ کی تعریف کر رہا تھا۔۔۔؟؟ اب کون بچائے گا والٹی۔۔۔

وہ ایک بار پھر سے گردن پر جھکا تھا اس بار اپنے گال کو جیسے ہی نسواء کے نیک سے ٹچ کیا تھا اسے گدگدی نہیں ہوئی تھی اسکے ہاتھوں کی گرفت نجیب کے بالوں میں مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

نجیب۔۔۔

بھاگا بھاگا پھرتا ہے یہ دل۔۔۔ جانے ایسی کیا ہے مشکل۔۔۔
تیرے بنا جیتا نہیں ہے۔۔۔ تو تو میری سانسوں میں شامل۔۔۔

میری تنہایاں دُ سے مجھے سوہنیا۔۔۔"

"ہوں گی رسوائیاں تیرے دل کی سوہنیا۔۔۔"

پانی کا گلاس نسواء کے ہاتھ میں تھما کر انہوں نے کچھ ٹیبلٹس بھی دی تھی جو کھانے کے بعد نسواء نے پانی کا سیپ لیا تھا

تم نہیں سمجھ سکتی سحرش۔۔ وہ شخص جنون کی حد تک عشق کرتا ہے مجھ سے۔۔۔"

نجیب کی محبت میں وہ شدت ہے کہ اپنے بیٹے کو بھی کبھی کبھی برداشت نہیں کرتے۔۔

"ہا ہا ہا آہاں۔۔؟؟ بیڈروم معاملات تو بہت ڈسٹرب ہوئے ہوں گے۔۔؟؟"

ڈاکٹر دوست نے ٹیز کرتے ہوئے نسواء کا موڈ چیلنج کرنا چاہا تھا۔۔

اس لیے تمہارے پاس آئی ہوں۔۔ مجھے اور میڈیسن دو جسے کھا کر اتنی انرجی آسکے کہ یہ بار بار سر درد نہ رہے۔۔ میں نجیب کو اور زیادہ خود سے دور نہیں کر سکتی۔۔

"میں اس دوری میں اور پاگل ہو رہی ہوں۔۔ سو پلیز۔۔۔ کچھ اور بھی دو۔۔۔"

نسواء۔۔۔ نسواء۔۔۔ ریلیکس۔۔۔ یہ کینسر ابھی سٹارٹ ہے۔۔ جو علاج ابھی شروع کیا یہ تو کچھ بھی نہیں جو اذیت آگے جا کر مل گی تمہیں۔۔ اور تم کہہ رہی ہو ابھی سے بوجھ ڈال دوں دوائیوں کا۔۔؟؟ چننا ایسے نہیں ہوتا۔۔ اس لیے کہہ رہی ہوں نجیب بھائی کو بتا دو۔۔"

نسواء ہاتھ چھڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

مجھے یاد ہے دادی بے ساختہ ہنس دی تھی میرے ساتھ۔۔۔

وہ دن تھا جس دن میں نے اپنے شوہر کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔
کیونکہ میں خود بھی پر امید نہیں تھی کینسر جیسی بیماری سے بچ نکلنے میں۔۔

مجھے یاد ہے جس دن میں ہاسپٹل سے گھر آئی تھی پورے مینشن کو سب سے سنورے دیکھ
میں دنگ رہ گئی تھی۔۔ جہاں تک مجھے یاد تھا آج کے دن کوئی تہوار کوئی فنکشن نہ تھا۔۔
جب میں ملازموں کے جھڑمٹ سے گزرتے ہوئے اوپر جانے لگی تھی اس وقت میری
نظر دادی کے کمرے میں پڑی جو رو رہی تھی مجھے دیکھ کر۔۔
میں بیڈروم میں جانے کے بجائے سیدھا دادی کے کمرے میں گئی تھی

دادی کیا ہوا آپ اس طرح کیوں رو رہی ہیں۔۔؟ مننان ٹھیک ہے۔۔؟ آپ کو کچھ "ہوا۔۔؟ کسی نے کچھ کہا۔۔؟؟"

دادی کا ہاتھ پکڑ کر میں انہیں انکے روم میں لے گئی تھی دادی کو جیسے ہی بیڈ پر بٹھا کر انکے پاس بیٹھی وہ میرے گلے لگ کر زار و قطار رونے لگی اور ایک ہی بات کہہ رہی تھیں۔۔۔

"اپنا گھر بچا لو بیٹا۔۔ بچا لو اپنے گھر کو۔۔۔"

"دادی آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔؟ کیا ہوا ہے میرے گھر کو۔۔؟"

"نسواء۔۔ اپنے شوہر کو بچا لو۔۔ کسی تیسرے کو اپنا گھر برباد کرنے مت دینا۔۔"

اور جب میں نے انکی بات سن کر انکی آنکھوں میں دیکھا میں انکی آنکھوں میں دیکھ کر ایک بات سمجھ گئی تھی جو پچھلے کچھ ماہ سے نجیب کی لاپرواہی مجھے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی اور میں دوائیوں کے نشے میں ہر ایک ہنٹ کو درگزر کر رہی تھی۔۔۔

"نجیب کہاں ہے۔۔؟؟؟"

میرے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا

"اوپر کمرے میں۔۔۔ نسوا۔۔۔"

دادی روتے ہوئے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے ماتھے سے لگا چکی تھی

اب کے وہ درد جو دادی کی آنکھوں میں تھا وہ میرے دل میں ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔

چڑھتی ہوئی ہر سیرھی میرے قدموں سے جان نکال رہی تھی میں آج اپنے کمرے میں

جاتے ہوئے ڈر رہی تھی گھبرا رہی تھی

میرا سانس ایسے آ رہا تھا جیسے اب بند ہو جائے۔۔۔ ریٹلنگ کا سہارا لیئے میں میں اپنے بیڈروم

تک پہنچ گئی تھی۔۔

جب اندر داخل ہوئی تو دروازہ بند کیئے اس پر سر رکھ لیا تھا آنکھیں بند کر لی تھی

کیونکہ نجیب کے کپڑے بستر پر پڑے دیکھ لیئے تھے میں نے۔۔۔

مجھے دیکھتے وہ ایک ہی جملہ بولے تھے وہ جملہ جو کوئی بیوی کبھی نہ سننا چاہے گی۔۔

وہ جملہ جو آپ کے ہنستے بستے گھر کو آگ لگا دے اور کوئی آگ لگانے والے کو کچھ نہ کہہ سکے۔۔۔ کچھ بھی نہ۔۔۔

میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ وہ میرا شرعی حق ہے نسواں آپ مجھے روک نہیں "سکتی۔۔"

دل میں ہزار گلے شکوے تھے۔۔ ہزار باتیں تھی پر میں اپنے شوہر نامدار کا چہرہ تکتی رہ گئی تھی۔۔

میری زندگی کے پانچ سال جو میں نے اس شخص کے ساتھ گزار دیئے مجھے جہاں جس راستے چلایا گیا میں چلتی رہی۔۔

نجیب نے دن کو رات کہا تو میں نے رات سمجھا۔۔۔ رات کو صبح کہا تو میں نے صبح سمجھا۔۔

میں نے ان پانچ سالوں میں کبھی کسی ایک بات کے لیے نجیب کو انکار نہ کیا۔۔ اور جب نجیب نے کہا میں انکے حقوق انہیں نہ دے پائی تو میری زبان پر میری بیماری آتے آتے رہ گئی۔۔

کیا میاں بیوی کا رشتہ بستر کی ان چادروں تک مقیم رہتا ہے --؟
وہ سوال جو میں خود سے پوچھ رہی تھی میں اس پل نجیب سے پوچھنا چاہتی تھی --
مگر میرے شوہر کا خوبصورت چہرہ مجھے سب کچھ ہی بھلا چکا تھا --
نجیب کو اپنے حصار میں لیئے انکی گردن پر میں نے جیسے ہی اپنے ہونٹ رکھے تھے نجیب
کے پاؤں کمرے سے باہر جاتے رک گئے تھے ---
اور اس دن ہماری شادی میں پہلی بار میں نے اپنی محبت قسمیں اور وعدوں سے زیادہ
اپنے وجود کو اپنے شوہر کے سامنے پیش کر دیا --
اپنی عزت نفس کو -- اپنی آنا کو --- وہ محبت بھرے کچھ گھنٹے نجیب کی بانہوں میں
گزرے تو یقین ہوا کہ میں نے واپس پا لیا اپنے شوہر کو ---
نجیب کے سینے پر سر رکھے ایک گہری نیند سو چکی تھی میں --
اس بات سے بے خبر کہ میں لڑنے سے پہلے ہی ہار گئی تھی ---
خود کو تنہا پایا اس بستر پر تو اپنا وجود کسی بازاری عورت سے کم نہیں لگا تھا مجھے ---

اس بستر کے کور میں خود کو لپیٹے ہاتھروم کے شاور میں خود کو اس شیشے میں دیکھ رہی تھی اپنے آپ سے ایک عجیب سے نفرت ہونے لگی تھی مجھے۔۔

کیوں۔۔؟؟ میں نے اپنے شوہر کو اپنا آپ سونپا تھا تو کیا ہوا اگر وہ مجھے بازاری بنا گیا۔۔؟ میں اپنے ہی جواب سے مطمئن نہیں تھی کیوں۔۔؟؟

یا اللہ کیوں۔۔۔ اللہ میں تو پچھلے دو سال سے اس بیماری کی اذیت میں تھی۔۔

اللہ میں نے کسی نامحرم کو نہیں دیکھا بات نہیں کی چاہت نہیں کی۔۔

اللہ میں نے بس اپنے شوہر کو سب سمجھا۔۔۔ اللہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔۔؟؟ پہلے

وہ بیماری اور پھر شوہر کی بیوفائی۔۔؟؟ اللہ کیسے برداشت کر سکوں گی میں۔۔

بیماری تو سہ گئی پر سوتن۔۔؟؟ اپنے رشتے میں شراکت۔۔؟؟

اللہ ایسا کیوں ہوا۔۔؟؟

میں نے اس دن پہلی بار اپنے رب سے شکوے کیئے شکایتیں کی کسی نا سمجھ بچے کی

طرح۔۔۔

باتھروم کے وال کے ساتھ ٹیک لگائے کتنے گھنٹے میں روتی رہی۔۔۔ کبھی اپنی قسمت پر تو کبھی ہمارے رشتے کے نصیب پر۔۔۔ اور کبھی اپنے مننان پر۔۔۔

وہ کچھ دن عذاب تھے۔۔۔ میں اور میرا بیٹا ایک کمرے میں بند ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔ میں نجیب سے زیادہ اس فیملی پر ناراض تھی جو بار بار مجھے آکر کہہ رہے تھے کہ میں سواغت کروں نجیب کی دوسری بیوی کا۔۔۔

وہ ایک بہو کی ذمہ داریاں بتا رہے تھے مگر ایک بیوی کے ارمان کچل کر وہ مجھے نصیحتیں کر رہے تھے

انہیں معلوم نہ تھی میں نجیب کی بیوی ہی نہیں انکے بچے کی ماں بھی ہوں انکی محبت بھی ہوں۔۔۔

میں کیسے شراکت برداشت کر لیتی۔۔۔

اس رات کے بعد میں نے خود کو مننان کے روم میں شفٹ کر لیا تھا۔۔۔ میرا بیٹا۔۔۔

میرا مننان۔۔۔

کیسے کوئی مرد اپنی ہی اولاد کو قصور وار ٹھہرا سکتا ہے۔۔؟

اس دن میں نے عورت کو ہی دوسری عورت کو چپ کرواتے ہوئے اسے دباتے ہوئے دیکھا تھا۔۔ اور پھر میری نظر اس نئی نوپلی دلہن پر پڑی تھی میرے شوہر کی دوسری بیوی میرے شوہر کی سیکریٹری۔۔۔ کتنا نکھار دیا تھا اسے میرے نجیب کی محبت نے۔۔ کہاں غلط ہوتی ہے بیوی۔۔؟ کہاں بدگماں ہو جاتا ہے شوہر۔۔؟ کہاں رشتہ خراب ہوتا ہے۔۔؟؟ کہاں موقع دیتی ہے بیوی کہ شوہر سوتن لے آئے۔۔؟ وہ مجھے اس لمحے میرے حال پر نہیں چھوڑ رہے تھے وہ مجھے اپنی زندگی سے اپنے گھر سے نکال رہے تھے تاکہ میں رینگتے رینگتے واپس انکے قدموں میں آؤں اور اپنا لوں اس عورت کو جس نے میرا شوہر چھین لیا مجھ سے۔۔؟؟ نہیں تھا اتنا ظرف نہیں تھی نسواء اتنی مضبوط۔۔۔ نسواء بہت کمزور تھی اس لیے تو شوہر کو واپس نہ پاسکی۔۔۔ اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑے میں اپنے سسرال سے نہیں اس جنت سے باہر نکالی گئی تھی جسے میں نے سینچا تھا مجھے نہیں پتہ تھا اتنی محبت اتنے سالوں کی محبت بھی نہیں دیکھتے مرد جب ظالم بننے پر آجائے۔۔۔

"بیک ٹو پریزنٹ"

"اما۔۔۔ وااااووو اتنی مزیدار خوشبو آرہی ہے آج کیا سپیشل بن رہا ہے۔۔۔
حورب کچن میں داخل ہوتے ہی شاک ہوئی جب اس نے اپنی ماں اور بڑے بھائی کو
ایک ساتھ کوکنگ کرتے ہوئے دیکھا۔۔
"ڈبل واوو۔۔۔ آج کیا کوئی سپیشل اکیژن ہیں۔۔۔؟"
"آج ہماری گریٹا کا برتھ ڈے ہے۔۔۔"

وہ دونوں سائیڈ پر ہوئے تو کیک پر حورب کی نظر پڑی وہ دونوں کے گلے لگی تھی بھاگتے ہوئے۔۔

سیریسلی۔۔؟؟ میں پورا دن ایویں ہی دیو داس بنے گھوم رہی تھی کہ آپ دونوں کو میری "سالگرہ یاد نہ رہی۔۔۔"

حورب کی آنکھیں صاف کر کے نسواء نے اسکے ماتھے پر بوسہ لیا تھا۔۔
"بس بیوٹیفل لیڈیز بس چلیں کیک کاٹے۔۔"

ڈائننگ ہال میں جیسے ہی وہ دونوں آئے تھے حورب کو لیکر سب ملازم اور ورکرز پہلے ہی سجدے ہوئے ٹیبل کے پاس تھوڑا پیچھے کھڑے تھے۔۔۔

"پپی برتھ ڈے مس حورب۔۔۔"

"چلو بیٹا کیک کاٹ لیتے ہیں۔۔۔"

منان جیسے ہی سامنے آیا تھا ملازم ڈر کے پیچھے ہوئے تھے۔۔ اور نسواء نے منان کو آنکھوں سے اشارہ کیا تھا جس کے بعد اسکے چہرے پر تھوڑی سی مسکان آئی تو اس نے تمام ملازمین کو آگے آکر حورب کو وش کرنے کی پریش دی تھی۔۔۔

"پہلے ڈرا دیتے ہیں بھائی پھر کہتے ہیں آگے آجاؤ۔۔۔ ماما دیکھا نہ آپ نے۔۔۔ آؤچ۔۔۔"

حورب کا کان جیسے ہی کھینچا تھا اس نے نسواء دونوں کو ایک دوسرے سے پیچھے کر دیا تھا

"ماں آپ نے دیکھا کیسے ٹانگ کھینچ رہی۔۔۔"

"آپ کی اتنی بڑی ٹانگ کیسے کھینچ سکتی۔۔۔ ماما اتنے بڑے کیوں ہو گئے ہیں یہ۔۔۔؟؟"

"ہا ہا ہا ہا ہا اب تو میں بھی کندھے سے نیچے ہی آتی ہوں۔۔۔"

نسواء اور حورب نے جیسے ہی پوائنٹ آؤٹ کیا تو مننان کے چہرے پر بے ساختہ ہنسی آ گئی

تھی

کیک کاٹنے کے بعد حورب نے سب سے پہلے نسواء کو دیا تھا اور پھر مننان کو۔۔ اور پھر مننان نے ہلکی سی بائٹ نسواء کی طرف کی تھی۔۔ ماتھے پر بوسہ دینے کے بعد اس نے اپنے گلے سے لگا لیا تھا اپنی ماں کو۔۔۔ وہ ایسے ہی تھا کوئی موقع نہیں چھوڑتا تھا ماں کی آغوش میں اسے سکون ملتا تھا اسکا بے چین دل چین پا لیتا تھا۔۔

"ویسے کتنے بڑے ہو گئے ہو۔۔؟؟"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

یہ لاسٹ ہے۔۔ اگر تم نے پیسے نہ دیئے تو میں ذمہ دار نہیں ہوں۔۔ جس سے مال "میں لیتی ہوں وہ اور ادھار نہیں کریں گے۔۔۔"

وہ اس پیکٹ کو لیکر کوریڈور سے با تھروم کی طرف جانے لگی تھی جب ہانی نے اسے روک لیا تھا

"خبردار جو تم نے کالج میں یہ حرکت کی آگے ہی پرنسپل کو شک ہو گیا ہے مجھ پر اگر تم "نشے میں دھت کہیں گرمی پڑی ملی تو رسٹیکیٹ کر دیں گے ہمیں۔۔"

وہ اسے زبردستی پکڑ کر لے جانے لگی تھی جب شہزاد نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا تھا

تمہیں پتہ نہیں ہے میں کون ہوں۔۔؟؟ میں نجیب آفندی کی اکلوتی بیٹی ہوں کس میں "

"اتنی ہمت ہے کہ مجھے نکالے۔۔؟؟ میرے پاپا ٹرسٹی ہیں اس انسٹیٹیوٹ کے۔۔

سیریسلی۔۔؟؟ تم امیر باپ کی بیٹی ہوگی پر میں نہیں ہوں شہزادہ مت کرو ورنہ کھینچ "

"لوں گی۔۔"

او کے او کے سوری۔۔۔ سوری۔۔۔ میں گھر جا کر لے تو لوں مگر وہ بڑھی دادی ہر وقت "سر پر سوار رہتی ہیں۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔ تمہاری موم کس لیے ہیں۔۔۔؟"

"انکی تو بات ہی ناکرو۔۔۔ وہ ہوں اور ماہیر بھائی۔۔۔ ان دونوں کو کوئی یاد بھی ہے۔۔۔"

شہزادہ سگریٹ جلانے والی خالی کلاس روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

"ماہیر بیٹا ایک بار آفس چلے جاؤ بس ایک بار۔۔۔ نجیب کا غصہ کم ہو جائے گا۔۔۔"

آپ کو ان کی اتنی پرواہ کیوں ہے۔۔۔؟؟ آپ جانتی بھی ہیں کہ وہ کیا گل کھلا رہے ہیں۔۔۔؟؟

"میں کچھ سننا نہیں چاہتی وہ کیا کرتے ہیں کیا نہیں۔۔۔"

عمارہ چہرے کے آنسو صاف کیئے منہ پھیر چکی تھی

"نجیب تمہارا خرچہ بند کر دیں گے ماہیر۔۔ تم اپنے باپ کو نہیں جانتے۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

سب نوٹ ڈاؤن کر لیا ہے اب میں پوچھ لوں کہ آپ سب کنٹریز کے نیوز پیپرز کیوں "منگواتی ہیں۔۔؟؟"

منیشہ نے وہ بات پوچھ ہی لی تھی جس کا جواب نہیں دیا تھا نسواء نے اسکی نظر ایک مخصوص کاغذ کے ٹکڑے پر تھی جس میں بڑی سی تصویر تھی۔۔۔ اس شخص کی جسے دیکھے ایک عرصہ ہو گیا تھا۔۔

مگر پہلو میں ایک نیا چہرہ دیکھ کر نسواء کے لبوں پر ایک ہنسی چھا گئی تھی۔۔۔

اب آپ اتنا نیچے گر گئے ہیں کہ بیٹی کی عمر کی لڑکیوں کے ساتھ آفئیر چلا رہے ہیں۔۔۔؟؟

میم۔۔۔؟ کب سے بول رہی ہوں اُسن رہی ہیں۔۔۔؟ کیا میں زیادہ بولتی ہوں۔۔۔؟"
آپ کو پتہ ہے مننان سر نے مجھے کہا ہے میری سیلری ڈبل کر دیں گے اگر میں انکے
سامنے چپ رہا کروں گی۔۔۔

کیوں اس شخص کی وجہ سے آپ مجھے رد کر رہی ہیں۔۔ آپ کو ڈر ہے وہ ایک بار پھر سے " ہمیں برباد کر دیں گے۔۔؟؟ ماں وہ شخص اب ایک بال بھی نہیں کھاڑ سکتے "ہمارا۔۔ وہ۔۔

نسواء کا ہاتھ اٹھ گیا تھا۔۔۔

وہ شخص باپ ہے تمہارا۔۔ فارگوڈ سیک۔۔۔ آج کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔؟؟ یہ تربیت کی "تمہی میں نے۔۔؟؟ مننان۔۔۔

وہ میرا باپ نہیں ایک ظالم شوہر ہے جس نے اپنی بیوی پر سوتن لادی۔۔ اپنے بیٹے "کو گھر سے نکال دیا۔۔۔ وہ شخص میرا دشمن ہو سکتا ہے پر باپ نہیں۔۔۔

نسواء کا پھر سے ہاتھ اٹھ گیا تھا۔۔ اور وہ روتے ہوئے اپنے ہی کعبین سے نکل گئی تھی اور پھر آفس سے باہر چلی گئی تھی

"ماں۔۔۔۔"

مننان بھی کعبین سے باہر بھاگا تھا سٹاف جو نسواء کو اس حالت میں دیکھ کر رک گیا تھا وہ سب مننان کو دیکھ کر پھر سے اپنے اپنے کام پر لگ گئے تھے مننان کے غصے کا شکار

"...ماں"

"ڈیم اٹ۔۔۔ پیچھے جاؤ۔۔۔ اکیلا مت چھوڑنا۔"

پاکستان تو میں ضرور جاؤں گا۔۔۔ نجیب آفندی کو بتانے کے بزنس ورلڈ میں انکی برابری "کا انکا رائیول آچکا ہے۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

میں آپ کا سایہ اپنے بچوں پر پڑنے نہیں دوں گی نجیب۔۔۔ مننان کبھی بدلے کی آگ " میں نہیں جلے گا۔۔ میری بیٹی کبھی باپ کا ایسا روپ نہیں دیکھے گی جو آج میں دیکھ چکی "ہوں اس نیوز پیپر میں۔۔۔

وہ اور سپیڈ تیز کر چکی تھی گاڑی کی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے
وہ حیران تھی آج مننان کے منہ سے بولے جانے والے الفاظ پر اتنے سال سے وہ جب
کوشش کرتی تھی مننان سے بات کرنے کی مننان ٹال جاتا تھا۔۔
مگر آج نجیب کو لیکر جو باتیں اس نے کی نسواء کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اتنی نفرت کیسے
ہو گئی اسکو نجیب سے۔۔۔

میں نے تو ہر بات پر اپنے بچوں کی تربیت اس تربیت سے الگ کی جو نجیب اور انکی "فیملی نے بچوں کو دینی تھی۔۔"

میں ایسے منافقت سے بھرے لوگوں میں کیسے رہنے دیتی اپنی بچوں کو۔۔؟؟

منان کی آواز ایسے گونجی تھی دو گاڑیاں اس وقت بری طرح ٹکرائی

"---ماں---ماں---ماں"

وہ چلا رہا تھا --- اسکی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح بہہ رہے تھے ---

اور وہ ایمبولینس سیدھا حورب کے ہاسپٹل کی جانب بڑھی تھی

★ ★ ★ ★ ★

جو ویل چئیر پر آنے کے بعد بھی ہمت نہیں ہاری تھی۔۔ پچھلے دو ماہ وہ سامنے بیٹھی اس عورت کو دیکھ رہا تھا جس نے ایک خاص مقام بنا لیا تھا اسکے دل میں۔۔

"مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی آپ دونوں کو ساتھ دیکھ کر۔۔"

مسٹر متین کی بات پر جہاں نسواء شک ہوئی تھی وہی حذیفہ ہنس دیا تھا

"بس دعا کریں سب سے پہلے آپ کا ہی منہ میٹھا کرواؤں گا۔۔"

حذیفہ نے آہستہ آواز میں مسٹر متین کو کہا تھا جس کی بات سن کر نسواء نے آنکھیں دیکھائی تھیں۔۔

تھوڑی دیر میں مسٹر متین چلے گئے تھے اور وہ دونوں بھی۔۔ نسواء کی پرائیویٹ سرونٹ

جیسے ہی ویل چئیر کا ہینڈل پکڑنے لگی تھی حذیفہ نے روک دیا تھا۔۔

"کیا کچھ دیر آپ سے بات نہیں ہو سکتی نسواء۔۔؟؟"

"میں جانتی ہوں آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں۔۔"

"صرف ایک ڈنر۔۔ اسکے بعد میں واپس چلا جاؤں گا۔۔"

"اتنی جلدی۔۔؟؟ مننان کی برتھ ڈے آرہی ہے رک جاتے۔۔۔"

وہ باتیں کرتے کرتے لیفٹ کے سامنے آگئے تھے عین اسی وقت حذیفہ کو کسی کی کال آگئی۔۔۔

"امی کی کال آگئی بس ایک منٹ۔۔۔"

وہ جیسے ہی وہاں سے دور گئے تھے ایک اور شخص اسی جگہ آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ جس کا پہلے دھیان اپنے موبائل کی طرف تھا۔۔

اور جب نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ حیران رہ گیا۔۔۔

"نسواء نجیب آفندی رک جاؤ وہیں۔۔۔"

نجیب کی اونچی آواز نے اسکے وجود کو پتھر بنا دیا تھا اس وقت۔۔۔

اسکی بیک نجیب کی طرف تھی۔۔۔ اور سامنے لگے ہوئے لفٹ کے شیشے میں اسے نجیب کا وجود جیسے ہی نظر آیا تھا اسکی گرفت مضبوط ہو گئی تھی اس ویل چئیر پر اور اس نے ایک بٹن سے چئیر کو سٹارٹ کر دیا تھا ابھی بھی اسکی بیک نجیب کی طرف تھی وہ لفٹ بند ہونے لگی تھی جب نجیب نے اپنے شوز سے اسے روک دیا تھا اور ڈور پھر سے اوپن ہو گیا تھا اسکا۔۔۔

مجھے لگا تھا آپ دنیا کی بھیڑ میں کہیں کھو گئی ہوں گی۔۔۔"

مجھے لگا تھا کہ آپ مجھ سے جدا ہو کر کوئی بہت ہی اچھی زندگی گزار رہی ہوں گی

مجھے لگا تھا کہ مجھے ٹھکرا کر آپ نے خود پر بہت احسان کیا ہوگا۔۔۔

مجھے لگا تھا نسواں الگ ہونے کا فیصلہ کسی ٹھوس وجہ پر لیا ہوگا۔۔۔

سوچ رہا تھا کہ اتنے سال میں ایک بار آپ میرے در پہ آئیں گی یا چھت کی بھیک مانگیں گی یا ننان کی اچھی زندگی کے لیے چند روپے۔۔۔

اور جب آپ نہیں آئی تو میں اس بات کو ماننے پر مجبور ہو گیا تھا کہ زندگی گزار رہی ہوگی اس لیے آپ کو میری ضرورت محسوس نہ ہوئی۔۔۔

مگر یہ کیا۔۔۔؟؟ آپ معذوروں کی طرح اس ویل چئیر کے سہارے اس حال میں اس ہوٹل کی لوبی میں تنہا۔۔۔؟؟

معلوم ہوتا ہے کہ شوہر سے جدا ہو کر زندگی نے آپ کو آپ کی حیثیت بتا دی

"نئی۔۔۔؟؟"

”انسواء۔۔۔“

میاں بیوی۔۔؟؟ لیکچر اچھے دیتے ہیں آپ مسٹر نجیب۔۔۔"

وہ شوہر جو جسموں کی ہوس میں اس قدر آگے نکل گیا کہ اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ کسی عورت کو اپنی بیوی کی برابری پر لے آیا تھا۔۔۔؟؟

شوہر۔۔۔؟؟؟ خود کو کہتے ہیں۔۔۔ ویسے کیسی جارہی ہے دوسری بیوی اور بچوں کے ساتھ زندگی۔۔۔؟؟؟ بیڈروم میں زندگی رنگین تو رہتی ہوگی۔۔۔؟؟؟ میری طرح دوسری والی بھی تو حق تلفی نہیں کرتی ہوگی۔۔۔؟؟؟

"نسواء۔۔۔۔"

نجیب نے آنکھیں بند کر لی تھی۔۔۔ جب نسواء نے بے رخی سے اپنی آنکھیں صاف کی تھی

"ہاتھ چھوڑ دیجئے مجھے جانا ہے۔۔۔۔"

وہ آنکھیں کھول کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ غصے سے چہرہ لال ہو گیا تھا نجیب کا۔۔۔

رسی جل گئی بل نہیں گیا۔۔۔؟؟؟ آج کیا حیثیت ہے آپ کی پھر بھی آنا نہیں مر رہی "آپ کی۔۔۔؟؟؟ کیا ہے آپ کے پاس نسواء۔۔۔۔؟؟؟"

میرے پاس میری خودداری ہے۔۔۔ میرا مننان ہے نجیب۔۔۔ آپ کے پاس کیا "ہے۔۔۔؟"

ہا ہا سب کچھ ہے میرے پاس۔۔۔ میرا بیٹا ہے ایک خوبصورت بیٹی ہے۔۔۔ اور میری "عمارہ ہے۔۔۔ آپ کو کیا لگا تھا۔۔۔؟ مجھے چھوڑ جائیں گی تو مر جاؤں گا۔۔۔؟"

آپ کیوں مرتے میرے جانے سے۔۔۔؟ مرتے وہ ہیں جو محبت کرتے ہیں۔۔۔ کیا "آپ نے کبھی محبت کی تھی۔۔۔؟"

نجیب کے جتنے الفاظ اسے تکلیف پہنچا چکے تھے نسواء کی ایک ہی بات نے نجیب آفندی کو چپ کروا دیا تھا۔

"نسواء۔۔۔"

مجھے معلوم تھا کہ آپ کو محبت نہیں نجیب۔۔۔ یقین جانئے۔۔۔ اب مجھے بھی محبت "نہیں رہی۔۔۔ اور مبارک ہو آپ کو آپ کی پرفیکٹ فیملی۔۔۔"

ویل چئیر آٹویٹک تھی ایک بٹن پریس کرنے پر وہ ٹرن ہو گئی تھی۔۔۔

"نسواء۔۔۔ میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔"

حذیفہ کی دور سے آتی آواز نے نجیب کو شاکڈ کر دیا تھا۔۔۔

وہ سب سے زیادہ شاکڈ اس وقت ہوا جب حذیفہ نے ویل چئیر کو پکڑ کر پوری طرح لفٹ میں اینٹر کر دیا تھا۔۔۔

میں نے آج آپ کو بتایا نہیں اس ڈریس میں آپ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔"

"آج ڈنر ڈیٹ کینسل تو نہیں کریں گی۔۔۔؟؟"

وہ بات کرتے کرتے لفٹ میں لے گئے تھے چئیر کو۔۔۔

لفٹ بند ہونے سے پہلے نسواء نے اس شخص کی نظروں میں دیکھا تھا۔۔۔ جس کی آنکھوں میں شکست دیکھی تھی اس نے پہلی بار وہ ناکامی وہ بار دیکھی تھی۔۔۔

حذیفہ باتیں کرتا جا رہا تھا۔۔۔ مگر نجیب کی نظریں نسواء اور نسواء کی نظریں نجیب پر تھی۔۔۔

لفٹ کا ڈور جیسے ہی بند ہوا تھا۔۔۔ نجیب کی لیفٹ آئی سے وہ پانی کا قطرہ بھی آنکلا تھا۔۔۔

اور اسکے بعد ایک اور قطرہ۔۔۔ نجیب نے اپنے آنسو کو ہاتھوں میں لیئے پھر اسی بند دروازے کو دیکھا تھا۔۔۔

اور اسے احساس ہوا تھا۔۔۔ نجیب آفندی کی آنکھوں میں پہلی بار آنسو تھے۔۔۔

نہیں آپ جائیں۔۔۔ میں مینج کرلوں گی یہ دیکھ نہیں رہے ساند جیسے گارڈ رکھے ہیں"

"ننان نے۔۔"

حذیفہ بے ساختہ ہنسے تو نسواء اسکے چہرے کو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔ کتنے سال اس چہرے کو اس نے سنجیدہ دیکھا اسے ابھی بھی وہ شام یاد تھی جب اس شخص نے مننان کے لیے آسانیاں پیدا کر دی تھیں کہ مننان کے خواب کو پورا کرنے کے لیے اپنے ریسٹورنٹ سیل پہ لگا دیئے تھے۔۔۔

"_ _ _ _ _"

گارڈ بھی اپنی ہنسی کنٹرول کر رہے تھے چہرہ پھر بھی سخت تھا۔۔

وہاں سب ہی خوش تھے مگر کوئی تھا جو یہ سب برداشت نہیں کر پار رہا تھا خاص کر نسواء کا حذیفہ کو دیکھنا۔۔

کچھ منٹ میں حذیفہ جیسے ہی وہاں سے گئے نسواء کی ویل چئیر پارکنگ کی طرف لے جانے کی کوشش کی تو نسواء کی نظر فرسٹ فلور فٹ ویئر شاپ پر گئی جہاں رکھے ہوئے شوز دیکھ کر اسے خریدنے کی خواہش جاگی مننان کے لیے۔۔۔

"آپ گاڑی نکالے میں وہیں آتی ہوں۔۔"

"پر میم۔۔"

"پر ور کچھ نہیں۔۔۔"

وہ سختی سے کہتے ہوئے چئیر کا بٹن پریس کر چکی تھی وہ نظریں تعاقب کر رہیں تھی نسواء کا۔۔ مگر گاڑی پر بھی باقاعدہ نظر رکھے ہوئی تھی

اور جب نسواء نے شوز خرید کر پمٹن کر دی تو وہ باکس اپنی گود میں رکھ لیا تھا وہ بہت خوشی سے اس باکس کو دیکھ رہی تھی۔۔

اس سے وہ جوتے مننان کے لیے خریدے تھے اور وہ شخص یہ سوچ کر غصے سے آگ بگولا ہو رہا تھا کہ نسواء نے کسی اور کے لیے خریدے۔۔

نساء تھوڑی دیر میں شاپ سے نکل کر پھر ایک لفٹ کی طرف بڑھی تھی اسے آگے پارکنگ کے لیے جانا تھا جہاں گارڈ انتظار میں تھے جو انڈر گراؤنڈ فلور پر تھی وہ لفٹ کے زریعے جیسے ہی لاسٹ فلور پر گئی اسے دیکھتے ہی وہ شخص بھی اپنے سیکورٹی گارڈ کے کان میں کچھ کہہ کر گراؤنڈ فلور کی طرف چل دیا تھا

"جب تک نہ بلاؤں کوئی میرے پاس نہیں آئے گا اور ان لوگوں کو سنبھالوں۔۔"

نساء کے گارڈز کی طرف اشارہ کر کے وہ تو وہاں چلا گیا

"سم باڈی پلیز کال فائر برکیڈ ار جنٹلی۔۔"

"فائر۔۔۔ فائر۔۔"

بہت سی آوازیں سن کر نساء نے پیچھے دیکھا تھا۔۔

"میم آپ چلیں جلدی۔۔"

وہ گارڈ اسے گاڑی کی طرف لے جانے کو تھے جب نساء نے انہیں منع کر دیا

"آپ پلیز اوپر جا کر مدد کریں۔۔ وہاں بچے بھی ہیں۔ جلدی جائیں۔۔"

"ایم سوری میم ہماری ذمہ داری اس وقت آپ ہیں۔"

"اگر نہیں گئے تو میں خود چلی جاؤں گی۔"

اور تینوں چاروں لوگوں نے نسواں کی طرف دیکھا تھا نسواں کی ضد اور اسرار پر وہ لوگ اوپر کی سائیڈ پر بھاگے اور پلر کے پیچھے چھپا ہوا شخص آہستہ قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا نسواں کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئی تھی شاید وہ پہچان گئی تھی ان قدموں کی آہٹ کو یا پھر اس کا دل۔۔ جو تیز تیز دھڑک رہا تھا

"نسواں۔۔۔"

پیچھے سے جیسے ہی اس نے چئیر ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر نسواں کے کانوں میں سرگوشی کی تو نسواں کی گرفت مضبوط ہوئی۔۔

"نجیب۔۔۔"

نجیب چہرے کو اور پاس لے گیا تھا تھا بالوں کی مہک محسوس کرتے ہوئے نسواں کے کانوں کی لو کی اپنے لبوں سے جیسے ہی چھوا نسواں کی انگلیاں اس بٹن کو پریس کرنے لگی تھی جب نجیب نے کرسی کو اپنی طرف موڑ دیا تھا

”انسواء۔۔۔۔۔“

"نجیب۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 208
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/923061756508)

کر اسے اسکی جگہ پر روک دیا۔۔ مدہوشی میں بند آنکھیں کھول کر اس نے نسواء کے ہاتھ اور پھر اسکی طرف دیکھا

"خوبصورت بیوی ہے خوبصورت بچے ہیں۔۔ پھر معذور عورت کی ہوس کیوں ہو رہی۔۔؟"

"ہوس۔۔؟؟ ڈیم اٹ یہ محبت ہے میری۔۔"

وہ چلاتے ہوئے پیچھے ہو گئے تھے

محبت۔۔؟؟ کتنوں لوگوں یا کتنی عورتوں سے محبت ہے آپ کو۔۔؟ آپ کی دوسری"

بیوی عمارہ یا آفس سیکریٹری۔۔؟ یا وہ ماڈل جس کے ساتھ راتیں رنگین کرتے آئے ہیں

اتنے سالوں۔۔؟؟ سیریلی محبت نجیب۔۔؟ محبت لفظ آپ جیسے بے وفا کے منہ سے

"سن کر اس لفظ سے نفرت ہو رہی۔۔"

اس شخص کی ذاتی زندگی کے بارے میں بتا کر وہ اسے تو شاکڈ کر چکی تھی مگر نجیب کو

غصہ اس بے وفا لفظ پر آیا تھا۔۔۔ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر نسواء کے کندھوں کو مضبوطی

سے پکڑے اس بار وہ ان دونوں کے ہونٹوں کے درمیان کا فاصلہ ختم کر چکے تھے اتنے

سالوں کے بعد۔۔۔ انکے اس بوسے میں بلا کی سختی تھی وہ غصہ اتارنے کی کوشش

"انساء"

"وہ رہا۔۔۔ پکڑو اور مار دو۔۔۔"

"کون ہو تم۔۔"

"آہ۔۔۔"

وہ سر پر ہاتھ رکھے گھٹنوں کے بل گرا۔۔

"نجیب۔۔۔"

وہ چلائی مگر نجیب کے بازو سے پکڑ کر وہ لوگ نسواء کی چٹیر سے دور لے گئے تھے۔۔۔

نجیب۔۔۔ وہ بے بسی سے چلائی جب ان لوگوں نے ایک بار پھر نجیب کی کمر پر اس "سٹک سے وار کیا۔۔

"چھوڑ دو انہیں۔۔ کیوں مار رہے ہو۔۔ حمید، جارج۔۔"

وہ اپنی گود سے وہ چادر اتارے قدم چٹیر سے نیچے رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

زمین پر گرنے کے بعد بھی وہ رینگتے ہوئے نجیب کے پاس پہنچ رہی تھی

"نجیب۔۔۔"

اب اسکی آواز پر نجیب نے سر اٹھا کر دیکھا تھا جو خون بہنے سے چکرانے لگا تھا۔۔۔

وہ ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا جب کسی نے نسواء پر بھی وار کر دیا تھا۔۔

"یو باسٹرڈ۔۔۔ لٹیو ہر۔۔"

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ نسواں کے ماتھے سے نکلتے خون دیکھ کر۔۔۔

"کیا کہا تھا مجھے مار دے گا۔۔۔؟؟ میں تجھے مارنے لگا ہوں۔۔۔"

وہ آدمی نجیب کے سر پر گن رکھ چکا تھا مگر نجیب کی نظر بس نسواں پر تھی جو باقی کے دو لوگوں سے خود کو بچا کر اسکی جانب بڑھ رہی تھی وہ کبھی نسواں کی ویل چٹیر کو دیکھ رہا تھا

وہ اپنی بیوی کے اس روپ پر حیران رہ گیا۔۔۔ کچھ دیر پہلے تو اس نے عمارہ کی اپنے

دوسرے بچوں کی تعریف کر کے جلانے کی کوشش کی تھی کچھ دیر پہلے تو اس نے معذور

کہہ کر تذلیل کی تھی اور وہ اپنی حالت کو بھی درگزر کر کے اسکی مدد کو آگے بڑھی تھی
نجیب نے سر نیچے کر لیا تھا جب اسکی آنکھیں بھر گئیں۔۔۔

وہ بڑبڑائی تو اور ہوٹنگ ہوئی۔۔ مگر ایک دم سے سب منیشہ کے پیچھے کھڑے مننان کو دیکھ کر اپنی اپنی سیٹ اور کین میں بھاگ گئے تھے

"یا اللہ۔۔ ایسا سانپ تب ہی سونگھتا ہے جب کھڑوس۔۔۔"

آنکھیں بند کیئے وہ پیچھے مڑی تھی

ایسا ممکن نہیں کہ آپ میری سیلری میں سے پانچ سو کاٹ لیں اور میری آنکھیں کھلنے"

"سے پہلے اپنے کین میں چلے جائیں۔۔؟ پلیز پریٹی پلیز۔۔۔"

وہ آگ بگولا ہو رہا تھا اس لڑکی کی بدتمیزی اور اسکے لیے کھڑوس لفظ کے چناؤ پر۔۔

"یو۔۔۔"

مننان نے جیسے ہی انگلی اسکی طرف اٹھائی تو ساتھ کھڑا مننان کا پارٹنر ہنسنا شروع ہوا۔۔

"ہاہاہاہا سیریل سلی کھڑوس۔۔؟ اور تو سننے دیتا۔۔ مزہ آرہا تھا۔۔"

شٹ اپ۔۔ اینڈ یو مس منیشہ۔۔۔ بریک فاسٹ بریک بند آج سے آپ کی آپ اس"

"وقت میں صرف سٹور روم کی فائز کو ترتیب دیا کریں گی۔۔"

"پر سر وہ تو ہزاروں کی تعداد۔۔۔"

اس نے کوٹ کی پاکٹ سے رومال نکال کر دیا تھا منیشہ کو جو روتے ہوئے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

وہ ٹھیک ہیں میم آپ بھی ریسٹ کیجئے ایسے تو آپ تھک جائیں گی۔۔ میں ڈاکٹر حورب کو "انفارم کردوں۔۔؟؟"

نہیں بالکل نہیں۔۔۔ مت بتانا دراصل یہ مجھے روڈ پر شاپنگ مال کی پارکنگ پہ ملے زخمی "حالت میں۔۔۔"

وہ۔۔۔ ایک چولی۔۔۔ "انساء کو کچھ بھی بہانہ نہیں مل رہا تھا جھوٹ بولنے کے لیے۔۔۔"

اُس اوکے میم۔۔ میں بس فکر مند ہو رہی تھی۔۔ اینڈ ڈونٹ ورری ڈاکٹر حورب کو کچھ۔۔
 "نہیں بتاؤں گی۔۔ یہ میڈیسن ٹائم پر لینی ہے آپ نے اگر جلدی ٹھیک ہونا ہے تو۔۔۔
 پریسکریپشن دے کر وہ ڈاکٹر وہاں سے چلی گئی اور جانے کے وہ پھر سے تنہا تھی اس
 شخص کے ساتھ۔۔ جو ابھی بھی بے ہوش تھا۔۔۔"

"نخب"۔۔۔

"وفا نہ راس آئی۔۔۔ تجھے او 'ہرجائی'۔۔۔"

وہ لفٹ کا بٹن پریس کر کے وہاں سے چلی گئی تھی جاتے ہوئے اس کے دل میں ایک بار یہ ضرور آیا تھا وہ ایک آخری بار نجیب کا چہرہ دیکھ لے مگر اگلے ہی لمحے مننان کا چہرے اسکی آنکھوں کے سامنے آگیا تھا۔۔

خدا حافظ۔۔۔

"میڈم پلیز اب چلیں مننان سر کی کال بار بار آرہی ہے۔۔"

"شٹ۔۔۔ جلدی جلدی چلو۔۔۔"

وہ لوگ رکنے کے بجائے اور تیز ہوئے تھے

"سیریلیسی ماما۔۔؟ پہچان لیا ہے میں۔۔"

وہ جلدی سے آگے آئی اور نسواء کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی تھی

"حورب بیٹا میں ٹھیک۔۔"

آپ نے جان بوجھ کر مکمل بینڈیج نہیں کروائی نہ۔۔؟ تاکہ ہمیں پتہ نہ چل جائے۔۔؟؟

اسکی آنکھ سے آنسو کا قطرہ نکل کر نسواء کے ہاتھ پر گرا تھا۔۔

"ایم سوری میری جان۔۔ اب میں ٹھیک ہوں"

حورب کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرے نسواء نے تسلی دی

جی بالکل وہ تو نظر آ رہا ہے۔۔ یہ ٹھیک ہیں آپ۔۔؟؟ اتنا ڈیپ کٹ لگا ہے۔۔ اور یہ

دیکھیں۔۔۔ کس ڈاکٹر سے ٹریٹمنٹ کروایا۔۔؟؟ آپ کو سر پر چوٹ آئی۔۔ اور تم

"لوگ۔۔؟؟"

وہ جتنی مسکرائی تھی نسواء کی ویل چئیر دیکھ کر اتنا ہی وہ غصے سے لال ہو رہی تھی ماں

کے سر پہ زخم دیکھ کر۔۔۔

اب آپ یہیں رہیں۔۔ میں جوس بھیج رہی ہوں اور ساتھ دوائی درد نہیں ہوگا۔"

"ہم ساتھ گھر چلیں گے۔۔۔"

حورب کے پیجر پر ایمر جنسی کا نوٹیفیکیشن جیسے ہی آیا تھا وہ ماں کا چہرہ چوم کر اچھے سے اجازت لیکر گئی تھی

سر آپ کی دادی کو کل رات ہی ہارٹ اٹیک آیا ہے پلیز ہمیں اب واپس چلنا چاہیے"

"اس سے پہلے کہ گھر سے کوئی آئے۔۔"

نجیب نے نظریں اٹھا کر کمرے میں دیکھا تھا جہاں کوئی نام و نشان نہ تھا نسواء کا دادی ٹھیک ہیں۔۔؟؟ اور نسواء۔۔۔ نسواء کہاں ہے۔۔؟ وہ ٹھیک۔۔ ٹھیک تو"

"ہے۔۔؟؟"

نجیب مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔ کچھ دیر میں اسکا پرائیویٹ جیٹ اسے وہاں سے لے جا چکا تھا۔۔۔ مگر اسکے دل و دماغ میں فقط ایک ہی چہرہ ایک ہی نام گردش کر رہا تھا۔۔۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"یہ سیکیور کیا میری ماں کو۔۔؟ یہ حفاظت کی۔۔؟؟ اسکے لیے منہ بھرتا ہوں تمہارا۔۔؟؟؟"

وہ شرٹ کی آستین چڑھاتے ہوئے سرونٹ کواٹر میں داخل ہوا تھا۔۔

"سر میم نے۔۔۔"

"یو باسٹرڈ۔۔۔ زیرہ سیکیورٹی۔۔ اوپر سے مجھے جواب دیتے ہو۔۔"

وہ تو وہ مننان تھا ہی نہیں جو کچھ منٹ پہلے اپنی ماں کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہا تھا۔۔

مننان کے پیچھے پیچھے اسکا دوست جو اسکا یہ روپ دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا۔۔

"مننان۔۔۔"

"یو سٹے آؤٹ آف دس۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔"

مننان کا غصہ اسکا ہر گارڈ خاموشی سے برداشت کر رہا تھا اسکی مار وہ چپ چاپ سہہ رہے تھے۔۔۔

ایک لمحہ ایسا آیا جب اسکا جنون اسکی وحشت۔۔ ہاتھوں میں خون اور وہ زخمی لوگوں کے درمیان اس ماں کا غرور اسکا مان اسکا بھرم گرا پڑا تھا

"مننان۔۔۔"

ماں۔۔۔" نیچے سے اٹھا کر وہ راڈ مننان نے نسواء کی گود میں رکھ دیا تھا"

آپ پلیز مجھے سزا دیں۔۔۔ مجھے ماریں مگر مجھ سے منہ نہ پھیریں ماں۔۔۔ ایم سوری"

"معاف کر دیجئے۔۔۔ پلیز۔۔۔"

نسواء کے ہاتھوں کو ماتھے سے لگائے وہ سر جھکا چکا تھا اپنی ماں کے سامنے اسکے آنسو
 نسواء کے ہاتھوں کو مکمل بھگو چکے تھے وہ بچوں کے جیسے معافی مانگ رہا تھا نسواء اسے
 معاف کرنا چاہتی تھی لیکن اسکے اصول اسکی پرورش نے اسے مجبور کر دیا تھا اپنے ہاتھ پیچھے
 کھینچنے پر۔۔۔"

یہ میری تربیت نہیں تھی مننان کسی کو نقصان پہنچانا سزا دینا۔۔۔ کسی کا بُرا سوچنا۔۔۔ کرنا"

تو دور کی بات ہے۔۔۔ تم تو ہر لمحہ میرے سامنے رہے تھے میرے بیٹا پھر تمہیں کیا
 "ہوا۔۔۔؟ کب اتنے ظالم بن گئے۔۔۔"

"ماں۔۔۔"

"جب تک انکے زخم بھر نہیں جاتے تب تک میرے سامنے مت آنا۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"---کچھ ماہ بعد۔۔۔"

"ماہیر چھا گیا ہے یار۔۔۔ اتنی زبردست پارٹی --- مزہ آگیا۔۔۔"

"ماہیر آئٹم چیک کر۔۔۔ ریڈ سلوار سوٹ میں۔۔"

وہ جس طرف دیکھ رہے تھے اسی ڈائریکشن سے فائزر پکڑے منیشہ اس وینیو میں داخل ہوئی تھی جہاں کوئی پارٹی چل رہی تھی جب منیشہ نے مننان کو فون کیا تو اس نے سیکنڈ

"بچھی پڑی ہے عاشقی تیرے قدموں میں۔۔۔"

"وااااا۔۔۔ نور ہے بس نور ہے ان نظروں میں۔۔۔"

اس نے ہاتھ اٹھا دیا تھا جو ماہیر نے پکڑ لیا تھا

منیشہ کو کھینچ کر اپنے دوستوں کی طرف پھینکا تھا۔۔۔

"کم آن لیٹس ڈانس۔۔۔"

وہ اسکے گرد دائرے کی صورت میں ایسے ہوٹنگ کرنے لگے تھے منیشہ بار بار اوپر شیشے کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں مننان کی میڈنگ چل رہی تھی مننان بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔۔

"پلیز سر نیچے دیکھیں۔۔۔"

مننان کی نظریں تو نیچے نہیں پڑ رہی تھی ماہیر کی نظریں اس سے ہٹ نہیں رہی تھی

"کم آن۔۔۔ ڈانس کرو۔۔۔"

یہ کہتے وہ اور آگے ہوا تھا۔۔۔

روپ کے جلووؤں کی ہائے کیا بات ہے۔۔۔"

"اک گناہ کردوں گناہ کی رات ہے۔۔۔"

ماہیر کہتے ہی منیشہ کا منہ ہاتھ میں دبوچ لیا تھا۔۔۔

کم آن۔۔۔ پیسے دوں گا ریٹ بتاؤ۔۔۔" وہ فاصلہ جو ماہیر کم کرنا چاہتا تھا وہ کسی اور نے

مزید بڑھا دیا۔۔۔ جو کوئی اور نہیں مننان خود تھا۔۔۔

ماہیر کو ایک مکا مار کر وہ منیشہ سے بہت دور کرچکا تھا

"گاڑی میں جا کر بیٹھو۔۔۔"

"پر سر۔۔۔"

"ایک بار میں سمجھ نہیں آتا۔۔۔؟"

وہ چلایا تو منیشہ ڈر کے ایگزٹ کی طرف بڑھی جب ماہیر کے دوست نے اسکا ہاتھ پکڑا

"اتنی بھی کیا جلدی ہے تمہارا عاشق زیادہ دیر ٹک نہیں پائے گا۔۔۔ کیوں ماہیر۔۔۔؟"

ماہیر نے مننان پر وار کیا تھا۔۔۔ ان دونوں کی مسلسل لڑائی رہی اور مننان پھر اس کے

دوستوں کو بے رحمی سے مار رہا تھا جب مننان کا ہاتھ کسی نے پکڑ لیا تھا۔۔۔

"سرپلیز۔۔۔ چلیں یہاں سے۔۔۔ آپ نہیں جانتے وہ کون ہے۔۔۔"

"کوئی بھی ہو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔ چلیں مس منیشہ۔۔۔"

وہ منیشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے باہر لے جانے لگے تھا جب مینیجر نے نام لیا

"سر وہ نجیب آفندی کا بیٹا ہے ماہیر آفندی۔۔۔"

بس یہ سننے کی دیر تھی مننان شاک ہوا وہ کیسے نہ پہچان سکا اسے۔۔۔؟ شاید وہ ڈم لائٹ

کی وجہ سے۔۔۔

آج کے بعد کسی لڑکی کے بدتمیزی کرنے کی کوشش کی کسی لڑکی کا ہاتھ پکڑنے کی " کوشش کی اسکی مرضی کے بغیر تو ہاتھ توڑ دوں گا۔۔۔ چاہے تم کسی منسٹر کی اولاد ہی " کیوں نہ ہو۔۔۔

اسکی باتوں نے سامنے والے کا امیج اس قدر ڈیمینڈ کر دیا تھا اپنی باتوں سے کہ وہ تالیوں کی گونج اپنی گاڑی تک سن رہا تھا

"گاڑی میں بیٹھو۔۔۔"

وہ منیشہ کو بٹھا کر اپنے پرسنل گارڈ کی طرف بڑھاتا تھا۔۔۔

اسکا ہیڈ آف سیکیورٹی آفیسر جیسے ہی اسکے پاس آیا تھا نجیب نے کالر سے پکڑ کر اسے اس شیشے کی ونڈو کے ساتھ پن کر دیا تھا

کس نے میرے بیٹے کی یہ حالت کی ہے۔۔؟ مجھے اس باسٹرڈ کا نام چاہیے۔۔ مجھے وہ "ماہیر سے بھی بُری حالت میں نظر آئے۔۔"

"سر۔۔ یہ لڑائی کسی لڑکی کی وجہ۔۔"

مجھے وجہ نہیں چاہیے وہ باسٹرڈ چاہیے۔۔ کس کی ہمت ہوئی نجیب آفندی کے بیٹے پر "

"ہاتھ اٹھانے کی۔۔؟؟ وہ یہاں کیوں نہیں ہے میرے قدموں کے نیچے۔۔؟؟"

نجیب نے اپنے ہی گارڈ کو بینچ پر پھینک دیا تھا

"نجیب بیٹا کنٹرول کرو خود پر۔۔۔"

نجیب کے والد نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو نجیب نے ان کا ہاتھ بھی جھٹک دیا تھا

کنٹرول کرو۔۔؟؟ اس حرام۔۔۔ نجیب گھر کی عورتوں کی طرف دیکھ کر چپ ہو گیا تھا "

"گالی دیتے دیتے۔۔۔ مجھے بس وہ چاہیے۔۔۔"

کیسے لا دوں۔۔؟؟ وہ کوئی راہ چلتا شرابی نہیں ہے سر۔۔۔ میں بتا رہا ہوں اس لڑکی "

"کے پیچھے ہوئی جس کو ماہیر سر حاصل کرنا چاہتے۔۔۔

تو وہ لڑکی 'بھی' لیکر آؤ اسکی فیملی لیکر آؤ۔۔۔ ماہیر کی آنکھ کھلنے سے پہلے وہ یہاں ہو۔۔۔"

"اگر وہ لڑکی ماہیر کی پسند ہے تو رشتہ کی بات کرو۔۔۔ ورنہ قیمت لگاؤ۔۔۔

گارڈ نے ہونٹ سے خون صاف کر کے نجیب کی آنکھوں میں دیکھا تھا

آپ کو بیٹا نشے میں دھت اس لڑکی کے ساتھ بدتمیزی کر رہا تھا۔۔۔"

وہ لڑکی سیکریٹری ہے اس کی جس نے آپ کے بیٹے کو اتنا زخمی کر کے ہسپتال پہنچا

دیا۔۔۔

وہ بزنس کی دنیا میں آنے والا نیا نام ہے۔۔۔ اور اسکا نام کافی ہے اسکی کامیابی کی داستان

"بتانے کے لیے۔۔۔"

وہ گارڈ کہتے ہوئے جانے لگے تھے جب نجیب نے اسکو گریبان سے پکڑا تھا

"نام کیا ہے اس باسٹرڈ کا۔۔؟؟"

"میرے پاس لیکر آؤ اسے۔۔۔"

سر ہماری کمپنی پچھلے کچھ ماہ سے ان سے اپاؤنٹمنٹ لینے کی کوشش کر رہی ہے جو "ناممکن ہے اگلے سال تک۔۔۔"

ڈیم اٹ وہ مجھے میرے سامنے چاہیے۔۔۔ ہر حال میں۔۔۔ ایسے نہیں مانتا تو اسکی "
"کمزوری پکڑو۔۔۔ اور اسے۔۔۔"

سرنیکسٹ منتھ ایک بال ایونٹ ہے۔۔ وہاں سب بزنس مین آرہے ہیں اور وہ بھی "وہاں موجود ہوں گے۔۔۔"

تو میں انتظار کروں اس کا۔۔؟ یہاں میرا بیٹا اسکی وجہ سے دیتھ بیڈ پر موجود ہے اور تم "اکہ رہے ہو کسی پارٹی کے انتظار میں بیٹھوں۔۔؟؟؟

اس گھٹیا آدمی کو ہم پکڑ لیں گے بیٹا ابھی گھر کی خواتین کے سامنے ایسے بات نہ "ا کرو۔۔ عمارہ کی حالت دیکھو۔۔ اس کے پاس جاؤ اسے تسلی دو۔۔

نجیب نے طیش میں آکر پوچھا تھا۔۔۔

"کیا مطلب کیا کر رہی ہے۔۔؟ بہو ہے اس گھر کی بڑی بہو۔۔ اپنے بیٹے کے پاس۔۔۔"

"ہمارے خاندان کی بڑی بہو نسوا ہے۔۔۔"

نجیب آفندی کی آواز گونجی تو وہ سب کی توجہ حاصل کر چکی تھی

"نجیب۔۔۔"

جی -- آپ نے ٹھیک سنا نسواء میری بیوی -- آپ کی بڑی بہو -- بہت جلدی واپس "

"لے آؤں گا اسے ---"

یہ کیا بکواس کر رہے ہو نجیب --؟ تمہارا بیٹا اس حالت میں ہے تمہاری بیوی رو رو کر "

ہلکان ہو گئی ہے اور تم اس عورت کی بات کر رہے ہو جو تمہیں چھوڑ گئی تھی --- ٹھکرا گئی

"تھی --"

نجیب کی والدہ نے اپنے بیٹے کو بازو سے پکڑ کر اپنی بات سختی سے کی --

وہ -- میرا اور میری بیوی کا نجی معاملہ ہے آپ درمیان میں نہ آئیں -- نسواء کے اور "

"میرے درمیان کوئی بھی آیا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا --"

نجیب نے آخری بات عمارہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہی تھی

اور ماہیر پر جس نے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی دیکھیے گا میں اس کے ہاتھ توڑ کے رکھ "

"دوں گا۔۔"

وہ اپنا موبائل نکالے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

نسواء۔۔ ہماری نسواء کی بات کر رہا تھا نجیب۔۔؟؟ وہ زندہ ہے۔۔ مننان کیسا ہے کہاں " "ہے۔۔؟ مجھے مننان کو دیکھنا ہے۔۔

دادی کی بے چینی نے اور آگ بگولا کر دیا تھا کچھ لوگوں کو۔۔

"بھائی صاحب میری بات سنئے گا۔۔۔"

نجیب کے چچا جان نے دوسرے بھائی کے کان میں کچھ الفاظ کہے اور وہ دونوں آفندی صاحب کو تسلی دے کر چلے گئے تھے آفس واپس۔۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے ذیشان بھائی صاحب۔۔؟؟"

میں خود حیران ہوں یہ تو سب کچھ برباد ہو رہا۔۔ ماہیر کی لاپرواہی پر جتنا مطمئن ہم تھے "

"اب نجیب اپنے اور وارث ڈھونڈ ڈھونڈ کر لا رہا ہے۔۔"

منان بڑا بیٹا ہے اگر وہ ماہیر سے زرا سا بھی ہوشیار نکلا تو ہمارا کیا ہوگا۔۔؟ ہمارے "

بچوں کا کیا ہوگا۔۔؟ میرے بیٹے کب تک نجیب کے آگے جی جی کرتے پھیریں

"گے۔۔؟"

وہ دونوں ذیشان کے کیبن میں آ بیٹھے تھے۔۔ دونوں بھائی ہی پریشان تھے دونوں آفندی

صاحب سے چھوٹے تھے۔۔

پہلے ابا جی نے نا انصافی کی بھائی صاحب کے نام سب کر دیا ہمارا گارڈین بنا دیا جو آگے "

"اپنی اولاد کو اپنی گدی نشین کر چکے تھے۔۔

ظہیر فکر نہ کرو ماضی کو نہ کریڈو۔۔ تم جانتے ہو بھائی نے ہمارے ساتھ کچھ غلط نہیں "

"کیا ہمیں پیار دیا اپنے جیسی زندگی دی۔۔۔

میں نہیں مانتا۔۔۔ نجیب کو جو ملا وہ میرے بیٹوں کو نہیں ملا۔ وہ نوکری بھی کر رہے تو

"باہر کر رہے ہیں۔۔۔ اور جو کمپنی میں ہے انکی حالت کیا ہے۔۔۔؟"

"مجھے بس مننان کی وجہ سے انسکیورٹی ہو رہی ہے۔۔۔"

مجھے یقین ہے نجیب بھائی کا بڑا بیٹا ماہیر سے بھی زیادہ نکما اور نکارہ ہوگا۔۔۔"

عمارہ اور یہ گھر والے اسے عیاشی میں برباد کر چکے ہیں تو نسواء تو خالی ہاتھ گئی تھی غریب

"تھی وہ وہ کیسے اتنا لائق فائق کر سکتی ہوگی۔۔۔؟ مننان کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

ہا ہا ہا یہ بھی ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔ ہمیں اب ہمارے بچوں کی جگہ گھر اور کمپنی میں

"مضبوط کرنی ہے۔۔۔"

وہ دونوں آگے کی پلاننگ سوچ چکے تھے یہ جانے بغیر کے انکے آنے والے دنوں کو وہ

عذاب بنا کر رکھ دے گا انکی کمپنیز کی طرح۔۔۔

جسے وہ معمولی سمجھ رہے تھے۔۔۔

"سیرلسی۔۔؟؟ وہ چرٹیل بزنس پارٹنر ہے میری۔۔۔ غلطی بھی تمہاری تھی۔۔"

"میری غلطی۔۔؟ میں نے اس گھٹیا شخص کو کہا تھا میرے ساتھ بدتمیزی کرے۔۔؟؟"

وہ جیسے ہی چلائی تھی اسکے آنسوؤں سے بھرے چہرے کو دیکھ کر مننان نے آگے جواب

نہ دیا کوئی اور خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا تھا

"میں پاکستان نہیں آنا چاہتی تھی مگر آپ لیکر آئے مجھے۔۔۔ زبردستی۔۔۔"

کیونکہ تم ہو میری پرسنل سیکریٹری۔۔ تم لندن میں اس پروجیکٹ کو فالو اپ کر رہی تھی۔۔"

آفس میں تو دانت چبا چبا کر بے عزت کرتے ہیں مجھے اب وہ مراثنیٰ کہاں گیا جو آپ کا"

"اسسٹنٹ بنا پھرتا ہے۔۔؟ ٹھنڈا لطیفہ۔۔۔"

وہ ناک پونچتی جیسے ہی بولی تھی شکد سے مننان کی آنکھیں بڑی ہو گئی تھی اس لڑکی کی

بدتمیزی اور طنز پر۔۔۔

"غلطی ہو گئی تمہیں ساتھ لے آیا۔۔۔ اب ہوٹل جاکر پیکنگ کر لینا۔۔"

"غلطی آپ سے نہیں مجھ سے ہوئی ہے سر ہے۔۔"

اب کی بار منیشہ نے آنکھوں سے پانی کا وہ آخری قطرہ بھی پونچھ لیا تھا

گیٹ آؤٹ۔۔۔ غلطی سدا رو اپنی۔۔۔ تمہاری فالتو کی بکواس کی وجہ سے رستہ بھول"

"گئے۔۔۔"

"اوکے۔۔۔"

وہ خاموشی سے گاڑی سے اتر آئی تو مننان نے بھی آنا کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے پھر بیٹھنے کا نہ کہا اور گاڑی چلا دی۔۔

"یوز لیس۔۔"

وہ بڑبڑایا تھا۔۔۔ گاڑی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی بھری ہوئی پلکیں جھلک گئی۔۔۔

تیری میری باقی ہے کہانی تیری میری ادھی ہے کہانی"

آگئی وہ موڑ پر۔۔۔ تو گیا چھوڑ کر۔۔

"میرے دل کو توڑ کر کیا مل گیا۔۔۔"

اگر وہ لندن میں ہوتی تو شاید گھبرا جاتی ممکن تھا ڈ جاتی انجان ملک میں انجان شہر کی " انجان گلی سے --

مگر اس روڈ سے منیشہ کے قدم چلتے جا رہے تھے۔۔۔
راستے جانے پہچانے لگ رہے تھے اسکے قدم ایک سوسائٹی کی طرف لے گئے تھے۔۔۔
چلتے چلتے وہ ایک بند گھر کی طرف آ پہنچی تھی۔۔۔۔
نمبر پلیٹ پر لکھا نام۔۔۔ اور اس نام پر لگی ہوئی مٹی کو اس نے اپنی انگلیوں سے صاف
کر کے پڑھا تھا
'معاذ حیدر'

اس کے ہاتھ نے بے ساختہ مٹی کے گلدان کے پیچھے سے چابی نکالی تھی جب دروازہ "کھولا تو وہ سمجھ گئی تھی یہاں کوئی نہیں آیا ہوگا اس دن کے بعد۔۔۔

وہ دن جب اس نے ماں باپ دونوں کو کھو دیا تھا۔۔۔

مکڑی کے جالوں کو صاف کرتی وہ اندر گئی تھی سب فرنیچر سفید پردوں سے کور کیا ہوا تھا

"منیشہ۔۔۔"

منیشہ نے چونک کر پیچھے دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

ماں کی آوازیں اسکی سماعتوں میں گونج رہی تھی

"ماما۔۔۔"

"فضا اگر تم نے دوبارا طلاق کی بات کی تو میں لحاظ نہیں کروں گا۔۔"

تو مت کرو۔۔ احسان مت کرو مجھ پر جب زندگی دوسری بیوی کے ساتھ گزار رہے ہو تو"

"یہ ڈرامہ کیوں۔۔؟؟"

"فضا"۔۔۔

"_ _ _ lll"

"بیٹا آپ اپنے روم میں جاؤ۔۔۔"

"کہیں نہیں جائے گی وہ۔۔ بیٹا یہیں رکو اور دیکھو اپنے باپ کی کڑو تئیں۔۔"

وہ ووڈن ہوم تھا جو بہت یونیک ڈیزائن سے بنایا گیا تھا گھر دیکھنے میں اتنا خوبصورت لگ رہا تھا جیسے ہر چیز خود ہاتھوں سے سجائی گئی ہو۔۔۔

کیک کا باکس وہ سیدھا بیڈروم میں لے گیا تھا۔۔۔ بیڈروم بہت لارج تھا بیڈ کے سامنے ٹیبل اور دو چئیر رکھی ہوئی تھی ہر طرف کینڈل روشن تھی۔۔۔ اسکے آنے سے پہلے ملازمہ اسکی انسٹرکشن کے بعد یہ سب سیٹنگ کر کے گئی تھی جو ہر سال کی جاتی تھی۔۔۔

نجیب نے کیک ٹیبل پر رکھا تو ریوٹ پر کچھ پریس کرنے سے وہ سب فوٹو فریم روشن ہو گئے تھے جس میں اسکی اور نسواء کی تصاویر تھی

"پپی ویڈنگ اینیورسری نسواء۔۔۔"

بارہ بجنے کے بعد اس نے کیک کاٹا اور ایک بائٹ نسواء کی فوٹو فریم کی طرف بڑھائی

تھی۔۔۔

"نسواء۔۔۔"

اسکا لہجہ بھاری ہوا تو اس نے وہ بائٹ خود کھالی تھی۔۔۔

"تمہیں یاد ہے ہم یہ رات کیسے مناتے تھے۔۔؟؟"

وہ بیڈ پر بیٹھ گیا تھا نسواء کی اور اسکی تصویروں سے پورا کمرہ بھرا پڑا تھا۔۔۔

کبھی جو بادل برسے۔۔۔"

میں دیکھوں تجھے آنکھیں بھر کے

"تو لگے مجھے پہلی بارش کی دعا۔۔۔"

"ہاہاہا آپ مجھے پکڑ نہیں سکتے مسٹر نجیب بڑھے ہو گئے ہیں۔۔۔ہاہاہا۔۔۔"

"سیریلی۔۔؟؟ نسواء کی بچی۔۔۔"

ٹھنڈی گیلی ریت پر قدم اور تیز ہوئے تو کچھ فاصلے کو بھی ختم کر کے اپنی بانہوں میں اٹھا

لیا تھا نسواء کو۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔ یہ چیئنگ ہے نجیب۔۔۔پانی میں نہیں۔۔۔"

"میں تو ایسے ہی اپنا بدلا لوں گا۔۔۔"

"نجیب۔۔ ایم سوری میرا وہ مطلب۔۔"

"شش۔۔۔ محبت کے لیے الفاظ نہیں ثبوت چاہیے مجھے۔۔۔ دُئیر والفی۔۔۔"

نسواء کے ہونٹوں پر انگلی پھیرتے ہوئے نجیب نے اسکے چہرے کو پھر سے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔ آنکھوں میں ایک الگ ہی جنون تھا جب نسواء نے نظریں اٹھائی۔۔۔

چہرے پر غصہ دیکھ کر نسواء کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اسے وہ لفظ نہیں بولنے چاہیے

تھے

نجیب کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے اس نے شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور ثبوت کیسے دوں۔۔؟؟ میں بہت کچی ہوں ان معاملات میں مسٹر نجیب۔۔ تھوڑا سا "ٹیچ کر دیں۔۔۔"

نجیب کے نک پر دونوں بازوؤں کا ہار بنائے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو نجیب کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

"ایسے۔۔۔"

بانہوں میں تیری --- یوں کھو گئے ہیں --- "
 ارمان دے سے --- جگنے لگے ہیں ---
 جو ملے ہو آج ہم کو --- دور جانا نہیں ---
 "مٹا دو ساری یہ دوریاں ---

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"خوب بیٹا۔۔ آج کا دن کچھ خاص نہیں۔۔"

"یہ دن اتنا خاص ہے کہ آپ مننان بھائی اور مجھے دیکھتی بھی نہیں۔۔"

"آج ماں بیٹی باتیں کریں گی باقی سب گئے چھٹی پر۔۔"

نسواء کی گود پر سر رکھے اسکے ہاتھوں پر بوسہ لیا تھا حورب نے۔۔

"کیا بات ہے بوڑھی ماں پر بہت پیار آ رہا۔۔؟"

حورب کے بال سہلاتے ہوئے پوچھا تھا نسواء نے۔۔۔

بوڑھی۔۔؟؟ جائیں جائیں۔۔ آپ جب ساتھ چلتی ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں آپ بڑی " بہن ہیں میری۔۔ ہاسپٹل کے سینئر ڈاکٹر کی امی کہہ رہی تھی اگر آپ سنگل ہیں تو "رشتہ۔۔"

"ہا ہا ہا ہا بد معاش --- ہا ہا ہا ہا ہا ہا --- تو بہ ہے حورب ---"

نسواء کھلکھلا کر ہنسی تو حورب بھی ہنس دی۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ آپ کہاں سے بوڑھی ہیں ویسے۔۔۔؟؟ ماشاء اللہ مجھ سے زیادہ مینٹیئنڈ تو آپ خود "اکو رکھتی ہیں۔۔۔ خیریت ہے نہ۔۔۔؟؟ حریفہ انکل بھی کچھ کم۔۔۔"

"بابا بابا شرم کرو لڑکی ماں سے بات کر رہی ہو۔۔۔"

"او کے او کے۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔"

وہ دونوں پھر سے ہنس دیئے تھے۔۔۔

"کیا آج کا دن پیپا سے ریلیٹڈ ہے ماں۔۔؟؟"

حورب کے اچانک پوچھے گئے اس سوال نے نسواء کے وجود کو ساکن کر دیا تھا
 "حورب۔۔۔"

ماں بچپن سے محنت کرتے ہوئے دیکھا۔۔۔ بھائی کو مجھے سمجھاتے ہوئے آپ کو
 سنبھالتے ہوئے دیکھا۔۔۔ مجھے یاد نہیں کہ بچپن میں میں نے کبھی پایا کا پوچھا ہو۔۔۔
 مگر جب سے ہوش سنبھالا میں اتنا سمجھ گئی تھی کہ انکا پوچھنا آپ کو ہرٹ کر جائے گا۔۔
 میں نے کبھی نہیں پوچھا۔۔۔ ماں۔۔۔ آپ کی سٹرگل مننان بھائی کی زندگی میرے لیے
 "اس چیز کا ثبوت تھی کہ وہ جو کوئی بھی ہیں۔۔۔ آپ کے بے وفا ہیں۔۔۔؟؟"
 "میرا ہرجائی ٹھہرا وہ شخص۔۔۔"

نسواء نے سرگوشی کی مگر حورب سن چکی تھی۔۔۔ اپنی ماں کے الفاظ میں چھپے درد نے
 اسکی آنکھیں بھگا دی تھی۔۔۔

"ماں۔۔۔ ہرجائی۔۔۔؟؟"

تم مگر بے وفا ہو گئے۔۔ کیوں خفا ہو گئے
”کہ تم سے جڑا ہو کے ہم تباہ ہو گئے۔۔۔“

”نسواء۔۔۔۔۔“

وہ ایک جھٹکے سے اٹھا تھا۔۔ ہاتھوں میں ڈرنک کی بوتل جیسے ہی گری تھی نجیب نے
آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی سورج کی کرنیں اسکی نیند خراب کر چکی تھی وہ نیند واحد
راستہ تھی جس میں بنا کسی رکاوٹ کے وہ نسواء کو اپنے قریب پاتا تھا۔۔

”نسواء۔۔۔۔۔“

نجیب کی نظر اس آدھے کیک پہ جا پڑی تھی۔۔۔ کمرے کی خوبصورت ڈیکوریشن ایک نظر
دیکھنے پر ہی وہ مسکرا دیا تھا اتنے سالوں میں پہلی بار۔۔۔

اور پھر پاؤں میں گرمی خالی ان بوتل اور سگار کے پیک پر وہ اٹھ کر واش روم کی جانب
بڑھا تھا۔۔۔

کچھ دیر میں وہ جیسے ہی باہر آیا تو اپنا کوٹ پہن کر شیشے کے سامنے کھڑا ہوا آنکھیں سرخ
ہو چکی تھیں جیسے سو جھی ہوں رو رو کر۔۔ مگر نجیب آفندی ان کمزور مردوں میں سے نہیں
تھا جو محض کسی عورت کی جدائی میں روئے۔۔
کیا وہ کمزور تھا۔۔؟؟۔

"میں آپ کو واپس لے آؤں گا نسوا۔۔۔"

ایک اور وعدہ کر کے وہ وہاں سے سیدھا ہاسپٹل گیا تھا اپنے بیٹے کو دیکھنے۔۔۔

مجھے ابھی تک کوئی خبر نہیں ملی ڈیم اٹ وہ لڑکی اسسٹنٹ ہے میری ذمہ داری ہے "

"جاؤ پتہ کرو وہ کل رات سے کہاں۔۔"

وہ ابھی ریسپشن میں لوگوں کو آرڈر دے رہا تھا جب منیشہ ہوٹل میں داخل ہوئی تھی پورا وجود بارش میں بھیکا ہوا تھا۔۔ تب مننان کی نظر باہر موسم پہ گئی۔۔۔ اور وہاں کھڑے مردوں پہ جو بے شرمی سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھ رہے تھے

"وٹ دا ہیل۔۔۔ بیک ٹو ورک۔۔۔"

وہ چلایا تو سب نے نظریں نیچی کر لی تھی۔۔۔ مننان جلدی سے اپنا کوٹ اتارے منیشہ کی جانب بڑھا اس نے جیسے ہی منیشہ کے کندھے پر کوٹ رکھنا چاہا وہ خود کو دس قدم دور کر چکی تھی۔۔

یہ غیرت اس وقت یاد نہیں آئی جب مجھے سنسان روڈ پر اتار کر چلے گئے تھے مسٹر " مننان --؟؟ اب بہت مرد بن رہے ہیں -- نہیں چاہیے ایسی عزت جو ذلت کے بعد ملے ---

وہ لفٹ کی جانب بھاگی تھی --- اور اپنے روم میں چلی گئی تھی مننان کو لا جواب چھوڑ کر --

مننان سر -- آئی تھنک آپ کو منیشہ سے اکیلے میں بات کرنی چاہیے یہاں بہت تماشا " ہو چکا ہے --

"اب تم بتاؤ گے --؟ نوکر ہو میرے نوکر بن کر رہو --" اسکے کالر کر پکڑ کر کہا اور ایک جھٹکے میں پیچھے دھکیل دیا تھا --- اور غصے سے وہ بھی منیشہ کے پیچھے گیا تھا ---

مننان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے آہستہ آواز میں کہا تھا اس بار غصے سے نہیں بہت آہستہ سے خود کو مننان کی گرفت سے آزاد کروا کر وہ کمرے کا لاک کھول کر داخل ہو گئی تھی ور دروازہ بند کر لیا تھا۔۔۔ مننان وہیں کھڑا اس خالی جگہ کو دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔ اس کا دل جو اسے لگتا تھا پتھر بن چکا وہ پہلی بار دھڑکا تھا۔۔۔ اور اسکی جیب میں پڑا اس کا موبائل ایک دم سے بجاتا تو مننان اس حصار سے باہر آیا جو منیشہ کے الفاظ نے اس پر طاری کر دیا تھا۔۔۔

بے دھیانی میں اس نے کال اٹھا کر کان کے ساتھ موبائل لگایا۔۔۔

بیسے جان گیس وٹ۔۔۔؟ میں اپنے موم ڈیڈ کے ساتھ واپس آرہی ہوں۔۔۔"

"نجیب ماموں سے بات کروں گی تمہاری اور میری شادی کی۔۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"ماہیپر۔۔۔"

نجیب جیسے ہی روم میں داخل ہوا سب لوگ پیچھے ہو گئے تھے عمارہ نے آنکھیں صاف کر کے نجیب کی طرف دیکھا جس نے اسکی طرف دیکھنا بھی گنوارا نہ کیا اور ماہیر کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا

میں میڈیا اور لوگوں کی باتوں پر یقین نہیں کر رہا ماہیر۔۔ مجھے اپنے خون پر یقین ہے تم "

"میرا نام میرے باپ دادا کا نام خراب کرنے کا سوچ نہیں سکتے پھر کیا ہوا بیٹا۔۔؟؟

نجیب کی ہلکی اور سخت آواز نے ماہیر کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی خوف میں مبتلا کر دیا تھا

سب جانتے تھے نجیب آفندی کو ماہیر کی ایک غلط بات اور نجیب کا قہر کسی قیامت کی طرح آگرنہ تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ ڈیڈ وہ میں۔۔۔"

"کیا تمہیں وہ لڑکی پسند ہے۔۔؟ یا تم سچ میں زبردستی۔۔؟؟"

نجیب کی باتوں نے ماہیر کو ایک آسان راستہ دے دیا تھا۔۔۔ اور اس نے چہرے پر بے بسی کے تاثرات اور واضح کیئے تھے۔۔

ڈیڈ۔۔ میں اس لڑکی سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔ اس رات بھی۔۔ وہاں اسے منانے گیا "

"تمہا۔۔۔ ڈیڈ مگر اس شخص نے۔۔۔"

"لیبرال"۔۔۔

"لکنگ ہوٹ مسٹر۔۔۔"

"تم سے کم لگ رہا ہوں۔۔۔"

"پلان تو پاکستان میں ملنے کا تھا۔۔؟؟؟"

"اب اور دوری برداشت نہیں ہو رہی تھی جان۔۔۔ کس می۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"منیشہ تمہارا اس وقت وہاں جانا ٹھیک نہیں۔۔"

ایگزیکٹ دوسری طرف روم کو دیکھتے ہوئے سینئر گارڈ نے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی تھی منیشہ کو وہ جو عمر میں بڑے تھے اور منیشہ کو بیٹی کی طرح ٹریٹ کرتے تھے

آفس میں۔۔۔

سب کو ہی معلوم تھی منیشہ کی فیلنگس منان کو لیکر۔۔۔
 "دیکھو منیشہ۔۔۔"

"میں ایسے باز نہیں آنے والی دُمر دے آؤں پکا۔"

وہ اپنی ناراضگی بھلا کر مننان کے لیے کھانا لے جا رہی تھی وہ اپنی آنا بھول کر اس روم کی جانب بڑھی تھی

منیشہ نے آہستہ سے ناک کیا تمھا مننان کی غصے سے بھری آواز آئی تھی۔"

"میں نے بکواس کی تھی کوئی مجھے ڈسٹرب نہ کرے۔۔"

منان با تمہروب سوٹ کی نوٹ بند کرتے ہوئے دروازہ کھولتا ہے۔۔

وہ پہلی بار مننان کو کچھنول میں دیکھ رہی تھی اسکی چہرے پہ مسکان آئی۔۔ گالوں پر ہلکا ہلکا سا بلش ابھرا۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ ایک الگ آواز آئی تھی اندر سے اور منیشہ کے چہرے کے رنگ اڑ گئے تھے جب ایک لڑکی مننان کی شرٹ پہنے بیئر لیگز کے ساتھ مننان کے پاس آکر کھڑی ہو گئی تھی

"ہنی اتنی دیر لگا دی بعد میں ڈانٹ لینا بیچاری کو۔۔۔۔۔"

وہ کھانے کی ٹرے ہاتھوں سے گر گئی تھی۔۔۔۔۔

"ایم۔۔۔۔۔ ایم سو سوری۔۔۔۔۔"

وہ جلدی سے نیچے جھکی تھی اور ٹوٹے کانچ کو اٹھا کر واپس اٹھانے لگی تھی

"تم جاؤ میں کسی سرونٹ سے صاف کروالوں گا۔۔۔"

"اٹس اوکے سر آپ جائیے میں کرلوں گی۔۔۔"

اسے درد نہیں ہوا تھا اسکے ہاتھ پر کانچ چبھ گیا تھا خون بہہ رہا تھا جب مننان نے اسے کندھے سے پکڑ کر اٹھایا تھا

"جاؤ اپنے روم میں۔۔۔ پیکنگ کرو۔۔۔ اور اب۔۔۔۔۔ نظر مت آنا یہاں۔۔۔۔۔"

"جی۔۔۔"

"مننان۔۔۔"

"مقابلے پر

"اپنی بات مکمل مت کرنا۔۔۔"

مننان نے اسکی ویسٹ پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف کھینچا تھا

"وہ میرا سٹینڈ نہیں ہے۔۔ نوکر ہے میری کمپنی میں۔۔ اور تم میرے دل کی مالک۔۔"

"آئی لوو یوو۔۔۔"

بند دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے وہ زمین پہ بیٹھ چکی تھی گھٹنوں پہ سر چھپائے۔۔۔
اسکی روتی آواز اسی کمرے میں گونج اٹھی تھی۔۔۔

سب ملا د لنشین ---

"اک تو ہی نہیں۔۔۔۔"

★ ★ ★ ★ ★

موم میں عمارہ نہیں نسواء بھا بھی کی بات کر رہی ہوں۔۔ مجھے دادی نے جیسے ہی بتایا "
"مجھ سے تو رہا نہیں گیا کہاں ہیں وہ۔۔؟

ناہید کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ چھڑائے وہ ہال میں ہنستے ہوئے گھومی تھی۔۔۔ اور اوپر
اسی کمرے کی طرف بھاگی تھی جو کبھی نجیب اور نسواء کا تھا

اور مننان۔۔؟ ہمارا مننان۔۔۔؟ وہ کیسا ہے۔۔؟ بڑا ہو گیا ہوگا۔۔؟ نجیب بھائی پر گیا "
"ہے۔۔؟ قد کاٹھ میں۔۔؟ اور ہینڈسم بھی۔۔۔

وہ کہتی جارہی تھی کہتی جارہی تھی دادی کی آنکھیں بھگی چکی تھی پر باقی سب افراد غصے
سے دیکھ رہے تھے فضا کو۔۔۔

وہ نہیں ہے۔۔ اور کبھی واپس آئے گی بھی نہیں۔۔ تمہارا بھائی پاگل ہو گیا ہوا ہے "
"اسے وہ چاہیے۔۔؟ جب وہ تھی تو نسواء چاہیے تھی۔۔ اور اب وہ ماڈل۔۔۔

ناہید طیش میں کہنے لگی تھی یہ سوچے بنا کہ جنید بھی وہاں موجود تھا اور باقی ملازم بھی

"بھائی۔۔۔"

وہ بھاگتے ہوئے نجیب کے گلے لگی تھی جبکہ نجیب کی نظریں ابھی بھی چچی اور اسکی ماں پر تھی

"آپ ایسے ویلکم کریں گے گھر کے داماد کا۔۔۔؟ جنید۔۔۔"

فضا کے ماتھے پر بوسہ دیئے انہوں نے جنید کو اپنے گلے سے لگایا تھا

"اور ہماری پرنسز کہاں ہے۔۔۔؟"

ہابا ہا وہ بس شام کی فلائٹ سے آجائے گی لندن رک گئی اسکی دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا" تھا

وہ باتیں کرتے کرتے لیونگ روم کی طرف چل دیئے تھے

"لندن۔۔۔؟ مجھے بتا دیتی میں بھی وہی سے آیا ہوں میرے ساتھ آجاتی۔۔۔"

"آپ کیا کرنے گئے تھے وہاں۔۔۔؟؟"

نجیب کچھ کہتے کہتے رک گیا تھا۔۔۔

"بس اپنی زندگی کو واپس لینے گیا تھا۔۔۔"

"اووہ۔۔۔"

عمارہ اٹھ کر جانا چاہتی تھی فضا کے آنے کے بعد اسکی عزت ویسے بھی دو کوڑھی کی رہ جاتی تھی مگر وہ نجیب کے غصے کا سبب بھی نہیں بننا چاہتی تھی تو وہ خاموشی کے ساتھ سب باتیں سنتی رہی۔۔

"بھابھی وہاں ہیں۔۔؟ اور مننان۔۔ وہ کیسا ہے۔۔؟"

"وہ کیسا ہوگا۔۔ اپنی ماں کی طرح ناکام۔۔ جیسے وہ شادی نبھانہ سکی۔۔"

"موم۔۔۔"

"ماں ٹھیک ہی کہہ رہی ہیں فضا۔۔"

نجیب نے ناہید کی سائیڈ لی تھی اور چائے کا سیپ بھرا تھا۔۔

"بھائی۔۔۔ مننان آپ کا بیٹا ہے شو سم ریسپیکٹ۔۔"

میں نے کونسا اسکی بے عزتی کردی۔۔؟ اس نے ان سالوں میں کونسی دنیا فتح کر لی ہوگی۔۔؟ میں جانتا ہوں۔۔ جیسے نسواء ایک بند ڈبی میں اتنے سال چھپ کر بیٹھی رہی ویسے وہ بھی ہوگا۔۔ کسی چیپ سی جگہ پر ملازم۔۔۔

نجیب کی بات نے اور شے دہ دی تھی سب کو

ہا ہا ہا ہمارے ماہیر کو دیکھ لو نجیب کی چھوی ہے۔۔ باپ بیٹے ساتھ جاتے تو لوگ رک "اگر کر دیکھتے ہیں۔۔۔ مجھے تو شک ہے منان میں ایک کوالٹی بھی ہوگی نجیب والی۔۔۔"

"ہا ہا ہا ہا۔۔۔"

ہا ہا ہا۔۔۔ مجھے بھی ہمارے تو ملازم بھی اتنے تعلیم یافتہ ہیں کیا منان کو تعلیم دلوا سکی "ہوگی نسوا۔۔۔"

"ہا ہا ہا وہ خود کونسا اتنا پڑھی لکھی تھی۔۔؟؟"

نجیب کی دونوں چچیاں باقی سب بڑوں کے ساتھ قہقہے لگا کر ہنسی تھی۔۔۔

جو مذاق ہنسی ٹھٹھہ نجیب نے شروع کیا تھا جو کچھ سیکنڈ پہلے اسخوالے کر رہا تھا اسے کیوں ایک دم سے اپنی فیملی کی تذلیل کا احساس ہونا شروع ہوا تھا۔۔

نسوا کو تو ساری زندگی نجیب کے پاؤں دھو کر پینے چاہیے تھے جس شوہر نے اس "سرک سے اٹھا کر مالکن بنا دیا تھا۔۔ کیوں ناہید بھا بھی۔۔؟؟"

آپ چاہے تمھے۔۔۔

بھائی۔۔۔ میں نہیں چاہتی نسواں بھابھی واپس آئیں آپ بہت خود غرض ہیں آپ نے "اپنی زندگی کے اتنے سال برباد کر دیئے اب اگر وہ آپ کے ساتھ واپس آئی تو وہ عورت "ذات کے ساتھ بے وفائی کریں گی۔۔۔"

"ڈیم اٹ۔۔۔۔"

شیشے کی کھڑکی پہ ہاتھ مارا تھا جو کچھ سیکنڈ میں ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

بے جان دل کو تیرے عشق نے زندہ کیا۔۔۔"

"پھر تیرے عشق نے ہی اس دل کو تباہ کیا۔۔۔"

آج انکی واپسی تھی مننان کے پرائیویٹ جیٹ میں سب ویسے ہی تھا مگر اس بار منیشہ اسکے سامنے والی سیٹ پر نہیں بیٹھی وہ پیچھے لاسٹ والی سیٹ پر بیٹھی تھی مننان کوئی فائل مانگ بھی رہا تھا تو منیشہ وہ اسکے اسٹنٹ کے ہاتھوں آگے بھجھتی تھی۔۔۔

"مس منیشہ میں نے آپ سے یہ فائل منگوائی۔۔۔"

سوری سر آپ کو فائل چاہیے کون لا رہا کون دے رہا اس سے فرق نہیں پڑتا چاہیے "۔
 "ایکسکیوز می۔۔۔"

وہ اسسٹنٹ کے ہاتھوں سے فائل کھینچ کر مننان کے سامنے ٹیبل پر پٹک کر واپس پچھی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی تھی مننان نے ایک نظر اسے غصے سے دیکھا اور پھر اپنے سٹاف کو۔۔

"مس"

"اُس اوکے سر۔۔۔ بار بار نہ بلائیں انکے ہاتھ بھی زخمی ہیں اور دل۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گیا تھا

تمہیں بڑا احساس ہو رہا ہے اسکا۔۔۔؟؟ میرے سامنے بیٹھے کیا کر رہے ہو۔؟ پیچھے دفعہ "

"ہو جاؤ تیماداری اسکی۔۔۔"

"جی سر۔۔۔"

مننان کا اسسٹنٹ منیشہ کے سامنے والی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا تھا جس پر اور شدت سے غصہ آیا اسے مگر وہ گارڈ اور جیٹ عملے کے سامنے تماشہ نہیں بنانا چاہتا تھا کوئی۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔ سیریلیسی شام سر۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔"

اسکی سیکریٹری اور اسسٹنٹ کے قہقہے اسے آگے تک سنائی دے رہے تھے۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اسے اتنا غصہ کیوں آ رہا تھا منیشہ پر۔۔؟؟

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

"ماں منہ کھولیں۔۔۔ پلینز۔۔۔"

حورب کی آنکھوں میں پانی دیکھ کر نسواء انکار نہیں کرپائی تھی اور جیسے ہی منہ کھولا تھا وہ سوپ پیلانا شروع ہوئی تھی۔۔۔ اور جب باؤل ختم ہوگیا تو حورب نے نسواء کے ہاتھوں کو چوم کر ماتھے سے لگایا تھا

"ماں آپ فکر نہ کریں میں نہیں جاؤں گی انفیکٹ کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔"

وہ یہ کہہ کر باہر چلی گئی تھی جب نسواء نے چہرہ دوسری طرف کیا تو شیشے میں خود کو دیکھا

تھا

کیوں خوفزدہ ہوں میں۔۔؟ کیوں میں نہیں چاہتی میرے بچے اس ملک اس شہر میں نہ جائیں جہاں سے مجھے بے آبرو کر کے نکال دیا گیا۔۔۔

کیا حورب کا وجود کبھی نجیب پہ ظاہر نہیں ہو پائے گا۔۔؟ کیا وہ ڈیزرو کرتا ہے اپنی

”بیٹی۔۔۔“

وہ کہتے کہتے چپ ہوئی تھی۔۔۔۔

نجیب نے بنا نام پوچھے سب کو بیٹھنے کا کہا تھا

"ایسے۔۔۔"

وٹ۔۔۔ "نجیب کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔"

"میں یہاں مذاق نہیں کر رہا مسٹر طلحہ۔۔۔"

"انفــــ"

"ہی نظر آئے گا۔۔۔"

"آپ کیوں ملنا چاہتے ہیں۔۔؟؟؟"

"اسے مارنے کے لیے۔۔۔ اس باسٹرڈ نے ہاتھ اٹھایا میرے بیٹے پر۔۔۔"

تو آپ کا بیٹا کونسا نیک کام کر رہا تھا۔۔؟ جیسے کام کرے گا پٹے گا۔۔۔ اور سر آپ کو"

اسے ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں۔۔ جس ڈیل کے پیچھے ہماری کمپنی پچھلے دو مہینے سے

"ہے سنا ہے وہ ڈیل کے لیے اسکی کمپنی نے بھی بڈنگ لگائی ہے۔۔۔"

وہ پارٹنر تو چلے گئے تھے ایکسکلیوز کر کے مگر نجیب کو شکاڈ چھوڑ کر۔۔۔

مسٹر شبیر نے باقی سب کو بھی جانے کا کہہ دیا تھا نجیب اکیلا رہ گیا تھا۔۔۔

وہ منجھا ہوا بزنس مین تھا یہاں کے ٹاپ بزنس مین میں سے ایک۔۔ وہ چاہتا تھا ماہیر کی

ریکوری سے پہلے اس سرپرائز دے اس لڑکے کو زخمی حالت میں اپنے بیٹے کے قدموں پہ

لے جا کر پھینک دے تاکہ وہ معافی مانگ سکے۔۔۔

مگر یہاں یہ انفارمیشن نجیب کی بگ ٹائم ایگو کو ہرٹ کر گئی تھی۔۔۔

"کچھ ہفتے بعد۔۔۔"

"نسواء۔۔۔ جو آج آپ نے میرے لیے کیا ہے میں سچ میں بھول نہیں پاؤں گا۔۔۔"

"حزیفہ انکل جذباتی مت کریں کیک کاٹے۔۔۔"

حورب حزیفہ کی والدہ کو حزیفہ کے ساتھ کھڑا کر چکی تھی۔۔۔ اس پارٹی میں گئے چنے لوگ
تھے جتنے لوگ تھے وہ حزیفہ کے قریب تھے جو بزنس پارٹنر تھے اسکے دوست احباب۔۔۔

"ماں۔۔۔"

حزیفہ نے پہلی باٹ اپنی والدہ کو کھلائی تھی اور پھر نسواء کو کھلانے کے بجائے حورب کو
کھلائی تھی

"اب یہ اپنی ماما کو کھلاؤ۔۔۔"

اتنے سالوں میں اتنی عزت اور احترام تو وہ کرتا ہی تھا اپنی حدود کو بخوبی جانتا تھا وہ۔۔۔

"نساء آؤ میں تمہیں اپنی بہن اور حریفہ کی دادی سے ملواؤں۔۔۔"

کچھ دیر بعد نساء کو بہت محبت اور عزت سے سب سے ملوا رہی تھی۔۔۔

عین اسی وقت ایک گاڑی باہر کی تھی جس میں سے نجیب باہر نکلا تھا

"اففو نجیب کبھی تو میرے لیے دروازہ کھول دیا کریں۔۔۔"

ان بیکار کے چونچلوں کے لیے وقت نہیں ہے میرے پاس تم نے صرف پنڈہ منٹ"

"مانگے ہیں۔۔۔ اس کے بعد میں یہ پارٹی سے لٹیو کر جاؤں گا۔۔۔"

"شش۔۔۔ شش۔۔۔ موڈ خراب مت کریں۔۔۔"

نجیب کے بازو میں بازو ڈالے وہ لڑکی اسے اندر وینیو میں لے گئی تھی۔۔۔

-
-
-
-

میٹ مائی فینسی نجیب آفندی۔۔۔ نجیب یہ حریفہ ہیں ڈیڈ کے بزنس پارٹنر۔۔۔ اور برتمہ "ڈے بوائے۔۔۔"

ایلینا نے دونوں کو انٹرڈیوس کروایا تھا۔۔۔ مگر نجیب کی نگاہیں نسواں سے ٹکرائی تو وہ ایلینا کا ہاتھ چھوڑنے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

نفرت۔۔۔ اسے جس لفظ سے نفرت تھی جو لفظ وہ کبھی مذاق میں بھی برداشت نہیں کرتا تھا اسکے لبوں سے آج اسی کی آنکھوں میں اپنے لیے بے شمار محبت دیکھ کر وہ شاکڈ ہو گیا۔۔۔

"اور یہ کون ہیں۔۔۔"

ایکچوٹی آج کا ایونٹ انہوں نے آرگنائز کیا خاص کر کھانا۔۔ اور سپیشل کیک۔۔۔"

"کیوں مس نسواء۔۔؟؟"

"ایکسکوز می۔۔۔"

وہ جلدی سے چئیر ٹرن کر چکی تھی یہ پارٹی حریفہ کے مینشن ٹیرس پر آرگنائز کی گئی تھی نسواء چاہتی تھی کھلے آسمان کے نیچے وہ ایک خاص دن کو حریفہ کے لیے اور خاص بنا دے مگر۔۔ وہ خود سرپرائزڈ ہو گئی تھی

نجیب آفندی۔۔۔ ریٹی۔۔۔؟؟ بچوں کی شادی کی عمر ہے اور اس شخص کی آواگی نہیں"

"جاری۔۔۔"

وہ اتنے رش اور گیسٹ کی چہل پہل میں خاموش جگہ ڈھونڈ رہی تھی جب نجیب جلدی جلدی اسی طرف آیا تھا اور نسواء کی چئیر پیچھے سے پکڑے ایک سائیڈ پر لے گیا تھا جہاں کوئی نہیں تھا۔۔

"نسواء۔۔۔"

"اس عمر میں جسموں کی پیاس باقی ہے۔۔؟؟ عمر دیکھی ہے آپ نے۔۔؟؟"

وہ غصے سے چلائی تھی اپنے ایموشنز پر قابو نہیں رہا تھا اس کا۔۔

"عمر۔۔؟؟ وہ تو کہتی ہے میں بیڈروم میں بہت ینگ۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔"

وہ پلٹ چکی تھی۔۔ دل درد سے پھٹ رہا تھا اسکا۔۔۔ آنکھیں تھی کہ چھلکنے کو تیار تھی

تمہیں غصہ کیوں آ رہا ہے۔۔؟؟ وہ ینگ ہے اس لیے یا وہ بہت کامیاب ماڈل ہے"

اس لیے۔۔؟؟ مجھ سے محبت کرتی ہے عزت کرتی ہے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔

"بیڈروم میں بھی مجھے بہت خوش رکھتی ہے وہ۔۔۔

وہ جائے بھاڑ میں اور جائیں بھاڑ میں آپ۔۔ مجھے غصہ نہیں اور نہ ہی فرق پڑتا"

"ہے۔۔

کیوں فرق نہیں پڑتا۔۔؟؟ تمہیں فرق پڑنا چاہیے۔۔ تم مجھ سے الگ ہو کر دو ٹکے کی"

"ملازمت کر رہی ہو لوگوں کے کھانے بنا رہی ہو۔۔۔ اور۔۔

یو نوٹ ---- مجھے جتنی نفرت آپ سے ہو رہی ہے نجیب شاید ہی کبھی کسی سے ہوئی " ہوگی۔۔۔ آپ ڈیزرو نہیں کرتے تھے مجھے۔۔۔ آپ جیسا حسن پرست۔۔۔ ہوس پرست شخص کو کیا پتہ ہوگا۔۔۔ آپ۔۔۔ صرف قدر جانتے ہیں ان جسموں کی جو بستر کی شیٹس میں " ملے آپ کو۔۔۔ کیونکہ آپ۔۔۔

وہ کہتے کہتے چپ ہو گئی تھی اسکی سچی کڑوی باتیں دل و دماغ پہ لگی تھی نجیب کے نسواء ہاتھ چھڑا کر چلی گئی تھی۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے بچتے ہوئے دوسری طرف جا رہی تھی جب پیچھے سے ایک ہی دھکا لگنے " پر اسکی کرسی نیچے گرنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وہ چند سیڑھیوں کے فاصلے سے وہ گرتی اسکی ویل چئیر کو دو ہاتھوں نے پکڑ لیا تھا۔۔۔

نیچے سے مننان کے دونوں ہاتھوں نے کرسی کو پکڑ لیا تھا اور پیچھے سے نجیب نے۔۔۔ ان دونوں کے چہرے کے رنگ اڑھ گئے تھے وہ دونوں ہی بھاگتے ہوئے آئے تھے نسواء کو بچانے۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں نسوا۔۔۔؟؟"

نجیب نے نسوا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیئے پوچھا تھا اور مننان چہرہ دیکھتا رہ گیا تھا اپنے باپ کا۔۔۔۔

"باپ۔۔؟؟"

مننان نے خود سے سوال کیا تھا۔۔۔۔

لائٹس ڈم ہونا شروع ہوئی تو ایک رومینٹک سونگ نے ماحول ٹوٹلی چیلنج کر دیا تھا۔۔۔۔

"نسوا۔۔۔"

نجیب نے نسوا کی ویل چیئر کو کئیر فلی نیچے رکھا تھا اسے سہارا دیتے ہوئے۔۔۔۔

"تھینک یو۔۔ میں مینج کر لوں گا۔۔۔"

مننان کو اگنور کر دیا تھا نجیب نے جو ساکت تھا۔۔۔ اور نسوا۔۔۔ وہ شکر کر رہی تھی وہاں

موجود اندھیرے کا اسے یہ خوش فہمی تھی کہ مننان نے نجیب کا چہرے نہیں پہچانا۔۔۔۔

مگر مننان پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔ وہ ہر مومنٹ کو نوٹ کر رہا تھا اس شخص کی جو نسواں کو ایک کارنر پر لے گیا تھا

"نجیب آفندی۔۔۔"

مننان نے غصے سے اپنا فون نکالا تھا

"یو ایڈیٹ۔۔۔ نجیب آفندی لندن میں ہے تم نے بتایا نہیں۔۔۔"

"سوری سر لاسٹ مومنٹ پر پتہ چلا وہ اپنی منگیت کے ساتھ پارٹی۔۔۔"

"منگیت۔۔۔؟؟؟"

مننان نے سرگوشی کی مگر دوسری جانب سن لیا تھا۔۔۔

"جی سر وہ فیمس ماڈل ایلینا۔۔۔"

مننان فون کٹ کر چکا تھا۔۔۔ اور جب واپس اس کارنر کی طرف دیکھا تو نہ نجیب تھا اور نہ ہی نسواں۔۔۔

آخر ثابت کیا کرنا چاہتی ہیں آپ نسوا۔۔؟؟ گر سکتی تھی چوٹ لگ سکتی تھی مجھ سے "

"اگتنا بھاگے گی۔۔؟؟ سمجھ نہیں آتا میں ہوں مقدر آپ کا۔۔۔ نصیب آپ کا۔۔

وہ کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑ رہا تھا نسوا کو۔۔

آپ مقدر تھے۔۔ نصیب تھے مگر اب آپ نہیں ہیں۔۔۔ پیچھا چھوڑ دیں اندر آپ کی "

"منگیتر انتظار کر رہی ہے۔۔۔

وہ انتظار کر لے گی کیونکہ محبت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔ اور میں آپ سے کب سے انتظار "

"میں ہوں۔۔۔۔

مگر نسوا تو جیسے پتھر بنتی جا رہی تھی۔۔۔

آپ کو زرا شرم نہیں آتی۔۔۔؟ کس طرح کے مرد ہیں۔۔۔ میں نے آپ کی دوسری " شادی برداشت نہیں کی آپ ایک اور بے حیائی والا ریلیشن میرے منہ پر مار کر اپنی "محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔۔۔"

وہ چلائی تو نجیب نے یہاں وہاں نظر گھمائی تھی۔۔۔
"آہستہ بولیں۔۔۔ کوئی سن لے گا تو۔۔۔"

ڈر لگ رہا ہے آپ کی ینگ ماڈل نہ سن لے۔۔۔؟؟ اسے بھی پتہ چلنا چاہیے کیسے مرد " کے ساتھ بستر شئیر کر رہی ہے۔۔۔"

"نساء۔۔۔۔ بس میرا ہاتھ اٹھ جائے گا۔۔۔"

وہ پہلی بار اتنی سختی سے اس لہجے میں نساء کے ساتھ بولا تھا۔۔۔۔

میں آپ کی دسترس میں نہیں ہوں نجیب۔۔۔ الفاظ اور ہاتھ دونوں سوچ سمجھ کر " استعمال کیجئے گا۔۔۔"

وہ واپس جانے لگی تھی جب نجیب گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اسکے سامنے۔۔۔

نساء۔۔۔ میں ایک پل بھی جدائی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

میں عمارہ کو طلاق دے دوں گا۔۔۔ ایلینا کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں آپ کے سوا کسی سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گا۔۔۔ پلیز واپس گھر چلیں۔۔۔

نجیب نے اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر اپنا ماتھا نساء کے ماتھے پر رکھ دیا تھا۔۔۔ نساء کی آنکھیں بے ساختہ بھر چکی تھیں

اگر یہ الفاظ اس وقت بولے ہوتے جب میں گھر چھوڑ کر جا رہی تھی تو شاید کچھ ہو جاتا "نجیب۔۔۔ شاید میں بدل جاتی رک جاتی مڑ جاتی۔۔۔"

نجیب نے اسکی آنکھوں کے آنسو صاف کر کے پلکوں پر بوسہ دیا تھا

میں۔۔۔ میں مننان کو دل سے اپناؤں گا۔۔۔ اسے بزنس میں حصہ دوں گا۔۔۔"

میں اسے سب کچھ دوں گا۔۔۔ میں اسے اس قابل بناؤں گا کہ وہ میرے بیٹے ماہیر کے جیسا ویل اتھو کیٹ بن سکے۔۔۔ میں اسے۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔"

"شٹ اپ مسٹر نجیب آفندی ایک لفظ نہیں۔۔۔"

"پلیز نسواء۔۔۔"

کیا سمجھتے ہیں آپ۔۔۔؟؟ آپ کی بے وفائی کو بھلا کر وہ تذلیل بھلا کر وہ دھوکا بھلا کر"

"میں واپس آجاؤں گی۔۔؟

"واپس نہ آنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔۔۔"

وہ واپس اسی غرور میں آگیا تھا جب نسواء نے ویل چئیر کا رخ موڑا تھا

اب یہ آپ بتائیں گے۔۔؟؟ کیا لگتا ہے ہم آپ کے بغیر جی نہیں رہے تھے۔۔؟؟"

کیا لگتا ہے ہم ناکام رہے ہوں گے۔۔؟ کیا لگتا ہے اب آپ کی دوسری بیوی کا بیٹا

"میرے بیٹے کو سیکھائے گا۔۔؟؟ آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔"

اس نے بے رخی سے چہرہ صاف کر کے بفرت بھری نظروں سے نجیب کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

لگتا نہیں ہے میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔ آپ اس حالت میں ہو۔۔۔ کسی جگہ انفارمیشن"

نہیں آپ دونوں کی اتنی لولائف گزار رہے ہو۔۔۔ میں آپ کی محبت کے لیے فقط آپ

"کے لیے مننان کو واپس اپنانے کے لیے تیار۔۔۔"

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank